ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۴ جمعۃ المبارک ۱۱-اپریل ۱۹۹۷ء شمارہ ۱۵

۳ ذوالحجہ ۱۴۱۷ ہجری ☆ ۱۱-شہادت ۱۳۷۶ ہجری شمسی

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

حج ایک اعلیٰ درجہ کی چیز ہے جو کمال سلوک کا آخری مرحلہ ہے

"حج سے صرف اتنا ہی مطلب نہیں کہ ایک شخص گھر سے نکلے اور سمندر چیر کر چلا جاوے اور رسمی طور پر کچھ لفظ مونہہ سے بول کر ایک رسم ادا کر کے چلا آوے۔ اصل بات یہ ہے کہ حج ایک اعلیٰ درجہ کی چیز ہے جو کمال سلوک کا آخری مرحلہ ہے۔ سمجھنا چاہئے کہ انسان کا اپنے نفس سے انقطاع کا یہ حق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کی محبت میں کھویا جاوے اور تعشق باللہ اور محبت الٰہی ایسی پیدا ہو جاوے کہ اس کے مقابلہ میں نہ اسے کسی سفر کی تکلیف ہو اور نہ جان ومال کی پرواہ ہو، نہ عزیز واقارب سے جدائی کا فکر ہو جیسے عاشق اور محبّ اپنے محبوب پر جان قربان کرنے کو تیار ہوتا ہے، اسی طرح یہ بھی کرنے سے دریغ نہ کرے۔ اس کا نمونہ حج میں رکھا ہے۔ جیسے عاشق اپنے محبوب کے گرد طواف کرتا ہے اسی طرح حج میں بھی طواف رکھا ہے۔ یہ ایک باریک نکتہ ہے۔ جیسا بیت اللہ ہے ایک اس سے بھی اوپر ہے۔ جب تک اس کا طواف نہ کرو یہ طواف مفید نہیں اور ثواب نہیں۔ اس کا طواف کرنے والوں کی بھی یہی حالت ہونی چاہئے جو یہاں دیکھتے ہو کہ ایک مختصر سا کپڑا رکھ لیتے ہیں۔ اسی طرح اس کا طواف کرنے والوں کو چاہئے کہ دنیا کے کپڑے اتار کر فروتنی اور انکساری اختیار کرے اور عاشقانہ رنگ میں پھر طواف کرے۔ طواف عشقِ الٰہی کی نشانی ہے اور اس کے معنے یہ ہیں کہ گویا مرضات اللہ ہی کے گرد طواف کرنا چاہئے اور کوئی غرض باقی نہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم (طبع جدید) صفحہ ۱۰۲-۱۰۳)

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ پر چلو تو از خود تم جاذب نظر ہو جاؤ گے

جماعت کو ایسے صاحبِ اخلاق لوگوں کی ضرورت ہے جو ہر حال میں بنی نوع انسان کیلئے نرم گوشہ رکھتے ہوں

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۸ مارچ ۱۹۹۷ء)

لندن (۲۸ مارچ) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے سورہ آل عمران کی آیات ۱۶۰-۱۶۱ کی تلاوت کی اور فرمایا کہ آج سے پاکستان کی مجلس شوریٰ شروع ہو رہی ہے جو تین دن تک جاری رہے گی ان کی خواہش تھی کہ میں ایم-ٹی-اے کے ذریعہ باقاعدہ شوریٰ کا آغاز اس خطاب سے کروں۔ حضور نے فرمایا کہ نظام شوریٰ دنیا کے مختلف ممالک میں پھیل چکا ہے، میرے لئے اب یہ ممکن نہیں رہا کہ ہر مجلس شوریٰ میں اس طرح شامل ہوں جس طرح آج شامل ہو رہا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ پاکستان کی مجلس شوریٰ کو جو غیر معمولی فوقیت حاصل ہے یہ اللہ کا فضل ہے جس میں کسی کو اعتراض کی گنجائش نہیں۔ حضور نے اس کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر ملک میں جو مجلس شوریٰ دورانِ سال ہوتی ہے وہ اس خطاب کو ہی اپنا خطاب بنالیا کریں۔ اس میں جو نصائح ہیں وہ ان سب کے لئے ہیں جو مجالس شوریٰ اس سال مختلف ممالک میں منعقد ہوں گی۔ حضور نے فرمایا کہ مجالس شوریٰ کے خطابات کا تعلق کسی ایک سال سے نہیں ہے بلکہ یہ ہمیشہ کے لئے راہنمائی کرتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے ان آیات کریمہ کے ترجمہ کے بعد ان کے مفاہیم کے بعض نئے پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا کہ "فبما رحمة من الله لنت لهم و لو كنت فظا غليظ القلب لا انفضوا من حولك" سے جو یہ تاثر ابھرتا ہے کہ تو نرم ہے اس لئے یہ تیرے ارد گرد ہیں اور ان کو اکٹھا کرنے کے لئے نرم ہونا ضروری ہے، یہ تاثر درست نہیں ہے۔ مضمون یہ ہے کہ ان میں جو تیرے ارد گرد ہیں ان میں بدخو بھی ہیں مگر چونکہ تو رحمت للعالمین ہے تجھے ان سب کے لئے رحمت بنایا جانا ایسی فضیلت ہے کہ تیرا نرم ہونا کسی ضرورت یا حکمت عملی کے پیش نظر نہیں۔ یہ نتیجہ نکالنا کہ حکمت عملی کی خاطر نرم ہے اس لئے غلط ہے کہ آخر پر مضمون کی تان توکل پر توڑی گئی ہے۔ کیونکہ تیرا توکل اللہ پر ہے اس لئے تجھے ضرورت کیا ہے کسی کے سامنے جھکنے یا نرم پڑنے کی۔ پس جھکنے کی وجہ احسان ہے نہ کہ کوئی ضرورت یا حکمت عملی۔ جس کا خدا سہارا ہو اسے کسی اور پر انحصار کی ضرورت کیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس میں ان لوگوں کے لئے نصیحت ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام پر فائز نہیں۔ اگر تم رحمت للعالمین کے پیرو ہو تو رحمت کا نمونہ دکھانا ہوگا اور یاد رکھنا اگر دل کی سختی کے نتیجہ میں لوگ محمد رسول اللہ کو چھوڑ سکتے ہیں تو تم کیا چیز ہو۔ پس محمدؐ رسول اللہ کے اخلاق سیکھو،

(باقی صفحہ نمبر۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی، روحانی تعلیم وتربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی وبصری سے یا شعبہ آڈیو وڈیو (یو-کے-) سے اس کی وڈیو حاصل کر سکیں۔ گزشتہ ہفتہ کے پروگرام "ملاقات" کا مختصر خلاصہ درج ذیل ہے :-

ہفتہ ۲۲ مارچ ۱۹۹۷ء

آج بچوں کے ساتھ ملاقات کا پروگرام تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے پاکستان سے صاحبزادی طوبیٰ سلمہا اللہ کی شادی میں شمولیت کے بعد واپس آنے والے بچوں کو اپنے پاس دائیں بائیں کھڑا کرنے کے بعد فرمایا کہ آپ لوگ پاکستان والوں کو سلام کہیں اور ان کی میزبانی کا شکریہ ادا کریں۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد نظمیں پڑھی گئیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مختصر حالات زندگی اور بیعت لدھیانہ پر بچوں نے تقریریں کیں۔

اتوار ۲۳ مارچ ۱۹۹۷ء

آج انگریزی بولنے والے افراد کے ساتھ ملاقات کا پروگرام نشر کیا گیا۔ اصل لطف تو ان مجالس کو براہ راست سننے اور دیکھنے میں ہے۔ تاہم سوالات اور جوابات کا خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

☆ مقبول دعا کس طرح کی جائے ؟

☆ اسلام میں اتنے زیادہ فرقے ہیں، کیا یہ کبھی متحد ہوں گے ؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خدا کا ڈیزائن تو ہے کہ ایک جھنڈے تلے جمع ہوں لیکن آہستہ آہستہ جمع ہونے لگتے ہیں لیکن یک دفعہ کبھی نہیں ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت عیسٰی علیہ السلام کے Image پر آئے ہیں ان کے ساتھ بھی ایسے ہی ہوگا۔ احمدیت کی روزافزوں ترقی ثابت کر رہی ہے کہ جو پہلے ہوا وہی اب بھی ہوگا۔

☆ کسی عزیز کی وفات کے صدمے کو کس طرح برداشت کریں ؟

حضور انور نے فرمایا کہ بہترین طریق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں کہ وہ موجود ہے اور وہ آپ کے قریب ہے پھر اس سے امن مانگیں کہ وہ اس نقصان کو فائدے میں بدل دے۔

☆ احمدی کہتے ہیں حضرت عیسیٰؑ صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ اس سلسلے میں ہمارے اور دوسرے مسلمانوں کے عقیدے میں کیا فرق ہے ؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دوسرے مسلمان کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کی جگہ ان سے بالکل ملتا جلتا آدمی صلیب پر لٹکایا گیا جبکہ یہودیوں اور عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو ہی صلیب پر لٹکے دیکھا۔ قرآن مجید کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ ہی صلیب پر چڑھائے گئے لیکن وہ ہرگز صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ زندہ اتار لئے گئے۔ یعنی یہودی انہیں مارنے میں ناکام رہے۔ خدا تعالیٰ نے ان سے موت کا پیالہ ٹال دیا۔ مرہم عیسیٰ سے آپ کے زخموں نے شفا پائی۔

☆ پانچ نمازیں پڑھنی کیوں ضروری ہیں ؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نماز روحانی غذا ہے جس طرح انسان عام طور پر دن میں پانچ وقت جسمانی نشو ونما کے لئے کھانا کھاتا ہے اسی طرح روح کی زندگی کے لئے نماز مقرر کی گئی ہے اور جس طرح مہذب اور امراء لوگ پانچ کھانوں کے علاوہ بھی Snacks کھاتے رہتے ہیں اسی طرح اعلیٰ درجہ کے روحانی لوگ بھی پانچ فرض نمازوں کے علاوہ نوافل بھی ادا کرتے رہتے ہیں۔

☆ ہم کیوں پیدا کئے گئے ہیں یعنی ہماری زندگی کا مقصد کیا ہے ؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ذرا غور کریں کہ انسانوں اور فرشتوں اور جانوروں میں کیا فرق ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ صرف انسان ہی کو اختیار دیا گیا ہے۔ آپ فرشتوں سے زیادہ خدا کا قرب حاصل کر سکتے ہیں۔ فرشتوں کو کبھی بھی جزا کا وعدہ نہیں دیا گیا۔

☆ موت کے بعد کیا ہوگا ؟

سوموار ۲۴ مارچ ۱۹۹۷ء

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۲ نشر مکرر کے طور پر پیش کی گئی جو ۲ مئی ۱۹۹۴ء کو ریکارڈ کی گئی تھی۔

منگل ۲۵ مارچ ۱۹۹۷ء

ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۱۸۶ میں حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الفرقان کی آیات ۱۲ تا ۳۱ کا ترجمہ اور اہم مقامات کی تشریح اور تفسیر بیان فرمائی۔ آیت ۱۵ میں "وادعوا ثبوراً کثیرا" کے معنی

(باقی صفحہ ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

اداریہ

حج-ایک عاشقانہ عبادت

جوں جوں حج بیت اللہ کے ایام قریب سے قریب تر آتے ہیں اس مقدس گھر اور اس کے مبارک ماحول سے وابستہ خدا سے محبت کرنے والے اس کے نہایت ہی برگزیدہ اور محترم وجودوں کی پاکیزہ یادیں دلوں میں ایک عجیب محبت اور وارفتگی پیدا کرتی ہیں-ہر سال لاکھوں خوش نصیب دیوانہ وار اس گھر کے طواف اور حج کی سعادت حاصل کرتے ہیں-خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کے لئے تمام بنی نوع انسان کے لئے بنایا جانے والا یہ سب سے پہلا گھر بہت ہی مبارک ہے- قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بعض جگہ نہایت وضاحت کے ساتھ کھلے کھلے الفاظ میں اور بعض جگہ نہایت لطیف اشارات کی صورت میں اس گھر کی تاریخ کے اہم پہلو، اس کی تعمیر نو کے حالات وواقعات، اس گھر کی تعمیر کے مقاصد، اس سے وابستگی کے تقاضوں اور افادیت اور برکات پر روشنی ڈالی ہے اور توجہ دلائی ہے کہ ان وقتوں کو یاد کرو، ان حالات وواقعات پر غور کرو کہ کس طرح یہ گھر تعمیر ہوا-اس کی تعمیر کے مقاصد کو پیش نظر رکھو اور اس سلسلہ میں عائد ہونے والی اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرو تو خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے حیرت انگیز نشانات ظاہر ہوں گے- دنیا میں امن و سلامتی کا قیام ہوگا اور تمام نوع انسانی وحدت کی لڑی میں پروئی جائے گی- یہ ایک نہایت ہی دلچسپ اور وسیع مضمون ہے جس پر سنجیدگی کے ساتھ گہرے غور و فکر کی ضرورت ہے-اب جبکہ حج بیت اللہ کے ایام ہیں ہمیں قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں ان مضامین پر خصوصیت سے فکر و تدبر کرتے ہوئے اپنی روح کی پاکیزگی اور علم و عرفان کی جلاء کا سامان کرنا چاہئے-

قرآن مجید نے اس کی تعمیر نو کے آغاز کے سلسلہ میں خصوصیت سے اس وقت کا ذکر بھی فرمایا ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے الٰہی اشارات کے مطابق حضرت ہاجرہؓ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو وادی غیر ذی زرع میں اس نہایت معزز گھر کے پاس چھوڑا تھا- بیان کیا جاتا ہے کہ جب سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام انہیں وہاں چھوڑ کر واپس جانے لگے تو حضرت ہاجرہؓ نے ان سے پوچھا کہ آپ اس بے آب و گیاہ وادی میں ہمیں کس کے سہارے چھوڑے جا رہے ہیں تو آپؑ نے آسمان کی طرف انگلی اٹھاتے ہوئے اشارہ کیا کہ خدا کے حکم سے اسی کے سہارے چھوڑ کر جا رہا ہوں تو خدا کے برگزیدہ نبی کی اس اولوالعزم نہایت متوکل زوجہ محترمہ نے بڑے اطمینان سے فرمایا"اذاً لا یضیّعنا" کہ پھر وہ اللہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا- بعد میں جب پینے کا پانی جو پاس تھا ختم ہو گیا اور اسماعیلؑ جو اس وقت ایک چھوٹے بچے تھے پیاس سے تڑپنے لگے تو حضرت ہاجرہؓ بچے کی تکلیف کو دیکھ کر طبعی طور پر بے چینی سے قریب کی دو پہاڑیوں پر (جو اب صفا و مروہ کے نام سے معروف ہیں) بھاگتے ہوئے جاتیں، کبھی ایک پہاڑی پر اور کبھی دوسری پر کہ شاید کوئی قافلہ نظر آجائے جس سے پینے کے لئے کچھ پانی میسر آسکے- لیکن جب وہ ساتویں چکر کے بعد واپس بچے کے پاس لوٹیں تو دیکھا کہ اس بچے کے قدموں تلے سے پانی کا ایک چشمہ رواں ہے- وہ جو پیاس سے تڑپ رہا تھا خدا نے اس کے قدموں تلے سے وہ چشمہ جاری کیا جو قیامت تک انسانوں کی پیاس بجھانے کا ایک ذریعہ بن گیا- لیکن یہ سب کچھ ایک غیر معمولی عظمت کی حامل قربانی کے بعد ہوا- بہت عظیم تھی وہ قربانی جو حضرت ابراہیم اور حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہم السلام نے دی اور اس کا اجر بھی بے حد عظیم اور لامتناہی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا- آج تک اربہا رب خدا کے بندے حضرت ہاجرہؓ کے نقوش پا پر اسی طرح وارفتگی کے عالم سے سعی کرتے ہیں اور اس یاد کو تازہ کرتے ہیں- یقیناً اس ایک واقعہ میں ہی غور و فکر کرنے والوں کے لئے بے انتہا نشانات اور حکمت و معرفت کے سامان ہیں-

کس بہر کسے سر ندہد جاں نفشاند
عشق است کہ ایں کار بصد شوق کناند

وہ لوگ جو خدا کی خاطر تنگی و ترشی کی زندگی کو قبول کرتے ہیں- اس کے نام کی سربلندی، اس کے گھر کی عزت و حرمت کے قیام کے لئے، اس کی عبادت کی خاطر اپنے وجود کی قربانی پیش کرتے ہیں خدا تعالیٰ ان قربانیوں کو ہرگز ضائع نہیں جانے دیتا- نہ صرف یہ کہ ان کو لامتناہی اجر عطا فرماتا ہے بلکہ عشق و محبت سے سرشار، ان کی ہر حرکت، ہر ادا کو محفوظ فرما دیتا ہے اور بعد میں آنے والوں میں ان کے لئے لسان صدق باقی رکھ دیتا ہے-

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے اس جلیل القدر فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ان دعاؤں کو جو آپ نے اس گھر کی تعمیر نو کے وقت کی تھیں خدا تعالیٰ نے کس عظمت اور شان کے ساتھ قبول فرمایا کہ ایک عظیم رسول آپ کی نسل میں پیدا کیا جس کی علو مرتبت کا کوئی انسان احاطہ نہیں کر سکتا اور احاطہ تو کیا اس کا کامل عرفان بھی حاصل کرنا کسی کے بس میں نہیں- میری مراد ہے سید الاولین والآخرین، خاتم النبیّن حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم- اور خود حضور اکرمؐ نے یہ فرمایا کہ میں اپنے باپ ابراہیمؑ کی دعاؤں کا ثمر ہوں- پھر آپؐ کو بھی کیسی کیسی قربانیاں دینی پڑیں کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ تو یہ اعلان کر دے کہ میری نماز اور میری تمام قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اس اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے اور پھر خدا نے آپؐ کو کیسی عظمت عطا فرمائی- آپؐ کا ذکر کیسا بلند فرمایا کہ آپؐ کا ہر آنے والا لمحہ پہلے لمحہ سے بہتر ہوتا چلا جاتا ہے-

قرآن کریم نے ہمارے لئے حضرت ابراہیمؑ میں اور پھر حضرت رسول اکرم ﷺ میں اسوہ حسنہ رکھ دیا ہے- وہی روشن راہیں ہیں جن پر چل کر ہم اللہ کی محبت کو پا سکتے ہیں اور جسے خدا کی محبت حاصل ہو جائے اسے کسی اور چیز کی خواہش باقی نہیں رہتی- حج کے ایام محبت الٰہی کا سبق دیتے اور عشق الٰہی کی یادوں کو اجاگر کرتے ہیں- اللہ سے محبت کرنے والوں کے عشق کے انداز اور اس محبت کے ثمرات یاد دلاتے ہیں- آیئے ہم یہ مبارک ایام خصوصیت سے اللھم صل علیٰ محمدٍ و علیٰ ال محمدٍ کما صلیت علیٰ ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم انك حمید مجید .... کا کثرت سے ورد کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے انہی منعمین علیھم کی محبت کی راہوں پر ثبات قدم کے ساتھ آگے بڑھنے کی توفیق طلب کرتے ہوئے گزاریں کہ

ہر کہ عشقش در دل و جانش فتاد ناگہاں جانے در ایمانش فتاد
عشق حق گردد عیاں بر روئے او بوئے او آید ز بام و کوئے او
دید او باشد بحکم دید او خود کشید حق پئے تائید او
بس نمایاں کارہا کاندر جہاں مے نماید بہر اکرامش عیاں

یعنی جس کے دل و جان میں اس کا عشق داخل ہو جاتا ہے تو یکدم اس کے ایمان میں جان پڑ جاتی ہے- خدا کا عشق اس کے مونہہ پر ظاہر ہو جاتا ہے اور اسی کی خوشبو اس کے مکان اور گلی سے آتی ہے- اس کی زیارت خدا کے دیدار کا حکم رکھتی ہے اور خدا تعالیٰ آپ اس کی نصرت میں لگ جاتا ہے- بہت سے بڑے بڑے کام خدا تعالیٰ اس دنیا میں اس کی عزت کے لئے دکھاتا ہے-

ادارہ الفضل انٹرنیشنل کی طرف سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو

عیدالاضحیہ مبارک ہو

(بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول)

توکل خدا پر رکھو- محمد رسول اللہ کے نمونہ پر چلو تو از خود تم جاذب نظر ہو جاؤ گے-

حضور نے فرمایا کہ شوریٰ کا تعلق مرکزیت سے ہے- شوریٰ سے وابستہ مفادات کو ہیشگی دینے کے لئے یہ مضمون ان صفات کی طرف اشارہ کر رہا ہے- حضور نے فرمایا کہ اغراض سے اخلاق پیدا نہیں ہوتے- اگر آپ کسی کی کوئی خدمت کریں اور غرض کوئی فائدے اٹھانا یا ز یرنگیں کرنا ہو تو قرآن ان ساری باتوں کو بے حیثیت قرار دیتا ہے اور رد فرما دیتا ہے- حضور نے فرمایا کہ ان اخلاق کی طرف توجہ دیں جو روزمرہ دلوں کو کھینچنے والے ہوں خواہ آپ کو مجالس شوریٰ میں بلایا گیا ہے یا نہیں- حضور نے فرمایا یہ وہ بنیادی پیغام ہے جسے مجلس شوریٰ میں شامل ہونے والے خوش نصیبوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے- جماعت کو ایسے صاحب اخلاق لوگوں کی ضرورت ہے جو ہر حال میں بنی نوع انسان کے لئے نرم گوشہ رکھتے ہوں- اگر یہ فطرت نہیں ہے تو اسے بنانے کی کوشش کرو- اگر کوئی سخت دل بھی ہو تو اللہ کی رحمت اسے نرم کر سکتی ہے- حضور نے فرمایا کہ اخلاق محض کہنے سے نصیب نہیں ہو جایا کرتے- جو بد خلق اور بد تمیز ہے اگر اس کے اندر خدا کے حضور عاجزی کا مادہ نہیں تو کبھی اس کی اصلاح نہیں ہو سکتی-

حضور نے فرمایا کہ اخلاق کی درستی کو لوگوں کو اپنی طرف کھینچنے کی نیت سے ہرگز وابستہ نہ کرو- اخلاق کی درستی صرف اللہ کے تعلق سے ہے اللہ بد خلق کو پسند نہیں کرتا- کوئی شخص کسی روحانی مرتبے پر فائز نہیں ہو سکتا جب تک وہ با اخلاق نہ ہو-

حضور نے فرمایا کہ اخلاق کی درستی کے ساتھ ساتھ بعض دینی تقاضے اور بھی ہیں اور ان میں سب سے بڑھ کر تقاضا تقویٰ کا ہے- حضور نے فرمایا کہ خدا کے کام تو ہونے ہی ہونے ہیں جن کو ساتھ مدد کرنے کا موقعہ دیا جائے یہ خدا کا احسان ہوتا ہے-

حضور نے فرمایا کہ پاکستان کی مجلس شوریٰ ایک ہی مجلس شوریٰ نہیں ہے جس سے خلیفہ وقت فائدہ اٹھاتا ہے بلکہ مشورہ کا سلسلہ روزمرہ جاری رہتا ہے مگر ہر دفعہ مجلس شوریٰ کی رسمی کارروائیاں نہیں ہو سکتیں-

حضور نے فرمایا کہ خلافت کی برکت کے نتیجہ میں باوجود افراد و اقوام کے فرق کے تمام دنیا میں احمدیت کا مزاج ایک بن رہا ہے- وہ ایک احمدی مزاج ہے جو تقویٰ کے گرد ڈھل رہا ہے، وحدت کے گرد ڈھل رہا ہے، اس میں اجتماعیت پیدا ہو رہی ہے- اس اجتماعیت کو پیدا کرنے کے لئے جو نئے ذرائع پیدا ہوئے ہیں وہ ایم-ٹی-اے کے ذریعے خدا نے ہمیں مہیا فرما دیئے- حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ کی آئندہ تمام ضرورتیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پوری فرمائے گا- جب ہم اس یقین پر پہنچتے ہیں تو توکل علی اللہ کا مضمون سمجھ آجاتا ہے- "ان اللہ یحب المتوکلین" میں بتایا کہ خدا کو کثرت سے توکل کرنے والے چاہئیں اور ہر ایک کو خدا خوشخبری دیتا ہے کہ تم متوکل ہو گے تو خدا تم سے بھی محبت کرے گا-

حضور نے آخر پر پاکستان میں مجلس شوریٰ کے ممبران کو خصوصیت سے دعا دیتے ہوئے اور نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ توکل کا یہ مضمون بھی پیش نظر رکھیں اور دعا کریں تو خدا تعالیٰ سب روکوں کو دور فرما دے گا اور جس نے دور بیٹھے ہمیں اکٹھا کر دیا ہے وہ اکٹھا کر کے بھی اکٹھا فرمائے گا- پس آپ اپنے اخلاق کی حفاظت کریں- عارضی طور پر کسی خاص مقصد کے لئے نہیں بلکہ مستقلاً اپنے اخلاق کو آنحضرت ﷺ کے اخلاق کے تابع کریں- پھر دیکھیں خدا تعالیٰ کس طرح آپ کے توکل کے نتیجہ میں کلیتہً آپ کے بوجھ اٹھا لیتا ہے-

حج کے نام پر بنی نوع انسان میں نفرت پھیلانا اور تفریق کرنا حج کے مضمون سے بغاوت کرنا ہے

خطبہ عیدالاضحیہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بتاریخ ۲۱ مئی ۱۹۹۴ء بروز ہفتہ بمطابق ۲۱ ہجرت ۱۳۷۳ ہش بمقام اسلام آباد (برطانیہ)

(خطبہ عید کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له
وأشهد أن محمداً عبده و رسوله—
أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم—
بسم الله الرحمٰن الرحيم —
الحمدلله رب العٰلمين — الرحمٰن الرحيم —
مٰلك يوم الدين — إياك نعبد و إياك نستعين —
اهدنا الصراط المستقيم —صراط الذين أنعمت
عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين—
ولكل امةٍ جعلنا منسكاً ليذكروا اسم الله علىٰ ما
رزقهم من بهيمة الانعام فالٰهكم اله وّاحد فله اسلموا
و بشرالمخبتين— الذين اذا ذكرالله وجلت قلوبهم
والصّٰبرين علىٰ مآ اصابهم والمقيمى الصلٰوة و مما
رزقنٰهم ينفقون— (سورۃ الحج: ۳۶،۳۵)

یہ آیات سورہ الحج کی آیات ۳۵ اور ۳۶ ہیں جن کی میں نے تلاوت کی ہے- ان کا ترجمہ یہ ہے کہ ہر قوم اور ہر ملت کے لئے ہم نے قربانیوں کا ایک طریق مقرر فرما رکھا ہے "ليذكروا اسم الله علىٰ ما رزقهم" تاکہ جو کچھ بھی اللہ نے انہیں رزق عطا فرمایا ہے اس پر وہ اللہ کا نام لیں- "من بهيمة الانعام" ان جانوروں میں سے جو چوپائے ہیں- جب ان کو وہ خدا کی خاطر، خدا کے نام پر اس کی اجازت سے قربانی کے لئے پیش کریں یا کھانے کے لئے استعمال کریں تو ان پر اللہ کا نام پڑھا کریں- "فالٰهكم اله واحد" اور تمہارا خدا ایک ہی خدا ہے "فله اسلموا" پس اسی کے حضور فرمانبرداری کے ساتھ جھکو- "و بشرالمخبتين" اور وہ لوگ جو عاجزی اختیار کرتے ہوئے خدا کے حضور جھکتے ہیں ان کو خوشخبری دے دو- وہ لوگ کہ جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل تھرتھرا اٹھتے ہیں اور وہ جو مصیبت ان کو پہنچتی ہے اس پر صبر کرنے والے ہوتے ہیں اور نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں یعنی اللہ کے نام پر، نیک کاموں پر اس رزق کو خرچ کرتے ہیں-

پس یہ شرطیں ہیں ان لوگوں کی جو خدائے واحد کے بندے ہیں اور یہ تمام شرطیں ہیں جو انہیں انسانی نقطہ نگاہ سے ایک ہاتھ پر جمع کر کے خدائے واحد سے ان کا تعلق پیدا کرتی ہیں- یعنی خدا کے نام پر دلوں کا تھرتھرا جانا، یعنی جھرجھری طاری ہو جائے دلوں پر جب اللہ کا نام سنیں- یہ مراد نہیں کہ ہر وقت، ہر مجلس میں جب خدا کا نام آئے تو ایسا واقعہ ہو مگر مراد یہ ہے کہ ان کی زندگیوں میں بعض ایسے لمحے آتے ہیں کہ اللہ کا نام سنتے ہی محبت اور عشق اور اس کے رعب سے جھرجھری طاری ہو جاتی ہے اور دلوں پر گویا ایک قسم کا زلزلہ آجاتا ہے- یہ لوگ ہیں جن کے متعلق فرمایا کہ وہ صبر کرنے والے ہیں- ایک یہ صفت ہے جس سے وہ پہچانے جاسکتے ہیں- اور نماز قائم کرتے ہیں یعنی عبادت کرتے ہیں- نماز سے مراد ضروری نہیں کہ اسلامی نماز ہی یہاں مذکور ہو کیونکہ تمام دنیا کی تمام قوموں کا ذکر چل رہا ہے- اور جو کچھ ہم انہیں دیتے ہیں اس میں سے خرچ کرتے ہیں- یہ تین بنیادی صفات ہیں جو انہیں خدائے واحد سے جوڑتی ہیں اور ان صفات کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہوتا ہے اور جہاں تک دنیا کے مذاہب پر نظر ڈالی جائے خواہ وہ کسی قوم، کسی خطہ ارض سے تعلق رکھتے ہوں کسی زمانے کے ہوں، ان سب میں یہ قدر مشترک آپ کو دکھائی دے گی- پس حج کے ذکر میں وہ باتیں بیان فرمائی جارہی ہیں جن کا تمام بنی نوع انسان سے تعلق ہے اور اس پہلی آیت کا جو میں نے تلاوت کی عنوان ہی یہ لگایا ہے "ولكل امة جعلنا منسكا ليذكرواسم الله" ہم نے ہر قوم کے لئے ایک قربانی کا طریق مقرر فرما رکھا تھا-

یہ مضمون صرف مسلمانوں سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ تمام بنی نوع انسان سے تعلق رکھتا ہے اور حج کا مضمون بھی صرف مسلمانوں ہی سے نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان سے تعلق رکھتا ہے- اسی لئے قرآن مجید نے جہاں خدا کے پہلے گھر کی تعمیر کا ذکر فرمایا جو "بکہ" میں واقعہ ہے تو فرمایا یہ تمام بنی نوع انسان کی خاطر بنایا گیا تھا- "ان اول بيت وضع للناس للذى ببكة" وہ پہلا گھر جو ہدایت کے لئے بنی نوع انسان کی خاطر بنایا گیا وہ مکہ میں واقع ہے- پس حج دراصل مسلمانوں کے ایک ہونے کے علامت نہیں، مسلمانوں کے امت واحدہ بننے کی علامت نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان کے امت واحد بننے کی علامت ہے- اور اس پہلو سے حج کا مضمون دنیا کی ہر مذہبی قوم میں پایا جاتا ہے گویا دنیا کی تمام قوموں کو ایک ہاتھ پر جمع کرنے کے لئے آغاز ہی سے تیار کیا جارہا تھا- اگر عیسائیوں میں آپ دیکھیں تو عیسائیوں میں بھی حج کا مضمون نہ صرف پایا جاتا ہے بلکہ اس کثرت سے مختلف مواقع کے حج کئے جاتے ہیں کہ شاید مذہبی تاریخ میں اس سے زیادہ حج کے مقامات آپ کو کہیں دکھائی نہ دیں گے جتنا عیسائی قوم میں ملتے ہیں خصوصاً رومن کیتھولکس میں مختلف Saints کے نام پر مختلف حج کی جگہیں بنا رکھی ہیں- کہیں وہ لوگ ننگے پاؤں پیدل سفر کر کے جاتے ہیں کہیں بعض اور خاص رسوم ادا کرتے ہوئے جاتے ہیں- غرضیکہ سینکڑوں بلکہ ہزاروں ایسے مقامات عیسائی قوم میں متبرک سمجھے جاتے ہیں جہاں وہ سال میں یا چند سالوں میں ایک دفعہ حج کرنا اپنے لئے باعث سعادت سمجھتے ہیں-

یہود کا حج فلسطین میں واقع یروشلم سے تعلق رکھتا ہے اور سب دنیا جانتی ہے کہ یروشلم کے مقدس مقامات کی زیارت اور وہاں دیوار گریہ سے سر پیٹنا اور مسیح کی آمد کے لئے دعائیں کرنا یہ ان کا ایک قسم کا حج ہے- اور اسی طرح ہیکل سلیمانی ہے اس کی زیارت اور دوسرے مقدس مقامات کے گرد چکر لگانا، یہود میں بھی گویا حج کی یہ رسمیں پائی جاتی ہیں- اور جہاں تک ہندوؤں کا تعلق ہے ہندوستان کی سب سے بڑی قوم ہندو ہے اور مذہبی لحاظ سے ان میں بھی بہت سے ایسے متبرک مقامات ہیں جہاں باقاعدہ ہر سال حج ادا کی جاتی ہے چنانچہ اس کو یاترا کہتے ہیں- مقدس مقام پر جانا اور حج کرنا اسے یاترا کہا جاتا ہے- اڑسٹھ ایسے مقدس مقامات ہندوستان میں ہیں جہاں یا کسی نہ کسی فرقے کا حج کا مقام ہے یا تمام ہندو اسے متبرک سمجھتے ہیں اور سب سے زیادہ مقدس بنارس ہے- بنارس میں ہر سال تقریباً دس لاکھ ہندو حج کے لئے جمع ہوتے ہیں- اسی طرح متھرا ہے اور بہت سے مقامات ہیں جن میں حج کیا جاتا ہے اس کی ساری فہرست تو میں آپ کو پڑھ کر سنا نہیں سکتا لیکن تیر تھ یاترا کے جو دو اہم بنیادی مقامات ہیں ان میں سے بنارس سب سے بڑا ہے اور اس کے بعد جگناتھ پوری ہے اور عجیب بات ہے کہ ہر جگہ حج کے ساتھ کم و بیش ایک ہی قسم کے مناسک کا تعلق ہے- ہر حج کے ساتھ قربانی کا مضمون لاحق ہے اور جڑا ہوا ہے اسے حج کے تصور سے الگ نہیں کیا جاسکتا-

مختلف دنیا میں جو حج کئے جاتے ہیں ان میں سر منڈانا بھی شامل ہے چنانچہ جب آپ ہندوؤں کی تیر تھ یاترا کو دیکھیں تو بکثرت سر مونڈے جاتے ہیں- صرف ایک لٹ نشانی کے طور پر باقی رکھ لی جاتی ہے باقی تمام سر، جس کو وہ خدا سمجھتے ہیں اس کی خاطر، مونڈ لئے جاتے ہیں- اور اسی طرح وہ مقدس مقامات کے طواف بھی کرتے ہیں وہاں کئی قسم کے بھجن گاتے ہیں- اپنے لباس کو وہ کم سے کم کرتے ہیں- بعض صرف ایک چادر میں لپٹے ہوئے حج کرتے ہیں یعنی تیر تھ یاترا- غسل بھی حج کے ساتھ متعلق ہے- بنارس کے پانی کو منبع سے لے کر اس کے آخر تک مقدس سمجھا جاتا ہے اور وہ پانی تبرک کے طور پر اسی طرح وہ لے کر اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں جس طرح مسلمان حج ادا کرنے والے آب زمزم کی بوتلیں بھر کر اپنے گھروں کو واپس آتے ہیں- تو یہ ایک عجیب مضمون ہے جس کو قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے اور کسی کتاب نے اس کا ذکر نہیں کیا- آپ دنیا بھر کے مذاہب کا مطالعہ کر کے دیکھ لیجئے حج کا ذکر تو وہاں ملے گا مختلف رنگوں میں- لفظ حج استعمال ہو یا نہ ہو لیکن ایسا عبادت کا مفہوم جس میں ایک مقدس مقام کی زیارت ہو- جاتے ہوئے ان میں بہت سے ایسے ہوں جو سر مونڈ چکے ہوں اور یہ بھی ایک اخلاص کی اور سپردگی کی علامت ہے- پھر کپڑوں میں سادگی، ایک چادر میں لپٹے ہوئے ہونا، پھر اشنان کرنا اور وہاں سے کوئی مقدس چیز تبرک کے طور پر لے کر واپس لوٹنا، وہاں قربانیاں کرنا یا بنی نوع انسان کی بہبود کے لئے کثرت سے خیرات کرنا اور بنی نوع انسان کی خاطر یا اللہ کی خاطر بنی نوع انسان کی خدمت کرنا- یہ تمام وہ مضامین ہیں جن کا حج سے تعلق ہے- پس یہ ایک عالمگیر نظام ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو بالآخر ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنے کے لئے بنایا-

لیکن یہ ایک عجیب بات ہے اور مسلمانوں کے لئے انتہائی دکھ کا مقام ہے کہ وہ حج جو بعض مخصوص قوموں یا ملکوں یا مذاہب سے تعلق رکھتے تھے اور عالمگیر نہیں تھے ان کے حج کے مقامات پر تو تمام بنی نوع انسان کو کھلی اجازت ہے کہ وہ آئیں اور اسی طرح حج کریں لیکن وہ حج جو تمام حجوں کا ارتقاء تھا، جس کی تیاری کی خاطر تمام بنی نوع انسان کو، تمام مذاہب کو تربیت دی جارہی تھی وہاں اب قدغن لگ چکی ہے اور تالے پڑے ہوئے ہیں اور پہرے دار بیٹھے ہوئے ہیں کہ مسلمانوں کے سوا اور کسی کو حج کی اجازت نہ دی جائے- حیرت ہوتی ہے اور انسان دکھ سے بے قرار ہو جاتا ہے کہ عجیب بات ہے کہ وہ ایک حج جس کے متعلق قرآن کریم کا دعویٰ ہے کہ اس گھر کے اردگرد کیا جاتا ہے جو "اول بیت وضع للناس" پہلا گھر جو تمام بنی نوع انسان کے لئے بنایا گیا تھا وہاں تمام بنی نوع انسان کو جانے کی اجازت نہیں ہے- اور وہ گھر جو بعض محدود قوموں کے لئے، بعض خاص مذاہب کے لئے بنائے گئے تھے ان کے دل اتنے وسیع ہیں کہ وہ تمام دنیا کو دعوت دیتے ہیں کہ بے شک آئیں اور ہماری طرح حج کریں- یہ شرط سب میں قدر مشترک ہے- اگر آپ ہندوؤں کی تیر تھ یاترا کریں یعنی حج کے مقامات کی زیارت کریں تو قدرتی بات ہے کہ وہ یہ کم ہی پسند کریں گے کہ آپ وہاں جا کر نعرہ ہائے تکبیر بلند کریں اور مسلمانوں کی طرح وہاں اپنی رسوم عبادت ادا کریں- اگر آپ عیسائیوں کے کسی حج میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو قدرتی بات ہے کہ وہ یہ پسند نہیں کریں گے- مگر اگر آپ ان کی عبادتوں کے طریق کو اپناتے ہوئے وہاں جاتے ہیں تو اس سے ان کو کوئی غرض نہیں کہ آپ کے مذہب کا نام کیا ہے، کس قوم سے، کس ملک سے تعلق رکھتے ہیں- ان کی طرح ان کے مقدس مقامات پر فریضہ حج ادا کریں تو سب کے لئے کھلی اجازت ہے کہ شوق سے آئیں اور جو چاہے کریں- لیکن جس حج کی ممانعت کا میں ذکر کر رہا ہوں وہاں یہ بحث نہیں کہ کوئی مسلمانوں کی طرح حج کرتا ہے یا نہیں- بحث تو یہ ہے کہ اس کا مذہب کیا ہے اگر اس کا مذہب کچھ اور نکلے اور پولیس کی تحقیقات سے ثابت ہو جائے کہ اس کا اصل مذہب عیسائی تھا یا کچھ اور تھا تو ان کو کڑی سزائیں دی جائیں گی-

پس کیسا مضمون الٹ گیا ہے، تہہ و بالا ہو گیا ہے- وہ حج کا ایک مقام جو تمام بنی نوع انسان کے لئے بنایا گیا تھا وہ تمام بنی نوع انسان کے لئے کھلا نہیں رہا اور وہ مقامات جو خاص قوموں کے لئے بنائے گئے تھے وہ تمام بنی نوع انسان کو اپنے ہاں آنے اور تیر تھ یاترا کی اجازت دیتے ہیں بلکہ اگر کوئی آئے تو وہ اس پر فخر محسوس کرتے ہیں- پس حج کا یہ جو مرکزی نقطہ ہے اسے آپ یاد رکھیں اور جماعت احمدیہ کو ہمیشہ کے لئے یہ پیغام دل نشین کر لینا چاہئے کیونکہ ہم نے اسلام کی سچی قدروں کو دوبارہ اجاگر کرنا ہے اور تمام بنی نوع انسان کو قرآن کی تعلیم کی طرف بلانا ہے اور قرآن کی تعلیم کے ان حسین پہلوؤں کو جو بعض لوگوں کے تعصبات کے

تلے دب چکے ہیں جیسے کسی خوبصورت چیز پر رفتہ رفتہ گرد کی تہیں جم جاتی ہیں انہیں صاف کرنا ہے، اس کی گرد کو دور کرنا ہے، یہ روحانی غسل خانہ کعبہ کو دینا ہے کہ جس غسل کے بعد پھر وہ خانہ کعبہ ابھرے جو محمد رسول اللہ کے دل پر جلوہ گر ہوا تھا، جس کی ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ نے تعمیر کی تھی اور وہ اجنبی لوگ جن کا نام نہیں لیا گیا اور ہمیشہ دل حیرت سے ان کا تصور باندھتا ہے کہ قرآن کریم میں ان کا بے نام سا ذکر ہے- "اول بیت وضع للناس" کچھ خدا کے بندے ایسے تھے جنہوں نے وہ گھر تعمیر کیا تھا- کون تھے؟ ہم نہیں جانتے- کتنے زمانے پہلے کی بات ہے؟ ہمیں کچھ علم نہیں- مگر وہ پہلا گھر جو تمام بنی نوع انسان میں مشترک تھا یقیناً اسی زمانے کی تعمیر ہوگا جبکہ بنی نوع انسان خود ایک خاندان کی طرح تھے جبکہ انسانیت کا آغاز ہوا تھا- جبکہ حیوانی دنیا سے ایک عظیم ارتقاء کے نتیجہ میں، ایک حیرت انگیز انقلابی ارتقاء کے نتیجہ میں انسان کا وجود پہلی دفعہ منصۂ شہود پر ابھرا- اس عالم میں ایک حیرت انگیز اضافہ ہوا- اچانک گونگے جانوروں کی بجائے جو اپنے مافی الضمیر کو وضاحت سے ادا کرنے سے قاصر تھے ایک ایسا وجود ابھرا جو "سمیعاً بصیراً" تھا- وہ سنتا بھی تھا اور دیکھتا بھی تھا اور بولنے کی اور بیان کرنے کی طاقت رکھتا تھا- وہ زمانہ ہے جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ قرآن کریم کی یہ آیت اشارہ کرتی ہے اور اسی لئے اس گھر کا ایک نام "بیت عتیق" رکھا گیا ہے- قرآن کریم میں اس کے مختلف نام ہیں ان میں سے ایک نام بیت عتیق ہے یعنی قدیم ترین گھر- اب یہ عجیب بات ہے کہ بعض دوسرے مذاہب میں بھی عتیق ہونے کے دعوے ان کے مقدس مقامات سے وابستہ ہیں اور جہاں تک ہندوازم کا تعلق ہے ان کے نزدیک تو ان کی کتاب بھی یعنی وید مقدس اتنی قدیم ہے کہ زمانے کے آغاز سے پہلے تھی اور قدیم ترین ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی تہذیب بھی قدیم ترین ہے اور ان کے مقدس مقامات بھی قدیم ترین ہیں حالانکہ جہاں تک بنارس کا تعلق ہے، معلوم انسانی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ بنارس پہلی مرتبہ مسیح سے چھ سو سال قبل وجود میں آیا اور اس کے تقدس کی تاریخ مسیح سے چھ سو سال قبل شروع ہوتی ہے یعنی حضرت بدھ علیہ السلام سے ایک سو سال پہلے- مگر قدامت کے دعوے بہرحال موجود ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ قدامت کے دعوے ان قوموں نے پرانی قوموں سے ورثے میں پائے ہیں اور قدامت سے مراد وہی ایک گھر ہے جسے بیت عتیق کہا گیا ہے اور اس گھر سے وابستہ پیغام ہی قدیم ترین پیغام ہے اور وہی ہے جو سب سے پہلے وجود میں آیا اور وہ دین ابراہیمی ہے جو ابراہیمؑ سے پہلے ہی وجود میں آچکا تھا-

جب ہم یہ سنتے ہیں کہ ہندوؤں کا دعویٰ ہے کہ وید، آفرینش سے پہلے، انسان یا کائنات کی بناوٹ سے پہلے سے موجود ہیں تو بظاہر تعجب کی بات ہے اور بعض لوگ نادانی میں اس خیال کو ایک غلط خیال سمجھ کر رد کر دیتے ہیں- لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ تمام کلام الٰہی، اس کا کچھ بھی نام رکھ دیا جائے، وہ ہمیشہ سے ہے ان معنوں میں کہ لوح محفوظ میں وہ کلام موجود تھا- ابھی تخلیق کائنات بھی نہیں ہوئی تھی تو الٰہی کلام خواہ وہ کسی نام سے دنیا پر ظاہر ہوا ہو وہ ان معنوں میں موجود تھا- یہی وجہ ہے یعنی اس مفہوم کو سمجھتے ہوئے پرانے زمانے میں یعنی اسلام کے وسطی ازمنہ میں اس بات پر بہت بحثیں چلیں کہ قرآن مخلوق ہے یا غیر مخلوق ہے- اور یہ بحثیں اتنی شدت اختیار کر گئیں کہ بعض لوگ جو اس بات کے قائل تھے کہ قرآن مخلوق ہے جب ان کا زور چلا تو ان لوگوں کو انہوں نے کوڑے مروائے ان کو پھانسیوں پر چڑھا دیا- بعض دفعہ ان کی قبریں اکھیڑیں اور انہیں مرنے کے بعد ان کے پنجروں کو پھانسیوں پر لٹکایا کہ وہ ہمارے عقیدے کے خلاف بات کرتے ہیں- اور وہ لوگ جو یہ سمجھتے تھے کہ خدا کا کلام ہمیشہ سے ہے اسے مخلوق کہنا قرآن کریم کی یا کلام کی بے حرمتی ہے، وہ جب طاقت میں آتے تھے تو وہ لوگ جو کہتے تھے کہ مخلوق ہے ان کو کوڑے لگائے جاتے تھے اور ایسے ایسے دردناک واقعات اسلامی تاریخ میں اس موضوع پر ملتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے- حضرت امام احمد بن حنبل جو چار فقہوں میں سے ایک فقہ کے ایک عظیم امام ہیں، آج کی دنیا میں ہم تصور بھی نہیں کر سکتے کہ ان کے خلاف کوئی حکومت فتویٰ دے یا کچھ علماء کفر کا فتویٰ دیں- ان کا یہ عقیدہ تھا کہ الٰہی کلام قدیم سے نہیں بلکہ ازل سے ہے اور وہ چیز جو خدا کی ذات کے ساتھ ہمیشہ سے موجود ہو وہ ایک قسم کا Blue Print ہے جس میں وہ محفوظ ہوتا ہے، اس کو تخلیق نہیں کہہ سکتے- چنانچہ اس جرم میں ان کو پابہ سلاسل اور ہاتھوں میں بھاری ہتھکڑیاں ڈال کر قضا میں پیش کیا گیا- قضاء سے فتویٰ صادر ہوا یہ شخص اول قسم کا مرتد اور دنیا کو گمراہ کرنے والا اور بہکانے والا ہے- چنانچہ ان کی سزا یہ مقرر کی گئی کہ کڑی دھوپ میں ان کو زنجیروں میں باندھ کر بٹھایا گیا اور جلاد ان پر کوڑے برساتا رہا اور جب ایک جلاد تھک جاتا تھا تو ایک اور جلاد ان پر کوڑے برسانے کے لئے آجاتا تھا اور برستے ہوئے کوڑوں میں وہ یہی کہتے رہے کہ کلام اللہ تخلیق نہیں ہے- اللہ کا کلام ہمیشہ سے خدا کے ساتھ ہے-

پس عتیق کے معنے سمجھنے میں بھی لوگوں نے بڑی بڑی غلطیاں کھائی ہیں اور خدائی اپنے ہاتھوں میں لی ہے اور خدا کے پاک بندوں کو اذیت دینے اور دردناک سزائیں دینے کی ذمہ داری قبول کرلی، یہ جسارت کی کہ خدا بن بیٹھے اور اس دنیا میں ہی حشر قائم کر دیا مگر حقیقت یہ ہے کہ انسان کو آخر انسانیت سیکھنی ہوگی- کوئی الٰہی تعلیم انسانیت سے ہٹ کر اور اس سے متصادم نہیں ہو سکتی- یہ ایک بنیادی قانون ہے جس میں کبھی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی نہ کبھی آئندہ ہوگی- پس ہر وہ تعلیم جو سچی ہے اس کی اصطلاحوں کے وہ معنی ہی قابل قبول ہوں گے جو ہر فطرت کو یعنی انسانی فطرت کو قبول ہوں- صرف ذہنی ورزشوں کے نتیجہ میں معنے ظاہر نہ کئے جائیں بلکہ گہرے انسانی فطرت سے وابستہ معنے ہوں- پس ان معنوں میں جب ہم خانہ کعبہ کو قدیم دیکھتے ہیں اور بعض دوسرے مذاہب کے دعاوی اس کے مقابل پر دیکھتے ہیں جب وہ کہتے ہیں ہمارے مراکز قدیم سے ہیں تو اس میں کسی اشتعال انگیزی کی بات نہیں، کسی غصے اور بھڑک اٹھنے کی بات نہیں ہے، کوئی حرج نہیں ہے اگر ہندو اپنے مقدس مقامات کو قدیم کہتے ہیں یا اپنی ویدوں کو قدیم کہتے ہیں- قرآن کریم نے اس مسئلہ کو اس طرح حل کیا کہ قدیم اس چیز کو کہا جس کا کوئی نام نہیں رکھا اور صرف خدا سے اور بنی نوع انسان سے وابستہ کر دیا- "ان اول بیت وضع للناس للذی ببکة" وہ پہلا گھر جو بنی نوع انسان کی خاطر، جس میں تمام بنی نوع انسان شامل ہیں- ان میں ہندو بھی ہیں، عیسائی بھی ہیں، سکھ بھی ہیں، یہودی بھی ہیں، زرتشتی بھی ہیں، بدھسٹ بھی ہیں، تاؤسٹ بھی ہیں، کنفوشنسٹ بھی ہیں- ہر قسم کے مذاہب جن کا آپ تصور باندھ سکتے ہیں وہ تمام اس آیت کے فیض کے دامن میں ہیں، اس فیض کے سائے میں ہیں- اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان سب کی خاطر ہم نے پہلا گھر یہاں بننے دیا تھا یا ایسا واقعہ ہوا کہ پہلا گھر یہاں بنایا گیا- اب اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کون لوگ تھے؟ ان کا مذہب کیا تھا؟ اس کا کوئی نام نہ بتایا گیا ہے نہ ہمیں سوچنے کی ضرورت ہے کیونکہ ناموں ہی سے بعد میں یہ جھگڑے چلے ہیں- ان کا مذہب وہی ہے جو ان آیات کریمہ میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ لوگ وہ تھے جنہوں نے خدا کی خاطر، خدا ہی سے قربانی کرنے کے طریق سیکھے اور "ذللا" جھکتے ہوئے اور عاجزی کے ساتھ ان رستوں کی پیروی کی اور پھر ان میں جو صفات ابھری ہیں وہ یہ تھیں کہ اللہ کی محبت ان کے دلوں پر قابض ہوگئی- اللہ کی محبت نے انکے دلوں پر غلبہ پالیا اور خدا کا نام سن کر بعض دفعہ ان کے دلوں پر ایک زلزلہ طاری ہو جاتا تھا- یہ وہ لوگ ہیں جب بھی ان کو دنیا میں تکلیفیں پہنچتی ہیں یہ صبر کرتے ہیں اور واویلا نہیں کرتے، عبادت کو قائم کرتے ہیں اور بنی نوع انسان کے لئے اللہ کی خاطر خرچ کرتے ہیں-

پس یہ وہ صفات ہیں جن کی خاطر، جن کو پھیلانے کے لئے ہمیں عالمی جہاد کرنا ہوگا اور اگر ہم یہ جہاد کریں اور خدا کی عبادت کو خدا کی خاطر خالص کر کے قائم کر دیں اور ایسے دل پیدا کریں جو اللہ کی محبت میں گرفتار ہوں اور ایسے صابرین پیدا کریں جن کو ہر مصیبت خدا کی محبت میں آسان دکھائی دیتی ہو- صبر کی یہ تعریف ہے جو سمجھنی ضروری ہے اور اس حج کے تعلق میں صبر کا مضمون آپ پر روشن کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ حج کے ساتھ صبر کا ایک گہرا تعلق ہے- اس کی تفصیل میں آج نہیں جاؤں گا لیکن پھر کبھی انشاء اللہ اس مضمون کو کھولوں گا لیکن سر دست یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ صبر کا حج کے ساتھ ایک بہت گہرا اور دائمی تعلق ہے- صبر کے نتیجے میں حج عطا ہوتا ہے اور حج کے مناسک ادا کرنے کی توفیق ملتی ہے- اس خانہ کعبہ کی تعمیر نو جب ہوئی تھی تو اس میں بھی تو صبر ہی تھا جو سب سے زیادہ کارفرما تھا- حضرت ہاجرہؑ اور آپ کے بیٹے اسماعیلؑ نے جو نمونے خدا کی خاطر دکھائے ہیں وہ صبر کے ہی تو نمونے تھے- کس طرح بیٹا وہاں پیاس کی شدت سے ایڑیاں رگڑ رہا تھا اور کس بے چینی سے ماں صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگا رہی تھی جیسے کوئی غم میں دیوانی ہو چکی ہو- اور پھر بھی خدا کی خاطر اس نے صبر کیا اور اس بچے نے صبر کیا اور ابراہیمؑ، ان کے باپ نے صبر کیا اور اس کے نتیجے میں حج کا وہ جاری چشمہ جو کسی زمانے میں بند ہو چکا تھا ازسرنو پھر جاری کیا گیا- پس صبر کرنے والے دنیا میں پیدا کرنے ہوں گے اور صبر کا عشق الٰہی سے تعلق ہے کیونکہ کوئی مصیبت دنیا میں عشق کے بغیر آسان نہیں ہو سکتی- اور جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ان کے سامنے اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل کانپنے لگ جاتے ہیں- تو مراد یہ ہے کہ محبت کے غلبے سے کانپ اٹھتے ہیں اور ایسے لوگوں کو ہر دوسری مصیبت اللہ کی خاطر آسان دکھائی دیتی ہے کیونکہ اللہ ہی ہے جو سب کچھ عطا کرنے والا ہے- وہی مقصود ہے، وہی مطلوب ہے، اسی نے پیدا کیا، وہی واپس لے جانے والا ہے- پس محبوب کا ہاتھ کچھ دے کر واپس لے تو جاہل ہوگا جو اس ہاتھ کو جھٹک دے، پاگل ہوگا جو اس ہاتھ کو جھٹک دے، عشق سے عاری ہوگا جو اس ہاتھ کو جھٹک دے- پس اللہ کا ہاتھ جب کچھ دیتا ہے اور پھر واپس لے لیتا ہے یا اس کی تقدیر بعض طاقتوں کو اجازت دیتی ہے کہ تمہیں کچھ نقصان پہنچائیں تو چونکہ یہ سب کچھ رضائے باری تعالیٰ کی خاطر مومن کو بہرحال برداشت کرنا ہے کیونکہ اللہ کی محبت کی خاطر اس کی سب تقدیر کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ہوتا ہے یہ ایک عاشق کا مزاج ہے اسی لئے اس کے معاً بعد اللہ تعالیٰ نے صبر کا مضمون بیان فرمایا کہ یہ وہ لوگ جو حج کی پیداوار ہیں یعنی ملت واحدہ کا جزو ہیں جو تمام مختلف قوموں میں پیدا ہوئے ان میں قدر مشترک رکھنے والے یہ لوگ ہیں یعنی وہ جو اللہ کی محبت میں گرفتار، اس سے کلیتہً مغلوب اور پھر وہ جو خدا کی خاطر ہر دوسرے نقصان کو شوق سے برداشت کر لیتے ہیں- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا بیٹا مبارک احمد بہت پیارا تھا مگر جب وہ فوت ہوا تو دیکھیں کیسا پیارا کلام ہے جس میں آپؑ نے اس مضمون کو بیان فرمایا کہ

مبارک ہمیں بہت پیارا تھا

وہ آج ہم سے جدا ہوا ہے ہمارے دل کو حزیں بنا کر

لیکن پھر یہ فرمایا:

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

ٹھیک ہے بہت پیاری چیز تھی جو واپس چلی گئی لیکن جس نے بلایا ہے وہ تو سب سے پیارا ہے- پس اس پیارے کی خاطر ادنیٰ پیاروں کو رخصت کر دینا یہی صبر ہے اور اس پر واویلا نہ کرنا یہی صبر ہے اور یہی مفہوم ہے اس آیت کا-

اس کے بعد فرماتا ہے "والمقیمی الصلوٰة" یہ وہ لوگ ہیں جو نماز کو قائم کرتے ہیں- عبادت، اللہ سے محبت کے اظہار کا ایک ذریعہ ہے جو ایک باقاعدہ طریق کے مطابق ہمیں سکھایا گیا ہے- اگرچہ ذکر الٰہی بھی عبادت میں داخل ہے- اللہ کے تعلق میں ہر وہ حرکت جو انسان اپنی زندگی میں کرتا ہے اگر وہ تعلق کے تابع ہے اور اللہ کے تعلق میں رونما ہو رہی ہے تو وہ سب کچھ بھی عبادت بن جاتا ہے یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم اپنی بیوی کے مونہہ میں لقمہ بھی ڈالتے ہو اس لئے کہ اللہ چاہتا ہے کہ تم اپنی بیوی سے حسن سلوک کرو تو یہ بھی تمہاری عبادت ہے- تو عبادت کا مضمون تو انسانی زندگی کے ہر جزو، ہر سکون، ہر حرکت پر حاوی ہے لیکن یہاں وہ عبادت مراد ہے جو باقاعدہ ہر مذہب میں ایک خاص طریق کے مطابق سکھائی جاتی ہے- اسے قائم کرنا پڑتا ہے- اس کی حفاظت کرنی پڑتی ہے اور یہ باقاعدہ عبادت ہے جو عشق کا لازمہ ہے- عشق کے نتیجے میں ایک باقاعدہ طریق کے مطابق اپنے محبوب کی چوکھٹ پر حاضری دینا اسی کا نام عبادت ہے- تو پھر یہ عبادت کرتے ہیں اور عبادت انہیں کیا سکھاتی ہے- صبر کا ایک اور مضمون ہے جو یہاں بیان ہوا ہے- پہلے صبر کا یہ مضمون تھا کہ اپنے محبوب کی خاطر وہ چیزیں جو تمہارے ہاتھ سے جاتی رہیں جن پر تمہارا اختیار نہیں ہے ان کے کھو جانے پر واویلا نہ کرو بلکہ اپنے پیارے کی خاطر اس نقصان کو قبول کر لو اور سر تسلیم خم کرتے ہوئے قبول کرو، اس کے نتیجے میں تم اس کا اور بھی زیادہ پیار حاصل کرو گے لیکن جس مضمون سے بات شروع ہوئی اب آخر پر یہ فرمایا گیا کہ اس کے نتیجے میں ان کو دنیا کی چیزوں کی محبت ہی کم ہو جاتی ہے اور صرف یہ کروہ "کرھاً" مجبور ہو کر اپنے ہاتھ سے کھوئی ہوئی چیزوں پر صبر کرتے ہیں بلکہ جن باتوں میں مجبور نہیں ہیں، وہ چیزیں ان کی ہیں، ان کے قبضہ قدرت میں ہیں، اللہ کی طرف سے اجازت ہے جیسے چاہیں استعمال کریں، پھر بھی اس کی راہ میں شوق سے خرچ کرتے ہیں- تو طوعاً و کرھاً کا مضمون ہے جو ان آیات میں بہت ہی پاکیزہ انداز میں بیان ہوا ہے کہ جو کچھ مجبوراً ان کے ہاتھ سے جاری رہے وہ بھی خدا ہی کی طرف جاتی ہے خدا ہی کی خاطر اسے سر تسلیم خم کرتے ہوئے اور خدا کی رضاجوئی کرتے ہوئے قبول کرتے ہیں اور پھر خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے وہ چیزیں جو ان کے قبضہ قدرت میں نہیں، کوئی ان سے چھین نہیں سکتا، کوئی ان سے زبردستی لے نہیں سکتا، محبت الٰہی سے مجبور ہو کر اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں- تو یہ ہیں وہ صفات حسنہ جو حج کرنے والوں کے لئے لازمی ہیں-

بقیہ صفحہ ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی محبت کو پانے کے لئے لازم ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی جائے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۱-فروری ۱۹۹۷ء بمطابق ۲۱- تبلیغ ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -
الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -
اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-
قل يٰعبادی الذين اسرفوا علىٰ انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله
ان الله يغفر الذنوب جميعاً انه هو الغفور الرحيم- و انيبوآ الى ربكم
و اسلموا له من قبل ان ياتيكم العذاب ثم لاتنصرون-

یہ آیات سورہ زمر سے لی گئی ہیں ان کی اور کچھ بعد میں آنے والی آیات کی تلاوت میں نے پچھلے خطبے سے پہلے کی تھی اور اس مضمون کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے بیان کر رہا تھا کہ وقت ختم ہو گیا اور بہت سی باتیں ایسی ہیں جو لازماً جماعت کے سامنے رکھنی چاہئیں اور ان کو پوری طرح سمجھ کر پھر جماعت کے لئے توبہ کا مضمون خوب کھل جائے گا اور توبہ پر عمل آسان ہو جائے گا اور اس کی اہمیت بھی پہلے سے بڑھ کر ظاہر ہو گی کیونکہ اکثر انسان غفلت کی حالت میں زندگی بسر کرتے ہیں اور توبہ کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہی نہیں کیونکہ جن گناہوں میں انسان ملوث ہو ان سے دل لگا چکا ہوتا ہے اور جس چیز سے دل لگ جائے اس کے لئے تو یہ دعا کرنا بھی مشکل ہے کہ اے خدا مجھے اس گناہ سے نجات بخش- اور یہ بڑی ہمت کا کام ہے کہ ایک ایسی چیز جس سے دل لگ چکا ہو اس کے خلاف انسان پورے شعور کے ساتھ یہ دعا کرے کہ اے خدا یہ مجھ سے چھڑا دے-

چنانچہ مجھے اپنے تجربے میں بارہا یہ دقت پیش آتی ہے کہ جب بعض لوگ یا بعض بچیاں اپنی ناسمجھی سے ایسے فیصلے کر بیٹھتی ہیں کہ جو اسلام کی روایات اور احمدیت کی روایات کے خلاف ہیں جب ان کو میں کہتا ہوں کہ اپنے لئے دعا کریں تو ان کی طبیعت مائل نہیں ہوتی-- وہ اقرار بھی کریں تو صاف نظر آ رہا ہوتا ہے کہ فیصلہ نہیں ہو سکا اور جب وہ اس بات کو نہ سمجھ سکیں تو پھر کبھی بھی وہ نصیحت ان پر عمل نہیں کرتی لیکن جس نے بھی اس مضمون کو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا، سمجھا اور معلوم کر لیا کہ بہت مشکل کام ہے جس کی طرف مجھے بلایا جا رہا ہے اور پھر تسلیم کر لیا کہ ہاں باوجود مشکل کے ہم ضرور ایسا ہی کریں گی ایک بھی ان میں سے ضائع نہیں ہوئی، اللہ کے فضل کے ساتھ خدا نے ہمیشہ ان کو سنبھال لیا-

تو سب سے پہلی بات جو توبہ کے تعلق میں قابل غور ہے وہ یہی ہے کہ انسان اپنے تعلقات کا جائزہ لے کیونکہ یہ سارا مضمون ہی تعلقات کا ہے یہ ساری زندگی ہی تعلقات کا قصہ ہے- ہر گناہ ایک تعلق پیدا کرتا ہے یا ایک تعلق کے نتیجہ میں ہوتا ہے اور ہر توبہ ایک تعلق کے نتیجے ہی میں ہو گی ورنہ گناہ کا تعلق ٹوٹ سکتا ہی نہیں- یہ وہ مضمون ہے جس کا ذکر کرتے ہوئے میں نے قرآن کریم کی اس آیت کے لفظ "انیبوا" میں جس کی میں نے تلاوت کی ہے "انیبوا" کو آپ کے سامنے رکھا- اللہ تعالیٰ مغفرت کا مضمون بیان کرنے کے بعد فرماتا ہے "و انیبوآ الیٰ ربکم" اپنے رب کی طرف جھک جاؤ "و اسلموا له" پھر اپنے آپ کو اس کے سپرد کرو "من قبل ان یاتیکم العذاب ثم لاتنصرون" پیشتر اس سے کہ عذاب آ جائے اور تمہاری مدد نہ کی جائے-

اب پہلی آیت یہ ہے کہ "ان الله يغفر الذنوب جميعاً" تمام گناہ بخش دیتا ہے- اس سے پہلے یہ ذکر گزرا کہ اے وہ لوگو جو اپنے نفسوں پر ایسی ایسی زیادتیاں کر بیٹھے ہو کہ گناہ کبیرہ میں یا کبائر میں ملوث ہو گئے بہت بڑے بڑے گناہ کئے ہیں تم بھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو- تو یہ جو خوشخبریاں ہیں اس کے بعد یہ آیت ایک عجیب سی بات پیش کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تو ہر گناہ بخش دے گا لیکن موت سے پہلے پہلے ڈرو کہ وہ عذاب نہ آ جائے- اگر ہر گناہ بخش دے گا تو عذاب کیسا آئے گا، پھر کس عذاب سے ڈرنے کی ہدایت فرمائی جا رہی ہے کیونکہ "یغفر الذنوب" نے تو سارے بوجھ اتار دیئے بظاہر کوئی بھی فکر باقی نہ چھوڑا- جب خدا اتنا عظیم مہربان ہے کہ ہر گناہ بخش دیتا ہے تو پھر کسی عذاب کے خطرے کا سوال ہی باقی نہیں رہتا مگر اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت میں یہ سب غلط فہمیاں دور فرمائی ہیں جو بخشش کے متعلق عامۃ الناس میں پائی جاتی ہیں-

بخشش کا مضمون ایک توبہ کو چاہتا ہے اگر دل میں تبدیلی واقع ہو، انسان توبہ کرنا چاہے تو پھر جو رستے کی دقتیں ہیں وہ خدا دور فرماتا رہتا ہے- پھر کیسا ہی کٹھن سفر ہو اللہ تعالیٰ اسے آسان فرما دیتا ہے- اور اس سفر کے آغاز پر "انیبوا" کا لفظ رکھا کہ یہ سفر تم سے شروع ہو نہیں سکے گا جب تک اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق پیدا نہ ہو- گناہ کا مطلب ہے مادی دنیا سے بے حد تعلق قائم ہو گیا، عادتیں پڑ گئیں، ایک معمولی سی ڈرگ کی Adiction ہے وہ بھی ہو جائے تو ڈاکٹر بڑا زور لگاتے ہیں بعض دفعہ مہینوں ہسپتالوں میں رکھتے ہیں پھر جب ہسپتال سے باہر آیا پھر دوبارہ وہی ڈرگ شروع ہو جاتی ہے- گناہ تو کتے کی دم کی طرح ہے کہتے ہیں بارہ سال تک ایک نالی میں کتے کی دم رکھی تھی تاکہ وہ سیدھی ہو جائے، جب وہ نکالی تو پھر اسی طرح خم پڑ گیا- تو یہ خم دور کرنے کے نسخے ہیں جو قرآن کریم بیان فرما رہا ہے اور ایسے نسخے بیان نہیں فرماتا جیسے کتے کی دم کو نالی میں ڈال دیا ہو جب نکالو پھر وہی- قرآن کریم جو نسخے بیان فرماتا ہے وہ دائمی ہیں وہ کبھی پھر انسان کو پہلے حال کی طرف لوٹنے نہیں دیا کرتے اور اس مضمون کی جان تعلق باللہ میں ہے- گناہ ہے ہی تعلق کا نام- توبہ کیا ہے ایک تعلق سے دل توڑنے کی کوشش کرنا اور اللہ کا یہ دیکھ کر کہ یہ بندہ میری خاطر کر رہا ہے مگر اس میں طاقت نہیں ہے اس کی طرف جھک جانا یہ اس کے تواب ہونے کی نشانی ہے- پس توبہ اپنی ذات میں کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتی اگر اللہ تواب نہ ہو اور تواب کی طرف جانے کے لئے توبہ سے پہلے فرمایا ہے "انیبوآ الیٰ ربکم" کہ تم اپنے رب کی طرف مائل ہو- حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو حوالہ میں آپ کے سامنے پیش کر رہا تھا آج میں نے اس کا باقی حصہ آنے سے پہلے دیکھا تو مجھے بہت ہی خوشی ہوئی اس بات سے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی مضمون کے تعلق میں جو ان آیات میں بیان ہوا ہے "قل یٰعبادی" اس میں ایک اور آیت سے استنباط فرماتے ہوئے یہی معنے لئے ہیں، بعینہ یہ معنے لئے ہیں کہ یہ تعلق کا مضمون ہے- اللہ کی محبت کا مضمون ہے اس کے سوا کسی گناہ سے انسان کو نجات نہیں مل سکتی-

چنانچہ اب میں باقی اقتباس پڑھ کر پھر میں بعض مزید باتوں کی طرف واپس آؤں گا یا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے چند اور امور آپ کے سامنے رکھوں گا- آپ فرماتے ہیں "یہ جو فرمایا قل یٰعبادی کہہ دے کہ اے میرے بندو!" اس مضمون کے متعلق میں پہلے بیان کر چکا ہوں محض یاددہانی کے طور پر یہ بتاتا ہوں کہ آیت سے یہ نکلتا ہے کہ محمد رسول اللہ، خدا تعالیٰ کے بندوں کو یہ کہیں اے میرے بندو، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جگہ یہ بیان فرمایا ہے کہ یہ ایک مجازی کلام ہے اور عبد کا ایک دوسرا معنی ہے جو یہاں بالبداہت صادق آ رہا ہے گویا غلام- اور غلام اور بندے میں یہ فرق ہے بندہ تو خدا نے پیدا کیا ہے اور غلام بھی بندہ ہی ہوتا ہے مالک کا لیکن پیدا ہونے کے مضمون کے لحاظ سے بلکہ اس کے تابع

ہو جاتا ہے-

تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا کہ یہ جو یٰعبادی کا لفظ ہے یہ گناہوں سے بچنے کا ایک ایسا عظیم الشان طریق بیان فرما رہا ہے کہ جس مضمون کو آپ سمجھیں تو آپ کی گناہوں سے رہائی ممکن ہو جائے گی- اگر نہیں سمجھیں گے تو پھر جتنی چاہے کوشش کریں صحیح جگہ ہاتھ ہی نہیں پڑے گا- پس آپ نے لفظ عبد کو پیش نظر رکھتے ہوئے فرمایا "عبد کے مفہوم میں یہ داخل ہے کہ ہر آزادگی اور خودروی سے باہر آجائے"- یعنی غلام تو وہ ہوا کرتا ہے جس کی آزادی کلیتہً سلب ہو جاتی ہے- پس آنحضرت ﷺ نے جو خوش خبری دی ہے وہ اپنے عباد کو دی ہے، ہر شخص کو نہیں دی- فرمایا تم میرے عباد بنو گے تو دیکھو گے کہ "ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً" خدا تعالیٰ گناہوں کا کچھ بھی نہیں باقی چھوڑے گا لیکن شرط ہے کہ میرے عباد بنو یعنی اپنی آزادیاں ترک کر دو اور میری غلامی کی پناہ میں آجاؤ-

فرماتے ہیں : "اور خودروی سے باہر آجائے"- خودروی کا محاورہ بھی بہت گہرے فکر کے بعد یہاں جمایا گیا ہے- "ہر ایک آزادگی" سے مراد یہ ہے کہ ہر دوسری چیز سے محبت سے بے تعلق ہو جائے اور خودروی کا مطلب ہے کہ اپنے نفس کی اندرونی غلامی سے بھی کلیتہً آزاد ہو جائے- نہ غیر کی غلامی رہے نہ نفس کی غلامی رہے- "اور پورا متبع اپنے مولا کا ہو"- یعنی جس کا وہ غلام ہے اس کا کلیتہً مطیع ہو جائے- حق کے طالبوں کو یہ رغبت دی گئی کہ اگر نجات چاہتے ہیں تو یہ مفہوم اپنے اندر پیدا کریں اور در حقیقت یہ آیت اور یہ دوسری آیت "قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفرلکم ذنوبکم" از روئے مفہوم ایک ہی ہیں کیونکہ کمال اتباع اس محویت اور اطاعت تامہ کو مستلزم ہے جو عبد کے مفہوم میں پائی جاتی ہے- یہی سر ہے کہ جیسے پہلی آیت میں مغفرت کا وعدہ بلکہ محبوب الٰہی بننے کی خوشخبری ہے گویا یہ آیت کہ "قل یٰعبادی" دوسرے لفظوں میں اسی طرح پر ہے "قل یامتبعی"-

یہ مضمون چونکہ زیادہ ادق ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب بڑے وسیع گہرے مضامین کو چند لفظوں میں بیان فرماتے ہیں تو ان کی تشریح کرنی پڑتی ہے ورنہ عام قاری اس کو سمجھ نہیں سکتا اس لئے اس مضمون کو میں اب اپنے لفظوں میں سمجھاتا ہوں کہ آپ کیا فرما رہے ہیں- آپ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک وہ آیت "یٰعبادی" اور "ان کنتم تحبون اللہ" ایک ہی مضمون کی دو آیتیں ہیں اور ایک دوسرے پر روشنی ڈال رہی ہے جو عبد ہو گا وہ اتباع کرے گا اور اتباع سے پہلے محبت ہونا ضروری ہے چنانچہ وہاں جو "انیبوا" کا مضمون بیان فرمایا گیا ہے یہاں "ان کنتم تحبون اللہ" کے الفاظ میں بیان فرما دیا گیا-

اصلاح کی شرط اول یہ ہے کہ محبت بہر حال ہونی ہے اگر محبت نہیں ہے تو محبت کا دعویٰ تو ہو ارادے تو ہوں کہ ہم خدا سے محبت کریں یہ دعویٰ بہت بڑا ہے اور کیسے ہو جائے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں "فاتبعونی" اور وہاں "یٰعباد" جو فرمایا تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس "عباد" کے لفظ کو "اتبعونی" کے ساتھ اس طرح جوڑ دیتے ہیں کہ اچانک دماغ روشن ہو جاتا ہے کہ عبد کا مطلب تو غلامی اور اتباع ہی ہے اس کے سوا اور کیا مطلب ہے کامل اتباع اور کامل غلامی اور یہاں بھی یہی بات ہو رہی ہے "فاتبعونی"- یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت کو پانے کے لئے لازم ہے محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی کی جائے اور اپنی محبت کے دعوے کو سچا ثابت کرنے کے لئے بھی لازم ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی کی جائے اور کوئی مغفرت جسے مغفرت عظیم کہا جاسکتا ہے جس سے سارے گناہ بخشے جاسکتے ہیں اس غلامی کے بغیر ممکن نہیں ہے-

اب یہ مضمون دیکھنے میں آسان مگر کرنے میں بہت مشکل ہو گیا ہے "اتبعونی" کے لئے جو مشکلات سامنے در پیش ہیں وہ پہاڑ کی طرح ہیں ایک عام انسان کسی عام روزمرہ کے نیک انسان کی متابعت کرنے میں بھی بڑی دقت محسوس کیا کرتا ہے بچے جو گھر میں پلتے ہیں وہ بھی اپنے نیک ماں باپ کے پیچھے چلنے کے لحاظ سے ضروری نہیں کہ طبعاً آمادہ ہوں محنت کر کے، کوشش کر کے پیچھے چلنا تو اور بھی مشکل کام ہے چنانچہ بہت سے نیک ماں باپ ہم نے دیکھے جن کے بچے ان کا رستہ چھوڑ کر دوسرے رستوں پہ چل پڑے اور جنہوں نے ان کو پسند بھی کیا ان کو عزت بھی دی وہ ان جیسا بننے سے محروم رہے کیونکہ نیکی کے رستے پر چلنا محنت طلب کام ہے لیکن جن کو جتنی زیادہ محبت ماں باپ سے ہو اتنا ان کے لئے وہ کام آسان ہوتا چلا جاتا ہے یہ بھی ہم نے دیکھا اور یہ ایک دائمی مضمون ہے-

وہ تمام بچے جو ماں باپ کی نیکیوں سے محروم رہ جاتے ہیں آپ ان کا تجزیہ کر کے دیکھ لیں ان کے دل میں اپنے ماں باپ کی محبت نہیں ہوتی اور جن کو محبت ہو ان کے لئے ممکن ہی نہیں ہوتا کہ اپنی الگ راہیں تلاش کریں یا الگ راہیں تراش لیں- چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں بلا استثناء ہم نے اس مضمون کو سچے ہوتے دیکھا ہے، ہر وہ اولاد جس نے اپنے ماں باپ سے محبت کی ہے ان کو اللہ تعالیٰ نے بچا لیا ہے اور ان کے لئے ان رستوں پر چلنا آسان کر دیا- تو گناہوں کا راز بھی محبت میں ہے اور گناہوں سے بچنے کا راز بھی محبت میں ہے محبت ہی وہ آخری تقدیر کا نکتہ ہے جس کے تابع سب تدبیریں ہیں اور تقدیر الٰہی بھی اسی محبت سے بنائی گئی ہے- چنانچہ وہ آخری طاقت جس سے مادی دنیا بنی ہے وہ Gravitational Pull ہے یعنی مقناطیسی طاقت جو خدا تعالیٰ نے ہر مادے میں رکھ دی ہے اس کو نکال دیں تو ساری کائنات بے حقیقت ہو کر بکھر جائے، کچھ بھی اس کا باقی نہ رہے- یہی وہ طاقت ہے جس سے سارا نظام کائنات چل رہا ہے- اتنی وسیع کائنات کہ ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک آپ حرکت کریں تو بیس ارب سال میں بھی نہ پہنچ سکیں اور وہ حرکت روشنی پر سوار ہو کر کی جائے یعنی ہر لحہ آپ ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل کی رفتار سے دوڑ رہے ہیں یا اڑ رہے ہیں اور پرلے کنارے پر بیس ارب سال میں بھی نہیں پہنچ سکتے اتنا تھوڑا فاصلہ ہے کیونکہ جب وہاں پہنچیں بھی تو وہ اور زیادہ دور ہٹ چکی ہو گی کائنات، پھیل چکی ہو گی-

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ جو کائنات ہے اس کو سنبھالا کیسے ہے اللہ تعالیٰ نے- چھوٹے سے روزمرہ کے نظام کو بھی کسی طاقت سے چلایا جاتا ہے- اتنا بڑا نظام نہ اس میں شور، نہ کوئی شرابہ یعنی شور شرابے سے مراد یہ ہے کہ نظام کی حرکت کے لحاظ سے کوئی شور نہیں ہے اس کو قابو رکھنے کے لحاظ سے بالکل بے آواز ہے، کامل سکوت ہے اور جتنے سیارے خدا تعالیٰ نے دوسرے سیاروں کے ساتھ باندھے ہوئے ہیں ان کے متعلق بار بار انسان کو توجہ دلاتا ہے غور کرو اس بات پر- اتنا بڑا نظام اور اتنا قوت کے ساتھ منظم کر دیا گیا ہے اور اس طرح مسخر کر دیا گیا ہے کہ مجال نہیں ہے کہ اپنے رستوں سے وہ ہٹ کر کسی اور طرف جاسکیں، ایسے ستونوں سے باندھا گیا ہے جن کو تم دیکھ نہیں سکتے- سننا تو در کنار دیکھا بھی نہیں جاسکتا یا دیکھنا تو در کنار سنا بھی نہیں جاسکتا، کامل خاموشی ہے اور اس مسئلے پر سائنسدان حیران ہیں کہ اتنی بڑی طاقت اور خرچ کچھ نہیں ہو رہا، معمولی سا انجن چلانے کے لئے بھی آپ کو جتنے کوئلوں کی ضرورت ہے زمین اپنی ساری کشش ثقل میں اتنی توانائی بھی خرچ نہیں کر رہی-

تو محبت کا مضمون ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے متوجہ فرمایا ہے- تم اپنے گھر کی کائنات بھی نہیں چلا سکتے اگر محبت کے رشتے نہ باندھے جائیں تو پھر مادی کائنات کا معاملہ ہو یا روحانی کائنات کا معاملہ ہو اس مضمون کو سمجھو کہ سب سے بڑی طاقت جس کے ذریعے ادنیٰ اور اعلیٰ سب مسخر کئے جاسکتے ہیں وہ محبت کی طاقت ہے- پس اس مضمون میں جو آنحضرت ﷺ کے تعلق میں بیان فرمایا گیا در اصل ہر انسان کو اس کی پیدائش کا راز سمجھا دیا گیا ہے اس کی ساری زندگی، اس کے مقاصد کو حاصل کرنے کے گر سمجھا دیئے گئے ہیں کہ **تم نے اگر کچھ حاصل کرنا ہے تو محبت کے جذبے سے حاصل کر سکتے ہو نفرتوں سے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا-**

چنانچہ شیطان اور انسان کی کہانی کے تعلق میں میں ہمیشہ جماعت کو سمجھاتا رہا ہوں کہ دو ہی باتیں ہیں جو بیان ہوئیں اور وہ دونوں باتیں ازل سے سچی ہیں ابد تک رہیں گی، ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی- دو طاقتیں ہیں ایک ناری طاقت ہے اور ایک نمو کی طاقت ہے- نمو کی طاقت وہ ہے جو گیلی مٹی سے بنتی ہے یعنی پانی بکھرے ہوئے اجزاء کو اکٹھا کر دیتا ہے اور جڑنے لگتے ہیں تمام نشو و نما اس سے ملنے کی طاقت سے پیدا ہوتی ہے- ہر چیز جو بکھرتی ہے، ہر نظام جو بگڑتا ہے، ہر منظم چیز جو تتر بتر ہو جاتی ہے، وہ آگ کی طاقت سے ہوتی ہے- مادی دنیا میں بھی یہی حال ہے اور روحانی دنیا میں بھی یہی حال ہے- نفرتیں کسی گھر میں داخل ہو جائیں تو کچھ بھی نہیں چھوڑتیں- بیوی خاوند سے جدا ہو جاتی ہے، بچے ماں سے اور باپ سے، بھائی بہن ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں اور یہ وہ مضمون ہے جس کی گہرائی تک جانا استغفار کو سمجھنے کے لئے لازم ہے-

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies

Guaranteed rent

Your properties are urgently required.

Tel : 0181-265-6000

پس محبت کے مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو بیان فرما رہے ہیں یہ اس کے طبعی نتائج ہیں جو میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں تاکہ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام پوری گہرائی سے سمجھ آسکے، فرماتے ہیں "بلکہ محبوب الٰہی بننے کی خوشخبری ہے گویا یہ آیت کہ قل یٰعبادی دوسرے لفظوں میں اس طرح پر ہے قل یا متبعی"۔اے میری اطاعت کی خواہش رکھنے والو۔اے میرے پیچھے چلنے کی تمنا لے کر آنے والو، اے دعویدارو، یہ سارے مضمون یہاں متبعی میں آگئے ہیں "یعنی اے میری پیروی کرنے والو جو بکثرت گناہوں میں مبتلا ہو رہے ہو"۔اب یہ جو نکتہ ہے بہت ہی اہم ہے سمجھنے والا۔ ایک طرف" متبعی" فرمایا جائے اور کہا یہ جائے کہ تم کبائر میں مبتلا ہو تو متبعی کیسے ہو گئے۔ غلام، محمد رسول اللہ ﷺ کے اور کبائر میں مبتلا ہوں یہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔اس لئے میں نے اس کا ترجمہ یہ کیا تھا کہ اے میری اتباع کی خواہش رکھنے والو۔اے میری غلامی کا دم بھرنے والو! اے وہ جو اقرار کرتے ہو صبح شام کہ "اشهد ان لآ اله الا الله و اشهد ان محمداً عبده و رسوله" یہ اقرار تو کرتے چلے جاتے ہو لیکن یہ نہیں سوچتے کہ اگر میری غلامی کا دم بھرتے ہو تو یہ گناہوں کے بوجھ کیا لئے پھر رہے ہو۔اتنے گناہ کہ صبح سے شام، شام سے رات، رات سے پھر صبح اور چوبیس گھنٹے کے اکثر لمحے تمہارے گناہوں کے خیالات میں مبتلا گزرتے ہیں۔اگر توفیق نہ بھی ملے تو خواہش اور حسرتیں ہیں جو اکثر گناہوں سے تعلق رکھتی ہیں لیکن نیکیوں کی حسرتیں بہت کم پائی جاتی ہیں۔پس "متبعی" فرما کر یہ نہیں فرمایا کہ اے میرے غلامو تم ایسے ہو، یہ فرمایا جا رہا ہے اے میرے غلامو تم کیسے ہو۔ میرے غلام اور ایسے!!۔ میرے غلام اور اتنے گناہ!!۔ یہ زیب نہیں دیتا۔ پس میرے غلام بن جاؤ۔

اور دوسری جگہ "ان كنتم تحبون الله" میں بھی یہی مضمون ہے۔ یہ مراد نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے دعویدار ہو کر اور حقیقت میں محبت رکھنے کے بعد تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہے۔ فرمایا بہت بڑا دعویٰ کر رہے ہو کہ ہم اللہ سے محبت کرتے ہیں اور بڑا مشکل دعویٰ کر بیٹھے ہو۔ یہ دعویٰ آسان ہو نہیں سکتا، اس پر عمل ممکن نہیں ہے جب تک میرے پیچھے نہ چلو کیونکہ میں نے عشق کی راہوں پر قدم مارے ہیں اور ہر منزل کو آسان کر دیا ہے۔ ہر فاصلہ میرے پیچھے چلنے سے چھوٹا دکھائی دے گا اور آسان ہوتا چلا جائے گا۔ اب یہ جو آسانی کا مضمون ہے یہ عشق کے بغیر حل ہو ہی نہیں سکتا۔ عشق ہے جو ایسی دیوانگی بخش دیتا ہے کہ آدمی تیشہ پکڑ کے ساری عمر اس بات میں گنوا دیتا ہے کہ ایک چٹان کو توڑے، کاٹتا چلا جائے یہاں تک کہ اس سے وہ ایک دریا بہا دے۔ اب وہ دریا تو نہیں بہا سکتا تھا مگر اسی تیشے سے کھودتے کھودتے وہ مر جاتا ہے اسی حالت میں۔ تو آنحضرت ﷺ کی محبت ایک ہی راہ پر ملتی ہے اور خدا کی محبت پر پہنچنا اصل مقصود ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت آپ کا ہاتھ پکڑ کر ان راہوں پہ چلائے گی جو بلا استثناء آخر خدا تک پہنچاتی ہیں۔ اب واپس آپ گناہ کے مضمون کی طرف جائیں پھر دیکھیں کہ اس کا اس سے کیا تعلق بنتا ہے۔ بات تو سمجھ آگئی مگر عمل کیسے شروع ہو گا۔ وہی چوہوں والی بات نہ ہو جائے کہ جب ایک خونخوار بلی چوہوں پر بہت ظلم کیا کرتی تھی، بڑے حملے کیا کرتی تھی تو سوچا گیا کہ آخر کس طرح اس مسئلے کا حل کریں تو ایک چوہے کو ایک بڑی اونچی بات سوجھی۔ اس نے کہا بڑی آسان بات ہے بلی کی گردن میں ایک گھنٹی لٹکا دو جب وہ آئے گی اس کی گھنٹی کی آواز آ جایا کرے گی اور ہم وقت پر اپنے بلوں میں گھس جائیں گے کوئی مشکل کام نہیں۔ بڑی چوہوں نے داد دی واہ واہ سبحان اللہ کیا بات کر گئے ہو۔ پھر کسی کو خیال آیا کہ لٹکائے گا کون؟ اب وہاں جا کے مارے گئے سارے۔ گناہوں سے توبہ کا فیصلہ کرنا ہی بلی کی گردن میں گھنٹی لٹکانے والی بات ہے اور محبت کی راہوں پر قدم مارنا اگر شعور کے ساتھ مفہوم کو نہ سمجھے تو بالکل وہی بات ہے کہ آہا بہت آسان ہو گیا لیکن جب چلو تو پھر مشکل۔ بڑی مشکل وہ دوسری طرف کی کشش ہے جو انسان کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ ایک قدم آگے جائے تو دو قدم پیچھے چلا جاتا ہے۔ اس کشش کو کیسے توڑا جائے یہ وہ بنیادی سوال ہے کیونکہ یہ محض فلسفے کی باتیں نہیں ہیں۔ قرآن کریم تو گہرے حکمت کے راز پیش کرتا ہے، بڑے بڑے مشکل مسائل حل فرماتا ہے اور بتاتا ہے کہ کیا کرو اور کیا نہ کرو اور جو کرو وہ اس طرح کرو تو آسان ہو جائے گا۔ جو نہ کرو اس سے بچنا ہے تو یہ طریق اختیار کرو تو بچ جاؤ گے اور پھر طریق کو آسان کر کے دکھاتا ہے۔

اب سب سے پہلے تو آنحضرت ﷺ کی زندگی پر غور اور فکر کی ضرورت ہے اور آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مطالعہ کی ضرورت ہے۔ آنحضرت ﷺ کی باتیں سننے کی ضرورت ہے کیونکہ اگر یہ مطالعہ سچا ہو اور فرضی وجود نہ ہو جس کو علماء پیش کرتے ہیں یعنی بڑھا چڑھا کر کرشموں کی صورت میں دکھاتے ہیں، ایک حقیقی انسان دکھائی دینے لگے آپ کو جو آپ کی طرح رہتا ہے اور اعلان کرتا ہے "قل انما انا بشر مثلكم" کہ دیکھو میں تم جیسا ہی انسان، تمہارے جیسا ہی بشر ہوں پھر مجھے کیا ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنے بڑے مقامات کے لئے چن لیا۔ یہ مضمون جب تک سمجھ نہ آئے اس وقت تک آنحضرت ﷺ سے وہ محبت نہیں پیدا ہو سکتی جو گناہوں سے نجات بخش سکتی ہے یا نیکیوں میں آپ کا ہاتھ پکڑ کر آگے لے جا سکتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کی بشریت ہمارے درمیان قدر مشترک ہے اور بشریت کے مضمون پر آپ غور کریں اور پھر دیکھیں کہ کن کن مواقع پر آپ کے سامنے کون سے دو امکانات پیدا ہوئے تھے اور کن کن مقامات پر آپ نے ایک امکان کو ترک کیا اور دوسرے کو لے لیا۔ پھر اس کو آپ اپنی زندگیوں پہ اطلاق کر کے دیکھیں تو اس وقت آپ کو سمجھ آئے گی کہ کتنا مشکل مضمون ہے۔ اتنے مشکل چوائسز (Choices) تھے آنحضرت ﷺ کے۔ انگریزی میں کہتے ہیں چوائسز مشکل۔ مطلب ہے ترجیحات۔ جب بھی کوئی ترجیح کی ہے وہ مشکل کی طرف ترجیح کی ہے، آسانی کی طرف نہیں کی اپنی ذات کے لئے۔ یہاں تک کہ اللہ نے فرمایا "ظلوماً جهولاً" یہ شریعت کا بار اٹھانے والا کامل انسان تو اپنی ذات پر حد سے زیادہ ظلم کرنے والا ہے۔ یہاں تک فرمایا "فلعلك باخع نفسك" اے میرے بندے تو اپنی جان کو ہلاک کر لے گا اتنا ظلم کر رہا ہے اپنے اوپر۔ یہ ظلم کیسے کیا اپنی ذات پر، سوائے محبت کے یہ ظلم ہو ہی نہیں سکتا۔ پس آنحضرت ﷺ کی ذات کے سمجھنے کا آخری نکتہ، جیسا کائنات کو سمجھنے کا آخری نکتہ کشش ثقل ہے، **آنحضرت ﷺ کی کائنات کو سمجھنے کا آخری نکتہ اللہ سے آپؐ کی محبت ہے اور وہ محبت کس طرح جلوہ گر ہوئی ہے، کس طرح اس محبت نے آپؐ کی کایا پلٹ دی ہے یہ جب تک نصیب نہ ہو یا اس کے لئے کوشش نہ کی جائے کیسے ممکن ہے کہ وہ غلامی نصیب ہو جو تمام گناہوں کی بخشش کا اعلان کر رہی ہو۔**

پس آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مطالعہ سے، اگر آپ گہری نظر سے وہ مطالعہ کریں آپ کے اندر ایسی ایسی پاک تبدیلیاں ہوں گی کہ آپ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن اس نقطہ نگاہ سے سمجھیں ٹھہر ٹھہر کر موازنے کریں کہ آپ نے یہ کیا، یہ کیا۔ میں جب صبح اٹھتا ہوں تو یہ کرتا ہوں اور وہ کرتا ہوں کہ نہیں کرتا۔ میں یہ یہ قربانیاں خدا کی خاطر کر سکتا ہوں کہ نہیں۔ یہ مضمون جتنا سمجھ آتا چلا جائے گا اتنا مشکل بھی ہوتا جائے گا، ایک اور مشکل یعنی اس مضمون کے سمجھنے میں بھی مشکلات ہیں اور سمجھانے میں بھی مشکلات ہیں کیونکہ بعض دفعہ ایک انسان جب یہ دیکھتا ہے کہ کوئی آدمی میری حد سے بہت آگے نکل چکا ہے تو وہاں اس کی ہمت ٹوٹ جایا کرتی ہے اور ہمت ٹوٹ کے پھر وہ آگے بڑھ نہیں سکتا۔ آنحضرت ﷺ بشر ہیں مگر وہ وہ کام کر دکھائے جو بشر کی طاقت سے باہر نکلتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ بشر کی طاقت سے بالا طاقتیں ہیں۔ یہی مضمون حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت ﷺ کی سیرت میں بیان فرمایا کہ بشر تو تھے مگر باتیں مافوق البشر۔ باتیں وہ کر رہے ہیں جو بشر کی طاقت سے باہر اور بڑھ کر اور اونچی ہیں۔ یہ جو مضمون ہے یہ ہمتیں توڑ دیا کرتا ہے بعض دفعہ۔ اور وہ جو اپنے انبیاء کے افسانے بنا لیا کرتے ہیں ان کے کردار۔ تبھی برباد ہوتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں یہ اس کا کام تھا، یہ عام انسان کی تو طاقت ہی نہیں ہے۔ وہ ساری کرامات ہیں وہ سارے کرشمے ہیں جو غیر نبی کو نصیب ہو ہی نہیں سکتے اس لئے ساری نیکیاں جو کرشمے ہیں ان سے عام انسان اس طرح محروم ہو جاتا ہے کہ گویا اس کی طاقت میں ہے ہی نہیں اس لئے ہمت کرنے کی کیا ضرورت ہے اس لئے سب سے بڑے کرشمہ کی طرف کیوں نہ متوجہ ہوں۔ اور وہ کرشمہ پھر یہ دکھائی دیتا ہے کہ یہ اتنا بڑا بزرگ انسان ہے کہ ہمارے سارے گناہ بخش سکتا ہے، اگر اس سے محبت کرو تو سارے گناہ بخش سکتا ہے، یہ مضمون بنا لیتے ہیں اور "عبادی" کا خطاب بھول جاتے ہیں۔ اس مضمون نے مذاہب میں بہت بڑی بڑی تباہیاں مچائی ہیں، عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ابن اللہ ہونا اور شرک کی جو تعلیم عیسائیت میں جاری ہو گئی یہ ساری اسی مضمون سے ہوئی ہے کہ وہ آگیا جس نے سارے گناہوں کا بوجھ خود اٹھا

محمد صادق جیولرز

Import Export Internationale Juwellery

Mohammad Sadiq Juweliere

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔

ہمارے پتہ جات:

Steindamm 48
20099 Hamburg
Tel: 040/244403

S. Gilani
Tucholskystrasse 83
60598 Frankfurt a.m.
Tel: 069/685893

Hauptfiliale
Abu Dhabi U.A.E. Tel: 009712352974 Tel: 009712221731

لیا اب ہمیں کیا ضرورت ہے مصیبتیں کرنے کی۔ پس اگرچہ اسلام میں شرک ان معنوں میں، اس طرح تو نہیں آیا یعنی ظاہری طور پر مسلمان شرک سے بچ گیا مگر اندرونی طور پر اس کے تمام گناہ شرک کی پیداوار ہیں اور اس شرک میں سب سے بڑا شرک اپنے مطاع اور نبی کے تعلق میں پیدا ہوا کرتا ہے۔ وہ محبت جب حد سے زیادہ بڑھ جائے اور اتنی بڑھے، حد سے زیادہ سے مراد ہے کہ اس کو انسانی صفات سے بالا کر کے دکھانے لگے تو وہیں اس کے ساتھ تعلق ٹوٹ جاتا ہے اور وہیں انسان اس کی اطاعت سے فیض یاب ہونے کی صلاحیت چھوڑ بیٹھتا ہے۔ پس سارے مشرک گنہگار ہوتے ہیں۔ تمام مشرک لازماً گندگی میں مونہہ ماریں گے کیونکہ وہ اس نور کے چشمے سے مونہہ پھیر لیتے ہیں جس کے بعد پھر گند ان کو اچھی غذا نظر آتا ہے، ہر پانی خواہ کیسا ہی گندہ ہو ان کے لئے لذت کے سامان رکھتا ہے۔

پس آنحضرت ﷺ سے اگر تعلق رکھنا ہے اور قائم رکھنا ہے، فائدہ اٹھانا ہے تو پہلی بات یہ کہ خدا کی راہ میں محمد رسول اللہ کی محبت کو کبھی حائل نہ ہونے دیں اور محمد رسول اللہ کی محبت جب آپ کی حقیقتیں آپ پر روشن کرے گی تو ایک پہلو سے وہ آپ کے دل پر بوجھ بھی ڈال دے گی۔ آپ یہ سمجھیں گے یعنی حقیقت میں بھی بعض دفعہ یہ دکھائی دیتا ہے جو فرضی باتیں ہیں وہ تو بہت دور کی باتیں ہیں۔ ایک کسی چمپئن کو اپنے قریب سے دیکھیں تو اگر پہلے یہ وہم تھا کہ میں چند ڈنڈ نکال کر اس طرح مضبوط ہو جاؤں گا اور میرے مسلز بن جائیں گے تو واقعۃً کسی پہلوان کو جو عام پہلوان بھی ہو اپنے پاس دیکھیں تو آپ کے حوصلے ٹوٹ جائیں گے۔ تو اس کا کیا علاج ہے۔ اس کا علاج قرآن کریم کی اس آیت نے یہ بیان فرمایا ہے "لا تقنطوا من رحمة الله" تمہارے کام اللہ کی رحمت نے بنانے ہیں۔ یہ اطاعت بھی رحمت سے نصیب ہوگی اور محمد رسول اللہ بھی رحمت ہی کا ایک شاہکار ہیں، خدا کی رحمت کا شاہکار۔ **تو اگر محمد رسول اللہ ان عظیم مقامات پر رحمت الٰہی کی وجہ سے پہنچے ہیں تو تمہاری ہر منزل بھی اس اللہ کے کامل غلام کے پیچھے چلنے کے لئے رحمت الٰہی سے ہی طے ہوگی اور رحمت الٰہی کا مضمون آنحضرت ﷺ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ تم سچی تمنا لے کر اس کی راہ میں کچھ بڑھو، آگے باقی رستے اللہ طے فرمائے گا۔** اس لئے وہ جو مشکل دکھائی دے رہی تھی، ناممکن باتیں دکھائی دے رہی تھیں دنیا کے معاملات میں واقعۃً ناممکن ہیں۔

انسان گناہوں سے تعلق توڑے کیسے۔ اس کا یہ علاج یوں بنے گا، کچھ توڑ لو جیسے بعض دفعہ Drug Adicts میرے سامنے آتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ وہ جو ڈرگ کھاتے ہو اس کو بھورنا شروع کر دو یعنی کنارے سے تھوڑی تھوڑی گھسا گھسا کے کم کرنی شروع کر دو اتنی ہمت بھی نہیں ہے!؟ تو سوچ کے کہتے ہیں ہاں یہ ہم کر سکتے ہیں۔ میں کہتا ہوں یہ قدم تم اٹھاؤ اگلا پھر اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق بخشے گا۔ کچھ دن اسی پہ رہنا پھر تھوڑا سا اور ٹکڑا توڑ دینا پھر کچھ عرصہ اسی پر صبر کرنا اور پھر تھوڑا سا اور توڑ دینا یہ ترکیب میں نے استعمال کروائی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اس نے کام کیا ہے اور ایسے ایسے لوگ جو سمجھتے تھے ناممکن ہے ہماری یہ عادتیں چھٹ جائیں دن بدن ان کے بوجھ ہلکے ہوتے رہے وہ زیادہ آسانی کے ساتھ پھر نیکی کی راہوں پہ قدم آگے بڑھانے لگے۔

تو ایک تو یہ طریقہ ہے کہ اللہ کی رحمت کو حاصل کرنا ہے تو اس سے پوچھو جو خدا کی رحمت کا ایک مجسمہ بن گیا، جس کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین فرمادیا۔ اور آپؐ نے یہ راز سمجھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حصہ پانے کا طریقہ یہ ہے کہ کچھ تھوڑی سی حرکت ضرور کرو "انیبوا الی الله" ۔ پھر خدا تمہیں سنبھالے گا اور تم سپردگی کی طرف لازماً حرکت کرو گے کیونکہ ایک قدم تم نے اٹھایا دس قدم خدا نے تمہاری طرف اٹھا لئے۔ اب یہ جو مضمون ہے یہ مادی دنیا میں بھی اسی طرح خدا کی رحمت کو ظاہر کرنے والا ہے۔ کیونکہ آپ اپنی سستیاں چھوڑ کر ایک دن تھوڑی سی ورزش کر کے دیکھیں پہلے وہ بڑی بوجھل محسوس ہوتی ہے اور پہلے دن کی ورزش کچھ تھکاوٹ بھی لاتی ہے کچھ بعض دفعہ دردیں بھی پیدا کر دیتی ہے مگر اس کے باوجود آپ اپنے آپ کو پہلے سے بہتر محسوس کرتے ہیں۔ دوسرے دن کی ورزش کچھ اور، تیسرے دن کی کچھ اور یہاں تک کہ جو پہلی ورزش تھی اب دوبارہ وہ کریں تو آپ ورزش اس کو کہہ ہی نہیں سکتے۔ اب ایک آدمی جو دس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑتا ہے جب شروع میں دوڑے گا تو اول تو چند قدم بعض دفعہ اگر موٹا ہو تو چند قدم میں سانس پھول جائے گا دوڑا جائے گا ہی نہیں اور اس کے بعد پھر جسم کا یہ حال ہوگا جیسے اس نے گھنٹوں دوڑ کی ہے عام صحت مند آدمی کے مقابل پر تھوڑی سی دوڑ اس کو اتنی تکلیف پہنچا دے گی۔ ایک دفعہ ہمت کرے، ایک دفعہ ارادہ کر لے تو ہر اگلے دن کی دوڑ اس کے بدن کو بھی کم کرے گی، اس کے جسم کو ہلکا کرے گی اس کے بوجھ اٹھانے کی طاقتوں کو بڑھاتی چلی جائے گی۔

پس حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے جو روحانی معارف بیان فرمائے ہیں ان کی تائید میں مادی کائنات اس طرح مستعد کھڑی ہے جیسے غلامانہ شہادت دینے کے لئے حاضر ہو۔ ایک بھی روحانی مضمون حضور اکرم ﷺ نے بیان نہیں فرمایا جس کی تائید میں مادی کائنات گواہی نہ دیتی ہو۔ پس یہ بھی ویسا ہی مضمون ہے "انیبوا الی الله" میں ایک جھکاؤ سا ہے ایک جھکاؤ کا شائبہ سا پایا جاتا ہے۔ گناہوں سے ایک دم خدا کی طرف پلٹنا ممکن نہیں ہے۔ فیصلہ کرو، سوچو، غور کرو اور پلٹنے کی کوشش کرو۔ وہ کوشش تمہارے لئے پلٹنے میں آسانیاں پیدا کرنا شروع کر دے گی، تم خدا کی طرف اس رفتار سے نہیں جاؤ گے جتنی رفتار سے خدا تمہاری طرف آئے گا یہاں تک فرمایا کہ پھر تم اگر چل کے جاؤ گے تو وہ دوڑ کر تمہاری طرف آئے گا اور باقی سفر تو خدا کی گود میں ہوتا ہے چلنے کی ضرورت ہی نہیں رہا کرتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

ابتدا سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے
گود میں تیری رہا میں مثلِ طفلِ شیر خوار

یہ حقیقت ہے بالکل کہ انسان خدا تعالیٰ کی طرف سارا سفر محض اپنی کوششوں سے کر سکتا ہی نہیں ہے۔ شروع میں جو حرکت ہے اس میں کوئی جدوجہد، کچھ قوت آزمائی یہ شامل رہتے ہیں اور جب انسان ثابت قدم ہو جائے جب اس کا اخلاص یقینی ہو جائے اور خدا کی نظر میں مقبول ہو جائے پھر باقی سفر گود ہی میں چلتا ہے ہمیشہ۔ خود اٹھاتا ہے، سارے کام خود بناتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حمد و ثناء میں مسلسل یہی مضمون چل رہا ہے۔ ہم نے اولاد بھی تجھ سے پائی، فلاں چیز بھی تجھ سے پائی، فلاں چیز بھی تجھ سے پائی "گھر سے تو کچھ نہ لائے"۔ ہر چیز تری عطا ہے۔ اپنے گھر سے کچھ بھی نہیں لے کے آئے۔ تو وہاں تک پہنچنا ہے کہ گھر سے کچھ نہ لائیں کیونکہ گھر میں ہے بھی کیا جو لے کے جائیں۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا التحیات پڑھنی مصیبت بن جاتی ہے اگر غور کر کے پڑھیں۔ روزانہ عرض کر رہے ہیں "التحیات لله، التحیات لله" ۔ سب تحفے اللہ ہی کے لئے ہیں اور پھر تحفوں کا ذکر جسمانی قربانیاں، مالی قربانیاں اور ہوتے کیا ہیں دامن میں تحفے جو پیش کر رہے ہو۔ ایک ہی تحفہ تو بار بار نہیں دیا جاتا۔ ایک دفعہ تحفہ دے کر پھر واپس لے لو پھر دوبارہ لے آؤ پھر واپس لے جاؤ یہ تو پاگل پن کا مضمون ہے۔ پس تحفے کا مضمون بتا رہا ہے کہ روز بروز کچھ نہ کچھ اور اضافہ اپنے حسن میں کرنا ہوگا کچھ ایسی بات کرنی ہوگی کہ تم اسے طیبات کہہ سکو اور پھر خدا کے حضور حاضر ہو کہ اے اللہ آج میں نے یہ سوچی ہے طیبہ۔ پھر وہ کتنی ہی معمولی حیثیت کی کیوں نہ ہو خدا اسے قبول فرماتا ہے اور اس کے انعامات عطا فرماتا ہے۔

اس لئے بہت ہی ضروری ہے کہ انسان اپنے نفس پر غور اور فکر کی عادت ڈالے کیونکہ غفلت کی حالت میں انسان کو کچھ بھی نصیب نہیں ہو سکتا۔ شعور پیدا کرو زندگی کا، معلوم کرو تم کون ہو کیوں ہو، کس حالت میں زندگی بسر کر رہے ہو۔ شعور پیدا کرو موت کا کہ ایک دن اس نے لازماً آ جانا ہے اور اس دن سے پہلے پہلے خدا اڈرا رہا ہے "من قبل ان یاتیَ یوم لا بیع فیه ولا خلة و لا شفاعة" یعنی آیت اسی طرح نہیں پڑھ رہا، آیت کے مضمون کو آپ کے سامنے ان لفظوں میں رکھ رہا ہوں کہ اس دن سے بھی ڈرو جس دن کوئی سودابازی نہیں ہوگی، اس دن سے ڈرو جس دن نہ دوستی کام آئے گی اور نہ شفاعت کام آئے گی۔ پس وہ جو شفاعت کی بات خصوصیت سے یہ آیت آپ کے سامنے اس لئے رکھنی چاہتا ہوں کہ اس مضمون میں جو لوگ دھوکہ کھا گئے وہ شفاعت کا مضمون غلط سمجھ کر یہ سمجھتے ہیں کہ شفاعت کے

SATELLITE WAREHOUSE
Muslim TV AHMADIYYA
CNN
Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More
Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:
SKY
S.M. SATELITE LIMITED
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey HU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740
ZEE TV

ذریعے ہم بخشے جائیں گے- مگر آنحضرت ﷺ کو تو اللہ نے حکم یہ دیا ہے کہ اپنے عباد کے سوا کسی سے وعدہ ہی نہیں کرنا- بخشش کا وعدہ تیرے عباد سے ہے، غیر عباد سے ہے ہی نہیں اور جو عباد بنیں گے ان کی شفاعت کام آئے گی- پس اس دن سے ڈرو جس دن دوستی اور شفاعت، ان دو باتوں کو خدا نے اکٹھا جوڑا ہے اگر دوستی محمد رسول للہ سے ہو گی تو پھر وہ دوستی اور آپ کی شفاعت ضرور کام آئیں گے مگر تم ڈرو اس لئے کہ تم نے نہ دوستی کی اور نہ اس شفاعت کے مستحق ہوئے- پس محمد رسول اللہ کے غلاموں کو تو نہیں اس دن سے ڈرایا جارہا کہ نہ دوستی کام آئے گی نہ شفاعت کام آئے گی ان کو ڈرایا جارہا ہے جو اس فرضی جنت میں، جس کو جنت الحمقاء کہتے ہیں، بے وقوفوں کی جنت اس جنت میں زندگی بسر کرتے رہے اور ایسی ہی جنت کی امید لگائے بیٹھے ہیں-

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس دن سے ڈرو جب دوستی کام نہیں آئے گی- کیا محمد رسول اللہ کی دوستی کام نہیں آئے گی!؟ مطلب ہے تم نے جو دوستیاں لگائی ہوئی ہیں وہ تمہارے کام نہیں آئیں گی- کیا محمد رسول اللہ کی شفاعت کام نہیں آئے گی!؟ نہیں- بلکہ وہ فرضی شفاعت جو تم توقع لگائے بیٹھے ہو یا جن سے محبت کرتے ہو ان کی شفاعت کام نہیں آئے گی- پس اس دن سے پہلے ڈرنے سے ایک شعور پیدا ہوتا ہے اور جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا موت اس شعور کو بیدار کرنے کے لئے سب سے اہم چیز ہے- موت سے زندگی تو بعد میں پھوٹے گی لیکن موت ایک عجیب رحمت ہے کہ ایک زندگی اس سے پہلے بھی پھوٹ جاتی ہے- اگر انسان موت کا صحیح تصور باندھ لے تو زندہ ہو جاتا ہے اور پھر مر نہیں سکتا کبھی- یہ دائمی نجات ہے جو موت کے مضمون کو سمجھنے سے نصیب ہوا کرتی ہے-

پس موت کا تصور باندھ کر ایک خوف کی حالت اپنے اندر بھی پیدا کریں کیونکہ "انیبوا" کے علاوہ دوسری جگہ میں نے پہلے بھی غالباً آپ کو بتایا تھا "فروا الی الله" کا مضمون بیان ہوا ہے کہ میں تمہیں ڈرا رہا ہوں اور نتیجہ کیا، کیوں ڈرا رہا ہوں کہ "فروا الی الله"- اللہ کی طرف دوڑو- تو محبت سے بھی انسان دوڑتا ہے کسی طرف، خوف سے بھی دوڑتا ہے- محبت سے اس طرف دوڑتا ہے جہاں محبوب ہو- خوف سے اس طرف دوڑتا ہے جہاں خوف سے امن کی جگہ ہو اور نجات کی امید لگائی جاسکے اس سے- پس یہ دو کیفیتیں ہیں جن کو گہرے غور سے سمجھیں اپنی زندگیوں میں جاری کریں اور پھر اپنا مطالعہ کرنا شروع کر دیں اور یہ سفر پھر دو طرح سے ہوگا ایک "انیبوا" اور ایک "فروا"-

"فروا" کا مضمون گناہوں کی محبت توڑنے کے لئے ضروری ہے- جب انسان گناہوں میں ملوث ہوتا ہے تو دن بدن اپنے لئے بے چینی اور بے اطمینانی اور رفتہ رفتہ ایک آگ کے سامان پیدا کر دیتا ہے جس میں پھر وہ جلتا چلا جاتا ہے کوئی اس کی پیاس نہیں بجھتی آخر ایک ایسا موقع آتا ہے جب گناہ کی طاقت بھی ختم ہو جاتی ہے- ان بڈھوں کی حالت پر غور کرو جن کی جوانی ساری گناہوں میں ڈھل گئی اور کبھی خیال ہی نہیں آیا کہ توبہ کرنی ہے اور پھر گناہ اپنے سارے مصائب پیچھے چھوڑ کے چلا جاتا ہے، وفا نہیں کرتا کیونکہ گناہ شیطان ہے، شیطان تو جھوٹی امیدیں دلاتا ہے اور پھر چھوڑ کر خبر بھی نہیں لیتا کہ تم کہاں ہو- اکثر مغربی معاشرے میں جو بوڑھوں کے انجام ہیں وہ آپ کو یہ مضمون سمجھا سکتے ہیں- اکثر اپنی اولاد کے گھروں میں نہیں ہوتے وہ ہسپتالوں میں یا بڈھوں کے گھروں میں جا کر جان دیتے ہیں اور طرح طرح کے مصائب ساتھ اور پھر جتنے بڑے گناہ ہوں، اتنے ہی زیادہ جسمانی عوارض لاحق ہونے شروع ہو جاتے ہیں، کوئی ایڈز کا شکار ہوا ہے، کوئی کینسر کا مریض ہو گیا، کسی کو اور ایسے دکھ لگ گئے کہ جو پیچھا ہی نہیں چھوڑ رہے- ان میں سے بعض عوارض ایسے ہیں جو غلطی سے بھی ہو جاتے ہیں گناہ ضروری نہیں مگر گناہ والی سوسائٹی میں یہ عوارض ضرور بڑھا کرتے ہیں اور مصیبتیں بن جایا کرتے ہیں- پس ایسی سوسائٹی جس کا انجام اسی جگہ ہی مصیبت والا اور تکلیف والا دکھائی دے رہا ہے اور خود گھبرا گھبرا کے یہ کہتے ہیں ہم کہاں جارہے ہیں کیا ہو رہا ہے ہمیں، قانون سازی کرو کسی طرح آئندہ ہمارے ہاں مجرم کم ہو جائیں- اب دنیا کی قانون سازی سے جرم ہٹ سکتا ہی نہیں ہے، حد سے زیادہ جاہلانہ خیال ہے- ایک قانون سازی ہے وہ خدا کی قانون سازی ہے اس کے سوا گناہ سے انسان نجات حاصل کر ہی نہیں سکتا کیونکہ اس کے سامنے رہتا ہے- اور قانون اندھا ہوتا ہے اس کی نظر دیکھ ہی نہیں رہی ہوتی- اندھا قانون بعض دفعہ بڑے بڑے ظلم کر جاتا ہے اور بسا اوقات مجرموں پر رحم کر رہا ہوتا ہے کیونکہ اندھے کی توسوٹی چل جائے، چاہے شریف پر چل جائے چاہے خبیث پر چل جائے اندھے نے تو وار ہی کرنا ہے صرف- تو یہی حال دنیا کے قوانین کا ہوتا ہے-

ابھی ایک خبر آئی تھی کہ کچھ تین لڑکے بے چارے اٹھارہ سال تک ایک ناکردہ گناہ کے جرم میں قید تنہائی کی مصیبت برداشت کرتے رہے، عذاب برداشت کرتے رہے اور وجہ یہ ہوئی کہ پولیس نے ایک اور مجرم سے ان کے خلاف یہ سمجھتے ہوئے کہ واقعی یہ مجرم تھے ان کے خلاف جھوٹی گواہی بنوائی اور اس کی موت کے بعد جو کاغذات نکلے تو تب جا کے پتہ چلا کہ کتنا بڑا ظلم ہو گیا ہے- اب ایسے ماں باپ یا ان کے رشتہ دار جو زندہ ہوں گے تصور کریں ان کی کیسی دردناک زندگی کٹی ہو گی- جانتے ہیں کہ معصوم ہیں مگر اندھے قانون نے نہیں چھوڑا ان کو اور کئی ایسے گنہگار ہیں جو بڑے بڑے ظلم کرتے ہیں قانون وہاں تک پہنچتا ہی کچھ نہیں- پس ایک ہی قانون ہے جو اللہ کا قانون ہے اور اس کے حوالے سے گناہ ختم ہو سکتے ہیں- گناہوں کی زندگی کٹ سکتی ہے ورنہ نہیں کٹ سکتی ہمیشہ اسی طرح جاری رہے گی-

پس اللہ تعالیٰ نے موت کو جو بار بار پیش فرمایا ہے اس کو غور کریں تو "فروا الی الله" کے معاملے میں آپ کے لئے آسانی پیدا ہو جائے گی- اور یاد رکھیں یہ زندگی اتنی لمبی تو ہے ہی نہیں کہ لمبے تجربے کرتے چلے جائیں- شروع میں یہ بھی مضمون ہے جلدی کرو کہاں بھٹک رہے ہو، دیر نہ کرو- کیا پتہ کس وقت موت آجائے اس لئے تیزی سے دوڑو اور گناہوں سے نکلنے کی کوشش کرو- اب یہ گناہوں سے نکلنا تو بہت بڑی بات ہے انسان اپنی بداخلاقیوں سے بھی نہیں نکلتا- کئی دفعہ میں نے دیکھا ہے کبھی بیوی بداخلاق ہو اس کو سمجھایا جائے یا خاوند بداخلاق ہو اس کو سمجھایا جائے تو ایک دوسرے سے اور بھی زیادہ غصہ کرتے ہیں اور پھر بعد میں منتوں کے خط آتے ہیں آپ نے کس مصیبت میں ڈال دیا ہے ایسے خبیث انسان کو نصیحت کی ہے جواب بات کا بدلہ لے رہا ہے کہ اب میں تمہیں مزہ چکھاؤں گا تم نے شکایت کی کیوں تھی، اب پتہ چلے گا کہ زبردست کون ہے، اب آواز دے دو ان کو کہ آکے تمہیں بچالیں- ایک جگہ واقعی یہ ہوا یعنی اس قسم کے مضمون کی باتیں تو آتی ہیں مگر انہی الفاظ میں کہ خاوند نے بیوی کو مارا، زیادتی کی- اب آوازیں دو اپنے خلیفہ کو وہ آجائے اور تمہیں بچائے، کیوں شکایت کی تھی میری- میں نے اس کو جواب میں لکھا اس کو کہو کہ میں تو تمہیں آواز نہیں دوں گا یا تمہاری مدد کو نہیں (آؤں گا)، میں اس کو آواز دوں گا جو تمہیں پکڑ سکتا ہے، اس کی پکڑ سے بچو کیونکہ وہ ہر جگہ ہے اور چند دن زندگی کے تم بچ بھی گئے تو موت کے بعد تم نے لازماً اسی کے حضور حاضر ہونا ہے- تو یہ "فروا الی الله" کا مضمون ہے جو موت کے تعلق میں زیادہ کھل جاتا ہے ورنہ انسان اپنی زندگی میں تکبر میں مبتلا سوچتا بھی نہیں- تو جب ہم نے یہ دیکھا کہ بداخلاقیوں میں ملوث انسان بھی بداخلاقیوں سے فرار نہیں اختیار کر سکتا، بڑا مشکل کام ہے- تو بڑے گناہوں میں جو مبتلا ہوں وہ کیسے فرار اختیار کریں گے تو وہاں بھی پہلی بات یہ ہے کہ اللہ کو بلاؤ- اس کی طرف جھکو سے مراد یہ ہے کہ کسی دن غور کرو- اگر سمجھتے ہو کہ بہت مشکل ہے تو دعا کے ذریعے اللہ سے مدد مانگو اے اللہ تعالیٰ ہمارے لئے بڑا مشکل ہے ان گناہوں سے بچنا- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعد میں، اگلے جمعہ میں انشاء اللہ، میں بعض دعائیں آپ کے سامنے رکھوں گا- آپ حیران رہ جائیں گے کتنے عجز اور انکسار کے ساتھ، گریہ وزاری کے ساتھ عرض کرتے ہیں کہ اے خدا مجھ میں طاقت ہی نہیں ہے کہ میں اپنے گناہوں سے بچ سکوں، تو ہی ہے جو رحم فرما تو مجھے بچائے- پس ہر سفر خدا کی مدد سے ہوگا- اسی لئے فرمایا "لا تقنطوا من روح الله" یا "من رحمة الله" کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا- محمد رسول اللہ کی اطاعت بھی اسی کی رحمت سے نصیب ہو گی- گناہوں سے بچنے کا مضمون بھی رحمت ہی سے تعلق رکھتا ہے- پس دعائیں کرتے ہوئے اگر آگے بڑھو تو اللہ تعالیٰ آپ کی توفیق کو بڑھاتا چلا جائے گا-

---

بقیہ: سلام- عالم اسلام کا سرمایہ افتخار

عبدالسلام نے عملاً ٹرانسٹی (اٹلی) میں قائم کیا اور جس کی ٹھوس اور قابل رشک کامیابیوں اور خدمات کا کچھ تذکرہ آپ پڑھ چکے ہیں- یہ دراصل ڈاکٹر عبدالسلام پاکستان میں قائم کرنا چاہتے تھے تاکہ وطن عزیز کے اپنے مستقبل کے کامیاب سائنس دان اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کر سکیں اور دنیا بھر میں پاکستان کا نام روشن ہو اور پاکستان کا سائنس کے میدان میں قابل رشک مقام بنے- چنانچہ انہوں نے ۱۹۶۳ء میں اس وقت کے صدر پاکستان محمد ایوب خان سے درخواست کی کہ حکومت پاکستان اس سینٹر کے قیام کی منظوری دے- چونکہ صدر ایوب خان ڈاکٹر سلام کی زبردست لیاقت، جانفشانی اور جذبہ خدمت وطن سے خوب واقف تھے اور انہی خوبیوں کی وجہ سے انہوں نے ڈاکٹر صاحب کو اپنا سائنسی مشیر اعلیٰ بھی مقرر کر رکھا تھا- اس لئے انہوں نے پروفیسر سلام کی موجودگی میں اپنے وزیر خزانہ سے اس سلسلہ میں مشورہ مانگا تو جو جواب انہوں نے صدر ایوب خان کو دیا اس کو ڈاکٹر عبدالغنی نے ان الفاظ میں ریکارڈ کیا ہے:

"جناب پروفیسر (سلام- ناقل) دنیا کی سائنسی کمیونٹی کے لئے ایک بین الاقوامی ہوٹل قائم کرنا چاہتے ہیں"- (ڈاکٹر عبدالسلام صفحہ ۱۱۷)

اس موقع پر بے اختیار میرزا غالب کا یہ شعر یاد آتا ہے ؎

ہم دعا لکھتے رہے وہ دغا پڑھتے رہے
ایک نقطہ نے ہمیں محرم سے مجرم کر دیا

پاکستان کے ارباب اختیار کی کم سمجھی اور بے قدری نے وطن عزیز کو اتنے بڑے اعزاز اور فائدہ سے محروم کر دیا اور اب اٹلی کا شہر ٹرانسٹی ڈاکٹر عبدالسلام کے قائم کردہ مرکز کی وجہ سے دنیا بھر میں نام پیدا کرنے والے اور اپنے اپنے ملکوں کو بے پناہ فائدہ پہنچانے والے سائنس دانوں کی تربیت گاہ اور آماجگاہ بنا ہوا ہے-

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

Watch Huzur everyday on Intelsat
NEW *PTV*
Rec., Dec., Dish
LNB are available
MTV AHMADIYYA
>SUPER OFFER<
ZEE TV
SKY
Zee Cards & Dec.
DM 580,-
Saeed A. Khan
TEL: 0049 8257 1694
FAX: 0049 8257 928828
Helpline: 0049 171 3435 840

اخبارات وجرائد سے

اس کالم کے تحت آج ہم اپنے قارئین کی دلچسپی کے لئے ھفت روزہ "نشیمن" بنگلور (انڈیا) میں شائع ہونے والی بعض دلچسپ تحریریں بلا تبصرہ پیش کررہے ہیں۔

(ادارہ)

مولانا فضل الرحمٰن سے
عوام کے سوالات

"مولانا مفتی محمود کے لخت جگر، بے نظیر بھٹو کے منظور نظر مولانا فضل الرحمٰن سے پاکستان کے عوام نے جو سوالات کئے ہیں وہ پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہمارے علماء کو ان سوالات سے سبق سیکھنا اور یاد رکھنا چاہئے کہ عوام سے کوئی بات چھپی نہیں رہتی وہ سب کچھ سمجھتے بھی ہیں اور جانتے بھی ہیں۔ علماء کی عزت اور توقیر میں کمی آگئی ہے تو اس کی وجہ علماء کا قول اور عمل ہے۔ عوام نے فضل الرحمٰن سے پوچھا ہے کہ نواز شریف کے زمانے میں آپ اسلام، اسلام کے نعرے لگاتے تھے مگر بے نظیر کی حکومت بنتے ہی اس سے چپک گئے اور اسلام کو بھول گئے۔ بے نظیر کی حکومت میں آپ نے اسلام اور مسلمانوں کی کیا خدمت کی؟ ۹۰ء میں آپ عورت کی حکمرانی کے خلاف تھے۔ ۹۳ء میں بے نظیر کے تابع ہوگئے۔ تو یہ کونسی شریعت تھی جس پر آپ نے عمل کیا۔ سارے علماء مسلمانوں کو متحد ہونے کی نصیحت کرتے ہیں مگر خود متحد نہیں ہوتے۔ مولانا زندگی بھر آپ جو کچھ کرتے ہیں آئے ہیں کیا اس سے مطمئن ہیں اگر آپ عوم کی نظر میں اچھے ہوتے تو پھر آپ کو "تھالی کا بینگن"، "ڈیزل مولانا" جیسے ناموں سے کیوں پکارا جاتا۔ کیا آپ نے افغان مجاہدین کو ڈیزل سپلائی کرکے کمیشن نہیں کھایا؟ ٹی۔وی اور فلموں میں بڑھتی ہوئی بے حیائی کو دیکھ کر خاموش نہیں رہے۔ اگر عوام کے دل میں آپ کا احترام ہوتا تو کیا مسرت شاہین جیسی فلمی اداکارہ آپ کے مقابل کھڑی ہوتی، کیا یہ قدرت کی مار نہیں ہے۔ نواز شریف دو سال تک اسلام نہیں لاسکے تو آپ خفا ہوگئے، بے نظیر ۳ سال تک اسلام کے خلاف کام کرتی رہیں تو آپ خاموش رہے۔ لیبیا کے قذافی نے دارالعلوم کی تعمیر کے لئے ۸ کروڑ روپے دئے تھے وہ روپے کہاں گئے، کیا آپ نے نئے اور پرانے نوٹوں کی تبدیلی کا کاروبار نہیں کیا، آپ کے پاس جو جدید ترین کاریں ہیں، کروڑوں روپے کی جو زمین ہے وہ کہاں سے آئی، کیا مفتی محمود کی دی ہوئی تھی۔ اگر آپ نے کمائی تو کس کاروبار میں؟ اس مہنگائی کے زمانے میں اتنی زبردست ترقی آپ نے کیسے کی؟"

(۲۶ جنوری ۱۹۹۷ء)

مولانا شاہ احمد نورانی
پاکستانی عوام کی نظر میں

"مولانا شاہ احمد نورانی جمعیت العلماء پاکستان کے صدر ہیں........ پاکستانی عوام نے سوالات کی شکل میں ان کے بارے میں جو کچھ کہا ہے وہ یوں ہے: آپ تبلیغ کرتے ہیں لیکن کیا خود کے اندر بھی کبھی جھانک کر دیکھنے کی کوشش کی ہے کہ آپ اصل میں کون ہیں اور کیا کرتے آئے ہیں مثلاً آپ تبلیغ کے لئے صرف ناروے، سویڈن، بلجیم اور ہالینڈ ہی کیوں جاتے ہیں۔ ان دوروں کے لئے آپ کے پاس رقم کہاں سے آتی ہے، کون دیتا ہے اور کیوں؟ کیا زندگی میں آپ نے کبھی سچ بولا ہے۔ کیا آپ نے بے نظیر کی اوپر سے مخالفت اور اندر سے حمایت نہیں کی ...... عراق کے مخالفوں کی حمایت نہیں کی اور آپ کو اس کے لئے نوازا نہیں گیا۔ مدینہ سے آپ کو کیوں بھگایا گیا، سعودی عرب کی سرزمین پر قدم رکھنے کی ممانعت کیوں ہے؟ کیا آپ نے کعبہ کے امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے انکار نہیں کیا تھا۔ پاکستان میں کئی مذہبی جماعتیں ہیں مگر ایک عالم دوسرے عالم کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا تو اس کی وجہ کیا ہے۔ کراچی میں برس ہا برس سے قتل و غارت گری چل رہی ہے مگر آپ نے آج تک اس کی مذمت نہیں کی تو وجہ کیا ہے۔ خلیج کی جنگ میں آپ نے کروڑوں روپیہ چندہ وصول کیا تھا وہ کہاں گیا۔ آپ کی جماعت جب دوسری مذہبی جماعتوں سے اتحاد نہیں کرتی تو پھر مسلمانوں کے اتحاد کا نعرہ لگانے کا آپ کو کیا حق ہے۔ آج آپ بدعنوان سیاستدانوں کے خلاف بول رہے لیکن کیا کل انہی سے ملے ہوئے نہیں تھے۔ آپ ہر مرتبہ مذہبی جماعتوں کا ساتھ دینے کا وعدہ کرتے ہیں لیکن بعد میں پیپلز پارٹی سے مل جاتے ہیں تو کیا یہ منافقی نہیں ہے......... آپ سال میں چھ مہینے باہر رہتے ہیں کیا زندگی میں کسی ایک کو بھی مسلمان بنایا ہے اور اپنے مریدوں کی خبر لی ہے۔ آپ نے یوروپ کی کانفرنس میں یہ کیوں کہا کہ حرمین شریفین کو یہودیوں کے سپرد کردینا چاہئے۔ زندگی میں کتنی بار آپ نے تراویح میں قرآن سنایا ہے۔ کس شریعت کے تحت آپ نے کہا تھا کہ اسلام میں عورت کی حکمرانی جائز ہے۔ آپ حکومت کے لئے تو سب کچھ کرتے ہیں لیکن ٹی۔وی کے ذریعے جو بے دینی پھیلائی جارہی ہے اس کے خلاف کچھ نہیں کرتے تو کیوں؟ کیا آپ نے ہاتھ جوڑ کر ضیاء الحق کو مارشل لاء لگانے کی درخواست نہیں کی تھی اور اس کے بعد ان کو گالیاں دینے نہیں لگے تھے۔ اپنے مسلمانوں کی حالت دیکھ کر بھی آپ دوسرے ممالک میں تبلیغ کے لئے کیوں جارہے ہیں۔ عالم دین بن کر اسلام کو اور سیاست میں آکر مسلمانوں کو کونسا فائدہ پہنچایا۔ سوائے موج اڑانے کے آپ نے اب تک کیا ہی کیا ہے؟"

(۲۶ جنوری ۹۷ء)

مولانا عبدالستار نیازی سے
عوام کے سوالات

جمعیت العلمائے پاکستان نیازی گروپ کے صدر عبدالستار خان نیازی اس مرتبہ الیکشن لڑرہے ہیں۔ عوام نے ان سے جو سوالات کئے ہیں وہ یوں ہیں کہ وہ کونسے اختلافات یا مفادات ہیں جو تمام علمائے کرام کو جن کا خدا ایک، رسول ایک، کتاب ایک اور قبلہ ایک ہے، آپس میں متحد ہونے اور ملک گیر مؤثر جماعت بن کر ابھرنے نہیں دیتے۔ آپ نے آج تک شادی کیوں نہیں کی؟ زندگی میں کونسا کارنامہ سرانجام دیا کہ عوام یاد رکھیں۔ اسلام کی کونسی خدمت کی ہے۔ آپ عورت کی حکمرانی کے خلاف ہیں مگر بے نظیر کی حکومت کے خلاف آج تک ایک لفظ بھی نہیں بولا۔ آخر کس ڈر سے اور یہ اسلام کی کونسی خدمت ہے۔ ایک عالم دوسرے عالم کو منافق کیوں کہتا ہے۔ کیا آپ نے اور آپ کے بیٹے نے مل کر حاجیوں کا پیسہ نہیں لوٹا۔ آپ نے شیعہ عالم ساجد نقوی کے پیچھے نماز پڑھنے سے انکار کیوں کیا تھا۔ کیا آپ اسلام کا نام لے کر مسلمانوں کے مذہبی جذبات سے نہیں کھیل رہے ہیں۔ آپ الیکشن میں جو پیسہ خرچ کرتے ہیں وہ کہاں سے آتا ہے۔ کیا پیسہ خرچ کرکے ووٹ لینا درست ہے اور خود کو کسی عہدے کے لئے پیش کرنا اسلام میں درست ہے؟ یہ سوالات ہم اس لئے قارئین کے سامنے لارہے ہیں تاکہ بتائیں کہ عوام علمائے کرام کو کس نظر سے دیکھتے ہیں اور ان کی کتنی عزت لوگوں کے دلوں میں رہ گئی ہے۔"

(۲ فروری ۹۷ء)

مکتوب آسٹریلیا

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل آسٹریلیا)

قربِ وفات کے لمحات

چین میں ۱۹۷۶ میں Tangshan کے قیام پر ایک سخت زلزلہ آیا تھا جس میں ۲۴۲۰۰۰ انسان لقمۂ اجل بن گئے تھے۔ اور ہزاروں ہی شدید زخمی ہوئے تھے۔ ایسے زخمی بھی تھے جو گویا عالم نزع تک پہنچے تھے لیکن بعد میں بچ گئے۔ چینی ماہرین نفسیات اور ڈاکٹروں نے ان کے ایسے وقت کے حالات واحساسات کو بنظر عمیق دیکھا اور ان کو ایک تحقیقاتی رپورٹ کی شکل میں پیش کیا۔ انہوں نے چالیس قسم کے مختلف تجربات ریکارڈ کئے ہیں جسکو وہ مریضوں کے نفسیاتی علاج کی غرض سے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔

ان کے تجربات بتاتے ہیں کہ آخری وقت میں اکثر انسان کی آنکھوں میں ایک چمک آجاتی ہے جس طرح شمع بجھ جانے سے پہلے اچانک بھڑک اٹھتی ہے۔ ایسے وقت میں انسانی سوچ اور خیالات واضح ہو جاتے ہیں طبیعت میں سکون اور جذبات میں ٹھہراؤ آجاتا ہے۔ بہتوں کی کیفیت ایسے تھی جیسے خواب دیکھ رہے ہوں۔ موت کو سامنے پاکر لوگوں نے مختلف ردعمل کو ظاہر کیا جسکا تعلیم پیشہ اور ازدواجی حیثیت وغیرہ سے بھی تعلق نظر آیا۔ یہ بھی دیکھا گیا کہ جو لوگ ایسے وقت میں پرسکون، مطمئن اور بے خوف ہوتے ہیں ان پر موت ذرا آہستہ آتی ہے لیکن جو لوگ نفسیاتی دباؤ (Stress) کا شکار ہوتے ہیں وہ اچانک موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں اسلئے انہوں نے ڈاکٹروں اور نرسوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ ایسے وقت میں مریض کو حتے الوسع پرسکون رکھنے کی کوشش کریں۔ (سڈنی ہیرلڈ یکم اگست ۹۶ء)

مذکورہ بالا رپورٹ Tianjin کے نفسیاتی امراض کے چیف ریسرچر Mr Feng Zhiying نے تیار کی ہے۔ غالباً وہ خود بھی اور ان کے زیر مشاہدہ مریض بھی کمیونسٹ اور دہریہ ہیں اسلئے انہوں نے اپنی رپورٹ میں اس امر کا جائزہ نہیں لیا کہ قریب وفات کی کیفیات پر مذہب، عقائد اور تعلق باللہ کیا اثر ڈالتے ہیں۔ یہاں پہنچ کر بالطبع اپنے سب سے زیادہ پیارے آقا حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے آخری لمحات کی طرف توجہ پھرتی ہے جن کو ان کے ایک عاشق صادق نے یوں بیان فرمایا ہے۔

"جب موت قریب ہو تو اس وقت تو اکثر آدمی اپنے مشاغل کو یاد کرکے افسوس کرتے ہیں کہ اگر اور کچھ دن زندگی ہوتی تو فلاں کام بھی کرلیتے اور فلاں کام بھی کرلیتے۔ جوانی میں اس قدر حرص نہیں ہوتی جس قدر بڑھاپے میں ہو جاتی ہے اور یہی خیال دامنگیر ہو جاتا ہے کہ اب بچوں کے بچے دیکھیں اور پھر انکی شادیاں دیکھیں اور جب موت قریب آتی ہے تو اور بھی توجہ ہو جاتی ہے۔ اور بہت سے لوگوں کا بستر مرگ دیکھا گیا ہے کہ حسرت و اندہ کا مظہر اور رنج و غم کا مقام ہوتا ہے اور "اگر" اور "کاش" کا اعادہ اس کثرت سے کیا جاتا ہے کہ عمر بھر اسکی نظیر نہیں ملتی۔ میرا آقا جہاں اور ہزاروں باتوں میں دوسرے انسانوں سے اعلیٰ اور مختلف ہے وہاں اس بات میں بھی دوسروں سے بالاتر ہے۔ اس میرے سردار کی موت کا واقعہ کوئی معمولی سا واقعہ نہیں۔ کس گمنامی کی حالت سے ترقی پاکر اس نے اس عظیم الشان حالت کو حاصل کیا تھا اور کس طرح خدا تعالیٰ نے اسے ہر دشمن پر فتح دی تھی اور ہر میدان میں غالب کیا تھا۔ ایک بہت بڑی حکومت کا مالک اور بادشاہ تھا اور ہزاروں قسم کے انتظامات اس کے زیر نظر تھے۔ لیکن اپنی وفات کے وقت اسے ان چیزوں میں سے ایک کا بھی خیال نہیں۔ نہ وہ آئندہ کی فکر کرتا ہے نہ تدابیر ملکی کے متعلق وصیت کرتا ہے نہ اپنے رشتہ داروں کے متعلق ہدایت لکھواتا ہے بلکہ اس کی زبان پر اگر کوئی فقرہ جاری ہے تو یہی کہ اللھم فی الرفیق الاعلیٰ۔ اللھم فی الرفیق الاعلیٰ اے میرے اللہ مجھے رفیق اعلیٰ میں جگہ دے اے میرے اللہ مجھے رفیق اعلیٰ میں جگہ دے"۔

(سیرۃ النبیؐ مؤلفہ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد المصلح الموعودؓ۔ مطبوعہ فضل عمر فاؤنڈیشن۔ صفحہ ۶۴۹۔۶۴۸)

خریداران الفضل سے گذارش

کیا آپ نے نئے سال کا چندہ خریداری ادا کردیا ہے؟

اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں اس کی ادائیگی فرماکر رسید حاصل کریں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع کریں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر ضرور درج کروائیں۔ شکریہ (مینیجر)

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TELEPHONE
0181-478 6464 081 553 3611

"سلام ـ عالم اسلام کا سرمایہ افتخار"

(از پروفیسر راجہ نصر اللہ خان)

(تیسری قسط)

سرمایہ افتخار

ہم گزشتہ صفحات میں ممتاز صحافی م۔ ش۔ کے الفاظ کا حوالہ دے چکے ہیں کہ اگر پاکستان میں لوگوں نے اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت عبدالسلام کے والد کی طرح کی ہوتی تو پاکستان میں نئی نسل اقبال کے شاہین کہلانے کی سزاوار ہوتی۔ (علامہ اقبال کا شاہین کے متعلق مشہور شعر ہے):۔

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور

اب ایک حوالہ ڈاکٹر عبدالغنی کا ملاحظہ فرمایئے۔ تحریر کرتے ہیں:

"کوئی ملک اس وقت تک دنیا کی نظروں میں عزت و توقیر حاصل نہیں کر سکتا جب تک اس کے پاس کوئی سرمایہ افتخار نہ ہو۔ پاکستان کے پاس میدان علم میں اقبال کی صورت میں قدیم مسلم ورثے کے سوا کچھ نہ تھا۔ چنانچہ ڈاکٹر سلام نے جب برطانیہ میں پروفیسر شپ کے عہدے پر ترقی پائی تو اس نئے آزاد شدہ ملک کے پاس بھی دنیا کو انتہائی اعتماد و فخر کے ساتھ دکھانے کے لئے ایک چیز مل گئی...... سلام کی برطانیہ میں پروفیسر شپ کی بدولت وہاں زیر تعلیم پاکستانی طلبا کا مورآل بلند ہوا...... پاکستانی طلباء میں ان کے اس عہدے کو پہنچنے کے سبب تعلیمی میدان میں ترقی کی امنگ اور خود اعتمادی کا جوہر پیدا ہوا۔ جس کی وجہ سے برطانوی یونیورسٹیوں میں ان کی کارکردگی میں اضافہ اور بہتری پیدا ہوئی۔

امپیریل کالج میں سلام نے نظریات کی لگاتار برسات سے اس ادارے میں ایک نئی روح پھونک دی۔ ان کی بے پناہ کارکردگیوں اور متاثر کن شخصیت کی بدولت امپیریل کالج برطانیہ اور یورپ میں ہائی انرجی تھیوریٹیکل فزکس کے لئے کام کرنے کا ایک خاص اور اہم مرکز بن گیا اور امریکہ سمیت دنیا کے تمام حصوں سے متعدد ذہین ماہرین طبیعات اس جگہ کی طرف کھنچے چلے آنے لگے"۔

("عبدالسلام" صفحہ ۶۹، ۷۰)

سچ ہے،
ہے وہی عظیم جس نے نئی شمع ایک جلا دی!!

ڈاکٹر عبدالغنی نے مندرجہ بالا بیان میں جو ڈاکٹر سلام کے نظریات کی "لگاتار برسات" کا ذکر کیا ہے اس کا ایک پہلو یہ ہے کہ ۱۹۸۵ء میں پروفیسر سلام کے تحقیقی اور بلند پایہ مقالات کی تعداد دو صد پچاس (۲۵۰) تک پہنچ گئی جو بین الاقوامی معیاری سائنسی جرائد میں شائع ہوئے۔

صدر پاکستان کی قدردانی

ڈاکٹر عبدالسلام کی سائنس کے افق پر روز افزوں تمکنت اور چکاچوند نے حکومت پاکستان کو بھی بیدار کیا۔ چنانچہ ۱۹۵۹ء میں انہیں ایجوکیشن کمیشن کا مشیر اور پاکستان کے سائنٹفک کمیشن کا ممبر بنایا گیا۔

۴ اگست ۱۹۵۹ء کو صدر ایوب خان نے سائنٹیفک کانفرنس میں افتتاحی خطاب کے آخر میں کہا:

مجھے یہ کہتے ہوئے بے حد مسرت ہو رہی ہے کہ میں پروفیسر عبدالسلام کو یہاں اپنے ہم وطنوں میں دیکھ رہا ہوں۔ انہوں نے اتنی کم عمری میں (اس وقت ان کی عمر صرف ۳۳ سال تھی۔ ناقل) سائنس کے میدان میں جو اکتساب علم کیا ہے اور تحیر خیز کارنامے انجام دئے ہیں وہ ہم سب کے لئے انتہائی فخر و مباحات کا باعث ہیں مجھے یقین ہے کہ ان کی وابستگی سے کمیشن کی سفارشات کو توقیر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔

(ڈاکٹر عبدالسلام صفحہ ۱۰۵، ۱۰۶)

صدر پاکستان پروفیسر عبدالسلام کے عظیم کارناموں اور سائنسی میدان میں ان کی حیرت انگیز جولانیوں سے اس قدر متاثر اور خوش تھے کہ ۱۹۶۱ء میں پروفیسر عبدالسلام کو صدر پاکستان کا سائنسی مشیر اعلیٰ مقرر کیا گیا۔ پروفیسر موصوف ۱۹۶۱ء سے ۱۹۷۴ء تک پورے تیرہ (۱۳) سال بلا کسی معاوضہ کے اس عہدے پر پوری ذمہ داری اور جانفشانی سے خدمت انجام دیتے رہے تاوقتیکہ ۱۹۷۴ء میں ذوالفقار علی بھٹو کے دور کی سیاسی اسمبلی نے احمدیوں کو "ناٹ مسلم" قرار دے دیا جس کے بعد ڈاکٹر عبدالسلام نے استعفیٰ دے دیا۔

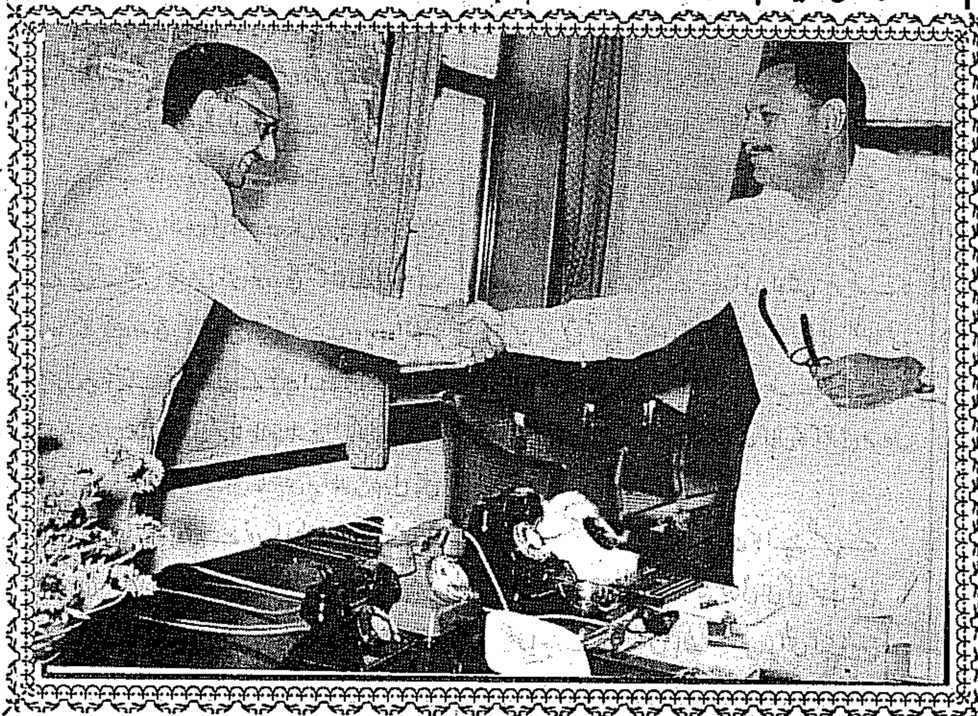

ایک فکر انگیز گفتگو

۱۹۷۷ء میں ایک سفر کے سلسلہ میں ڈاکٹر عبدالغنی کی ملاقات ڈاکٹر عبدالسلام سے کراچی ائرپورٹ پر ہوئی تو ڈاکٹر عبدالغنی نے اس بات پر تعجب کا اظہار کیا کہ ڈاکٹر عبدالسلام نے ڈاڑھی رکھ لی ہے۔ اس پر ڈاکٹر سلام نے جو جواب دیا وہ یہ ہے "تم لوگوں نے مجھے خارج از اسلام تو ضرور قرار دے دیا ہے لیکن تم مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنے سے نہیں روک سکتے۔

(ڈاکٹر عبدالسلام صفحہ ۱۳۷)

ان لوگوں کے لئے جو ایک دوسرے پر جھٹ سے کفر کے فتوے لگا دیتے ہیں یہ بات یاد رکھنے اور غور کرنے کے لائق ہے۔

دل سے کس طرح مٹاؤ گے محبت کے نقوش
یہ کوئی ریت پہ لکھی ہوئی تحریر نہیں!!

یہ ایک تلخ اور افسوس ناک حقیقت ہے کہ گزشتہ تیرہ صدیوں کے طویل عرصہ میں مختلف گروہوں کے علاوہ بڑے بڑوں پر بھی کفر کے فتوے لگتے رہے ہیں۔ ان میں ایک عالم اسلام کی مشہور عالم و حکیم ہستی بو علی سینا بھی تھے۔ جنہوں نے جواب میں یہ کہا "اگر تم مجھ پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہو تو یہ کوئی آسان بات نہیں کیونکہ (اسلام پر) کسی اور کا یقین اتنا محکم نہیں جتنا کہ میرا ہے۔ جب تم مجھ جیسے یکتا مسلمان کو بھی کافر قرار دیتے ہو تو پھر دنیا میں مسلمان کون باقی بچا؟

تاریخ ساز بین الاقوامی کردار

ڈاکٹر سلام نے سائنس کی دنیا میں جو عظیم ترین بین الاقوامی خدمت کی ہے اور جو لاجواب اور باقی رہنے والا کارنامہ انجام دیا ہے وہ اٹلی کے شہر ٹرانسٹی (Trieste) میں ان کا قائم کردہ نظریاتی طبیعات کا بین الاقوامی مرکز ہے جس کی وجہ سے ڈاکٹر سلام کو ترقی یافتہ اور ترقی پذیر دونوں طرح کے ممالک اور ان کے عظیم سائنس دان زبردست خراج تحسین پیش کر چکے ہیں۔

اس مرکز کا بڑا مقصد یہ تھا کہ خاص طور پر تیسری دنیا کے وہ قابل جواہر اور لائق سائنس دان جن کے پاس نہ ذاتی وسائل ہیں اور نہ ان کے ممالک میں یہ سہولتیں اور اعلیٰ درجہ کے سائنسی ادارے میسر ہیں، فیض یاب ہوں اور ایسے قابل افراد سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں اپنے علم کو مزید بڑھا سکیں اور اعلیٰ معیار کے سائنس دان بن سکیں۔ آخر ڈاکٹر عبدالسلام کی دن رات کی محنت اور لگن کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس بین الاقوامی شہرت یافتہ مرکز نے ۱۹۶۴ء میں اپنا کام شروع کر دیا اور دنیا کے بڑے بڑے تربیت لینے والے اور تربیت دینے والے ماہرین طبیعات کی توجہ اس مرکز کی طرف اٹھنے لگی۔

ڈاکٹر عبدالغنی رقمطراز ہیں "امریکن انسٹی ٹیوٹ آف فزکس جو امریکی ماہرین طبیعات کی بھاری تعداد کی نمائندہ کہی جاتی ہے، نے سلام کو ۱۹۷۸ء کے ٹیٹ میڈل کے لئے نامزد کیا۔ سلام کو یہ میڈل دئے جانے کی تقریب کے موقع پر جو تقریر کی گئی اس کا ایک اقتباس ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

"نظریاتی طبیعات کے بین الاقوامی سینٹر کے بانی عبدالسلام نے دنیا بھر میں نظریاتی طبیعات میں تمام ملکوں کے سائنس دانوں کو اپنی معاونت میں کام کرنے کا موقع فراہم کر کے گراں قدر خدمات انجام دی ہیں...... سلام کی لیڈر شپ میں یہ سینٹر ترقی پذیر ممالک کے ماہرین طبیعات کو دنیا کے مانے ہوئے ماہرین طبیعات کے ساتھ مل کر کام کرنے کے مواقع فراہم کر رہا ہے۔ اس طرح ترقی پذیر دنیا میں یونیورسٹیوں میں ماہرین طبیعات کی اپچ کو بڑھا رہا ہے اور عالمگیر پیمانے پر سائنسی تعاون کو مضبوط بنا رہا ہے" (ڈاکٹر عبدالسلام صفحہ ۱۰۰)

سنٹر کی شاندار کامیابی کا اندازہ ان حقائق سے لگایا جا سکتا ہے کہ ۱۹۶۸ء میں مذکورہ سنٹر کے زیر اہتمام ہونے والے انٹرنیشنل سمپوزیم (Symposium) میں آٹھ نوبیل انعام یافتگان نے شرکت کی جو انتہائی درجہ مفید ثابت ہوئی۔ علاوہ ازیں ۱۹۸۰ء کے اختتام تک سینٹر پر آنے والے سائنس دانوں کی تعداد سولہ سو (۱۶۰۰) تک پہنچ چکی تھی اور اس سینٹر کے قیام کے وقت سے لے کر اس وقت تک تقریباً دس ہزار سائنس دان وہاں سے فیض یاب ہو چکے ہیں"۔

(ڈاکٹر عبدالسلام صفحہ ۱۱۸)

ہم دعا لکھتے رہے......

نظریاتی طبیعات کا بین الاقوامی مرکز جو ڈاکٹر

بقیہ خطبہ عید از صفحہ ۳

ایک حج وہ ہے جو ظاہری اور رسمی حج ہے اور اس کے نتیجے میں بیت اللہ کا طواف کیا جاتا ہے یا ان مقدس تیرتھوں کا طواف کیا جاتا ہے جہاں لوگ یاترا کے لئے جاتے ہیں، جو بھی نام آپ رکھ لیں مگر حج کرنے والوں کے ذہن میں خدا کو راضی کرنے کا تصور ہے جو غالب ہے- پس جس مذہب میں بھی، جس قوم میں بھی، جس خطہ ارض میں بھی خدا کی خاطر کسی مقدس مقام کی زیارت کی جائے اس کے لئے لازم ہے کہ یہ صفات حسنہ ساتھ لے کر وہاں چلے اور یہ وہ زادِ راہ ہے جس کے نتیجے میں تمہارا سفر بخیریت تمام ہوگا- اگر یہ زادِ راہ پاس نہیں اور ظاہری طور پر خواہ اس مقدس مقام کا نام مکہ رکھو یا کعبہ کہو جو چاہو کہہ لو یا بنارس رکھ دیا یا متھرا، وہ بہر حال خدا کے حضور قابل قبول نہیں ہوگا- پس خدا بنی نوع انسان کو اکٹھا کرنے کے لئے حج پر ہمارے لئے ایک Exercise، ایک ورزش، ایک کوشش، ایک جدوجہد مقرر فرماتا ہے اور ہر وہ شخص جو چاہتا ہے کہ اس کا حج قبول ہو اس کو ہر وہ فعل کرنا چاہئے جو اللہ کی رضا کی خاطر بنی نوع انسان کو اکٹھا کرنے والا ہو اور اس پہلو سے ایک امت واحدہ کی تعمیر کا کام آگے بڑھتا چلا جائے- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون کو یوں بیان فرمایا ہے کہ دیکھو حج کی طرف جانا ہی کافی نہیں حج سے لوٹ کر آنا بھی بہت اہم ہے اور عجیب بات ہے کہ لوگ جانے کو تو اہمیت دیتے ہیں، لوٹنے کو اہمیت نہیں دیتے کہ کس حالت میں لوٹے ہیں- یہاں مراد یہ ہے کہ اگر تم ان صفات سے عاری ہو کر بھی گئے، اگر کچھ نقص رہ بھی گئے تھے تو حج ان نقائص کو، کمی کو پورا کرتا ہے اور مقدس مقامات کی زیارت تمہارے دل کو حقیقی صاف پانی سے دھو ڈالتی ہے اور وہ نقائص جو اس سے پہلے رہ گئے تھے وہ نقائص جھاڑ کر تم واپس لوٹتے ہو- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون کی طرف توجہ دلائی ہے کہ حج تو بڑے شوق سے کرنے جاتے ہو لیکن کبھی یہ بھی دیکھا ہے کہ لوٹے کس حالت میں ہو! کیا دل پاک اور صاف کر کے لوٹے ہو یا پہلے نقائص کو جھاڑ کر آئے ہو یا جیسے گئے تھے ویسے ہی لوٹ آئے ہو- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"دیکھو حج کے واسطے جانا خلوص اور محبت سے آسان ہے" یعنی پہلا سفر محبت کے نتیجے میں طے ہو جاتا ہے تم جیسا بھی ہو گر پڑ کر وہاں پہنچ جاتے ہو-

"مگر واپسی ایسی حالت میں مشکل بہت ہے" واپسی ایسی حالت میں مشکل ہے کہ واپس آؤ تو پھر اللہ کی محبت لے کر لوٹو اور بنی نوع انسان کے لئے بھی اللہ کی محبت کا پیغام لے کر واپس آؤ-

"بہت ہیں جو وہاں سے نامراد اور سخت دل ہو کر آتے ہیں" کتنے حاجی ہیں جو تقویٰ کی باتیں کرتے ہوئے جاتے ہیں اور واپس ایسی حالت میں آتے ہیں کہ پہلے سے زیادہ جرائم میں مبتلا ہو جاتے ہیں- نامراد اور سخت دل ہو کر آتے ہیں "اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ وہاں کی حقیقت ان کو نہیں ملتی- قشر کو دیکھ کر رائے زنی کرنے لگ جاتے ہیں وہاں کے فیوض سے محروم ہوتے ہیں اپنی بدکاریوں کی وجہ سے" یعنی فیوض سے محروم ہوتے ہیں اپنے گناہوں اور بدکاریوں کی وجہ سے کیونکہ بعض بدکاریاں ایسا پختہ رنگ اختیار کر لیتی ہیں کہ کسی پانی سے دھل نہیں سکتیں اور پھر الزام دوسروں پر دھرتے ہیں- "اس واسطے ضروری ہے کہ مامور کی خدمت میں صدق اور استقلال سے کچھ عرصہ رہا جائے تاکہ اس کے اندرونی حالات سے بھی آگاہی ہو اور صدق پورے طور پر نورانی ہو جاوے-"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب قادیان آنے کی لوگوں کو تاکید فرمائی تو ہرگز یہ مراد نہیں تھی کہ قادیان گویا ان کا حج ہوگا- یہ جو مضمون ہے جو میں نے آپ کے سامنے پڑھ کر سنایا ہے ان تمام شبہات کا ازالہ کرتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باطنی نور کو اس شان سے روشن تر کر کے دکھاتا ہے کہ پہلے اس شان کے ساتھ بعض نظروں پر وہ ظاہر نہیں ہوا تھا- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس لئے جماعت کو قادیان کی طرف بلاتے تھے تاکہ ان کا حج قبول ہو جب وہ حج کرنے جائیں اور یہاں سے صفا ہو کر پھر وہ بیت اللہ کی طرف روانہ ہوں تاکہ وہاں سے تمام فوائد اور فیوض جو وابستہ ہیں وہ ان سے عاری ہو کر نہ لوٹیں بلکہ ان سے پوری طرح متمتع ہو کر اور فیض اٹھا کر واپس آئیں- فرماتے ہیں اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ حقیقت ان کو وہاں نہیں ملتی ان کو حقیقت دکھانے کے لئے ضروری ہے کہ کسی پاک کی صحبت میں رہیں اور یہ ایک عجیب فقرہ ہے جس کو غور سے سننا ضروری ہے فرماتے ہیں "تاکہ صدق پورے طور پر نورانی ہو جاوے"-

اب بظاہر تو انسان یہ سمجھتا ہے کہ صدق، صدق ہی ہے- لیکن انسان کی فطرت میں درجہ بدرجہ اتنے پردے ہیں کہ بعض چیزیں جن کو وہ سچ سمجھتا ہے اس ایک پردے کے پیچھے وہ سچ دکھائی دیتی ہیں مگر جب وہ پردہ اٹھا کر اگلی منزل پر پہنچتا ہے تو پردے کے پیچھے اسے جھوٹ دکھائی دیتا ہے اور جوں جوں وہ ترقی کرتا چلا جاتا ہے اس کو اپنے وجود کی اندرونی گہری باتوں پر اندرونی حالتوں پر اطلاع ہوتی چلی جاتی ہے اور یہ اندھیروں سے نور کی طرف کا سفر ہے- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ تم میں سے بہت ہیں جو بظاہر صدق کے ساتھ وہاں جاتے ہوں گے- ان کی نیتوں میں تو کوئی فتور دکھائی نہیں دیتا- سچائی ہی سمجھتے ہوں گے مگر اگر پاک انسان کی صحبت میں وہ زندگی بسر کریں، کچھ دن ٹھہریں تو ان کا صدق نورانی ہو جائے گا اور نور جس پردے میں بھی ہو نور ہی نور ہے- وہ پردوں کے ماوراء کو روشن کر دیتا ہے- ظلمات، نور پر قابض نہیں ہو سکتے- پس سچائی کی بھی مختلف حالتیں اور مختلف کیفیتیں ہیں- آپ فرماتے ہیں جب تک تمہارا سچ نورانی نہ ہو جائے اس وقت تک تم الٰہی نور سے پوری طرح فائدہ نہیں اٹھا سکتے- پھر حج کے مضمون پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں :

"حج سے صرف اتنا ہی مطلب نہیں کہ ایک شخص گھر سے نکلے اور سمندر چیر کر چلا جاوے اور رسمی طور پر کچھ لفظ مونہہ سے بول کر ایک رسم ادا کر کے چلا آوے- اصل بات یہ ہے کہ حج ایک اعلیٰ درجہ کی چیز ہے جو کمال سلوک کا آخری مرحلہ ہے-"

"کمال سلوک کا آخری مرحلہ ہے" کیا مراد ہے؟ بہت سے ایسے حاضرین میرے سامنے بیٹھے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جو دنیا کے مختلف ممالک میں مختلف زمینوں پر میرے اس پیغام کو سن رہے ہیں جنکو زیادہ اردو سے واقفیت نہیں- اور ہو سکتا ہے ترجمہ کرنے والے جو مختلف زبانوں میں ترجمہ کر رہے ہیں وہ بھی یہ لفظ نہ سمجھ سکیں- سلوک سے مراد ایک خاص اصطلاح ہے- خدا کی راہ میں ایک منزل سے دوسری منزل اور دوسری سے تیسری کی طرف ایک مستقل جاری سفر- اس لئے ہر مقام جس پر اس سفر میں انسان پہنچتا ہے اسے سلوک کی منزل کہا جاتا ہے- امر واقعہ یہ ہے کہ سلوک کی آخری منزل کوئی بھی نہیں- ایک لامتناہی سفر ہے مگر اس دنیا میں ایک ایسا مقام ہے جہاں پہنچ کر انسان یہ سمجھ سکتا ہے کہ میرے سفر کا منتہیٰ، جہاں تک میں پہنچ سکتا تھا وہ یہاں جا کے مجھے حاصل ہو جائے گا- اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہاں تمام سلوک کی راہیں بند ہو جاتی ہیں- اس کا سمجھنا اس لئے ضروری ہے تاکہ آپ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کا کوئی غلط مطلب دل میں نہ جما لیں- سلوک کی راہیں لامتناہی ہیں مگر ہر انسان کو سلوک میں ایک درجہ کمال حاصل ہو جاتا ہے- اور اس کا سلوک اگرچہ ایک جاری سفر ہے مگر درجہ کمال کے ساتھ پھر جاری ہوتا ہے-

سفر کے مختلف طریق ہیں- کبھی گر پڑ کر آپ سفر اختیار کرتے ہیں- کبھی سبک قدموں کے ساتھ وہ سفر جاری رکھتے ہیں- کہیں سفر کے تمام فوائد سے استفادہ کر رہے ہیں کہیں کئی قسم کے عوارض لاحق ہیں- سفر ہے مگر اس سفر کی لذت یابی سے محروم ہیں- کئی ایسے سفر ہیں جہاں خوش مناظر آپ کے دل پر قبضہ کرتے ہیں اور آپ کی آنکھوں کو لذت دیتے ہیں لیکن اگر بیمار ہوں اور تکلیف میں مبتلا ہوں تو انہیں مناظر کا سفر آپ کو کوئی بھی لذت نہیں پہنچاتا بلکہ محرومی کا احساس بڑھ جاتا ہے- تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جہاں "کمال سلوک" کا لفظ استعمال فرما رہے ہیں مراد یہ نہیں ہے کہ حج کے بعد آگے پھر سفر نہیں ہے- حج پر جا کر آپ کو سفر کے اسلوب آ جائیں گے- اگر حج سے استفادہ کریں گے تو خدا کی راہ میں سفر کرنے کا بہترین طریق آپ کو میسر آئے گا یہ مراد ہے جو حضورؑ فرما رہے ہیں "جو کمال سلوک کا آخری مرحلہ ہے" یعنی سفر کا آخری مرحلہ نہیں، سفر کے انداز کے کمال کا آخری مرحلہ ہے-

"سمجھنا چاہئے کہ انسان کا اپنے نفس سے انقطاع کا یہ حق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کی محبت میں کھویا جاوے اور تعشق باللہ اور محبت الٰہی ایسی پیدا ہو جاوے کہ اس کے مقابلہ میں نہ اسے کسی سفر کی تکلیف ہو اور نہ جان و مال کی پرواہ ہو- نہ عزیز و اقرباء سے جدائی کا فکر ہو- جیسے عاشق اور محب اپنے محبوب پر جان قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اسی طرح یہ بھی کچھ کرنے سے دریغ نہ کرے-"

پس کمال سلوک سے مراد یہ ہے کہ سفر، محبت کی اس آخری کیفیت میں اختیار کیا جائے اور جاری رکھا جائے جس تک ہر انسان کی رسائی ہے- ہر شخص ایک سی محبت نہیں کر سکتا- ہر شخص کی محبت کرنے کی صلاحیتیں مختلف ہیں اور ان صلاحیتوں کا اس کے ذوق سے بھی تعلق ہے- پس جہاں کمال سلوک کا ذکر ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں مراد یہ ہے کہ ہر انسان کے اندر اس کی ایک کمال کی حد مقرر ہے اور وہ اپنا سفر اس حد سے ورے بھی شروع کر سکتا ہے- اس حد تک پہنچ کر اپنے سفر کو اپنے منتہیٰ تک پہنچا سکتا ہے- پس حج سے تمہیں وہ چیز میسر آئے گی جو تمہارے سلوک کو کمال بخشے گی اور وہ کیا چیز ہے- وہ عشق الٰہی ہے کیونکہ کسی عبادت کا آخری مقصد ایسا نمایاں اور ظاہر و باہر عشق نہیں ہے جیسے حج کی عبادت اپنے مناسک کے ساتھ آپ پر یہ مضمون ظاہر کرتی ہے- یہی وجہ ہے کہ حج میں سر کے بال منڈوانے کا مضمون ہے- یہی وجہ ہے کہ حج میں ایک چادر اوڑھ کر خدا کی راہ میں ننگے پاؤں دوڑنے بھاگنے کا مضمون ہے- یہی وجہ ہے کہ بعض یادیں جن مقامات سے وابستہ ہیں ان مقامات کا دیوانہ وار چکر لگانا حج کہلاتا ہے اور یہ تمام دنیا کی قوموں میں قدر مشترک ہے-

ہندوؤں کے مقدس مقامات پر مثلاً جگناتھ پوری میں بتایا جاتا ہے کہ جب جگناتھ کا رتھ وہاں سے نکلتا ہے تو لاکھوں عشاق دیوانے ہو جاتے ہیں ان کو اپنے تن بدن کا ہوش نہیں رہتا اور سینکڑوں ایسے ہیں جو رتھ کی راہ میں گرتے ہیں، اپنے بدن ڈال دیتے ہیں اور وہ رتھ ان کو بچانے کے لئے رکتی نہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ جو اس راہ میں شہید ہوا وہ اپنے مقصد کو پا گیا، وہ اللہ کے عشق کو پا لے گا اور اس طرح سینکڑوں آدمی وہاں اپنی قربانیاں پیش کرتے ہیں- تو یہ عشق کا مضمون ہر حج سے وابستہ ہے اور سب سے زیادہ اس کا تعلق بیت اللہ کے حج سے ہے- تمام تر انسان دنیا سے قطع تعلق ہو کر عاشقانہ حالت میں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ کپڑوں کا خیال ترک کر کے ایک چادر میں سفر کے لئے نکل کھڑا ہوتا ہے، نہ اپنوں کی ہوش، نہ اقرباء کا خیال، نہ دوستوں کا تعلق، نہ دنیا کی متاع کا تصور اس کے دل پر قابض رہتا ہے- سب تعلقات کے رشتے منقطع کر کے وہ خدا کے حضور حاضر ہو جاتا ہے اور کیا دیکھتا ہے اور کیا پاتا ہے- کن جگہوں کی سعی کرتا ہے کن میدانوں میں جا کے ڈیرے ڈال لیتا ہے- کن پہاڑوں کے دامن میں وہ ذکر الٰہی بلند کرتا ہے اور کس جگہ جا کر وہ سر منڈاتا اور قربانیاں پیش کرتا ہے- یہ سارے مضامین ہیں جن کا کچھ کچھ علم تو ہمیں ہے لیکن ان کی کنہہ کا راز آج تک نہ اٹھایا گیا، نہ شاید کبھی انسان کو معلوم ہو سکے- ایک مرکزی بات ہے یہ عشق، اور بعض بہت ہی محبوب خدا کے بندوں کی حرکتیں تھیں جن حرکتوں کو، جن کی اداؤں کو، زندہ رکھا جا رہا ہے- چنانچہ یہ وہی مضمون ہے جس کو ایک عرب شاعر یوں بیان کرتا ہے :

الا حی لیلیٰ و اطلالها
ورملة ریا و اجبالها

کہ دیکھو دیکھوائے جانے والے جب تم لیلیٰ کے مقام اور اس کے ٹیلوں کو دیکھنا جہاں میری محبوبہ لیلیٰ کچھ عرصہ زندگی بسر کر چکی ہے یا وہاں سے گزر چکی ہے- جن فضاؤں میں وہ سانس لے چکی ہے تو اسے میرا سلام کہنا، ان ٹیلوں کو میرا سلام کہنا، "و رملة ریا" اور ریا رملہ کے مقام اور اس کی پہاڑیوں کو میرا سلام کہنا کیونکہ وہاں میری محبوبہ نے کچھ وقت گزارا ہے اور وہاں اس فضا میں اپنے سانس لئے ہیں-

تو خانہ کعبہ کے حج پر جب لوگ جاتے ہیں تو انہیں معلوم نہیں کہ کون کون خدا کے پیارے تھے جنہوں نے کیا کیا عاشقانہ حرکتیں کی تھیں- مگر چونکہ وہ قدیم ترین مقام ہے جہاں سے اللہ کی محبت میں فدائیت کے اظہار کا آغاز ہوا تھا اس لئے خدا ہی جانتا ہے کہ کس کس مذہب کے بانی وہاں سے گزرے ہیں اور بعد میں وہ کن کن مذاہب کے نام سے مشہور ہوئے- لیکن ہم یہ جانتے ہیں کہ ان کا ذکر بہت طویل ہوگا اور ان میں سے بہت سے ایسے مذاہب ہیں جن کو ہم جانتے ہیں ان کے بانی ہوں گے جن کو خدا نے یہ توفیق بخشی کہ ان مقامات پر آئے اور والہانہ عشق کا اظہار کیا- بعض جگہ پڑاؤ ڈال کر بیٹھ گئے- بعض جگہ انہوں نے سر منڈائے- بعض جگہ قربانیاں پیش کیں- بعض جگہ دیوانہ وار گھومے اور طواف کے ذریعے اپنے عشق کا اظہار کیا- تو ایک ہی مضمون ہے یعنی عشق کا مضمون- تمام زمانوں پر پھیلا پڑا ہے- عتیق زمانے سے لے کر آج تک یہی مضمون ہے جو عبادت پر غالب ہے، جو خدا کے تعلق کے ہر رشتے پر غالب ہے، وہی ہے جو بنی نوع انسان کے تعلق میں تبدیل ہوتا ہے اور یہی حج کی روح ہے-

پس اگر اس حج کی روح کو قائم رکھنا ہے تو آپ کو تمام دنیا میں ان بنیادی صفات کو قائم کرنے کے لئے جہاد کرنا ہوگا جن کا ذکر قرآن کریم نے فرمایا ہے اور حج کے نام پر بنی نوع انسان میں نفرت پھیلانا اور تفریق کرنا حج کے

مضمون سے بغاوت کرنا ہے، مذہب کی روح سے بغاوت کرنا ہے- پس اللہ کے عشق میں ایسا کھوئے جائیں کہ وہ مقامات جہاں خدا کے پیارے بندوں نے سانس لئے ہیں وہ بھی پیارے لگنے لگیں- وہ پہاڑ، وہ ٹیلے، وہ میدان، جہاں دیوانہ وار خدا کے عاشق گھومتے پھرتے رہے، ان مقامات کو دیکھیں تو خدا کی محبت سے آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں- ان مقامات میں سانس لیں اور "الله اکبر الله اکبر لآ اله الاالله والله اکبر الله اکبر و لله الحمد" کے ترانے سنیں- یہ صدا بلند ہوتی، یہ عشق کی صدا بلند ہوتی دیکھیں اور سنیں تو آپ کے دلوں پر جھر جھری طاری ہو جائے- آپ کے وجود پر ایک زلزلہ آجائے اور یہ سب کچھ عشق کے نتیجے میں ہو اور پھر جہاں بھی خدا کے عشق کرنے والے بندے اس طرح اپنے اپنے مقامات پر، اپنے اپنے مقدس مقامات پر حج کر رہے ہوں ان کے لئے دلوں میں نفرت اور تکبر کی وجہ سے ان کو نیچا دیکھنا آپ کے تصور میں بھی نہ آئے- وہ بھی اپنے اپنے خیالات میں چاہے صحیح تھا یا غلط اس حج کی تیاری کر رہے ہیں جس حج نے بالآخر عالمگیر ہونا ہے- اس حج کی تیاری کے لئے ان کو یہ طریق سکھائے گئے ہیں، یہ مناسک سکھلائے گئے ہیں جو تمام دنیا کی امتوں کو سکھائے گئے اس لئے کہ بالآخر جب امت واحدہ بنائی جائے گی، محمد مصطفیٰؐ کے ہاتھ پر تمام دنیا کے تمام عالمین کے لوگ ایک ہاتھ اور ایک جھنڈے تلے جمع ہوں گے وہ حج اکبر کے دن ہوں گے-

آپ اے احمدی جماعت! آپ کو اس کام پر مامور بنایا گیا ہے، آپ کو اس اعلیٰ مقصد کا خادم مقرر فرمایا گیا ہے اور میں ادنیٰ سے شبہ کے بغیر، کامل یقین سے خدا کو گواہ ٹھہرا کر بتاتا ہوں کہ وہ حج جو آئندہ زمانوں میں جماعت احمدیہ کی خدمات کے نتیجے میں خدا کے ہاں جب مقبولیت حاصل ہو گی ان کو اس کے نتیجے میں بالآخر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی خاطر تمام بنی نوع انسان کریں گے (حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی خاطر ان معنوں میں کہ عاشق صادق سب عاشقوں سے بڑھ کر آپؐ ہیں) آپؐ سے عشق کے رنگ سیکھتے ہوئے وہ حج ادا کریں گے جو عالمگیر ہو گا، جو آئندہ زمانوں میں لازماً ہو گا، وہ حج ہے جو حقیقت میں محمد رسول اللہ کے ادا کئے ہوئے حج کے بعد حج اکبر ہو گا جس سے تمام دنیا کے انسان اکٹھے ہو جائیں گے- ان کو اکٹھا کرنے کے انداز آپ نے سکھانے ہیں، ان کو اکٹھا ہونے کی تربیت آپ نے انہیں دینی ہے اور وہ وہی صفات حسنہ ہیں جن کا ان آیات میں بیان ہوا ہے- ان صفات حسنہ کے آپ پجاری بن جائیں، ان کے خادم بن جائیں، ان کا پرچار کرنے والے ہو جائیں، ان کے منادی بن جائیں، تب دنیا کو ایک ہاتھ پر، ایک جگہ اکٹھا کرنے کی داغ بیل ڈالی جائے گی- وہ خانہ کعبہ جو بیت عتیق تھا وہ اول بھی ہو گا اور آخر بھی ہو گا اور اس طرح وہ مضمون جو آغاز آفرینش سے شروع ہوا تھا وہ اپنے منتہیٰ کو پہنچے گا- اللہ کرے کہ ہمیں وہ توفیق نصیب ہو کہ کام بہت مشکل ہے، ہم بہت کمزور ہیں مگر دعاؤں کی برکت سے، اپنی اقدار کی حفاظت کرتے ہوئے، آپ مسلسل اس سفر میں عشق کے ساتھ آگے بڑھتے رہیں- اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے مقاصد میں ضرور کامیاب فرمائے گا-

اب اس کے بعد میں بعض دعاؤں کی تلقین کرتا ہوں- وہ تمام نفرتیں جو انسان کو دوسرے انسان سے بانٹے ہوئے ہیں وہ تمام مظالم جو طاقتور قوموں کی طرف سے کمزور اور نہتی قوموں پر برپا کئے جا رہے ہیں آج کے دن خصوصیت سے ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ ظالموں کو ظلم سے رکنے کی توفیق عطا فرمائے- مظلوموں کا حامی ہو اور مظلوموں کی حمایت میں اور بنی نوع انسان کو کھڑا کرتا چلا جائے تاکہ وہ بے سہارا نہ رہیں- اللہ ہی کی تائید ہے جو انسانی تائید کی صورت میں یا فرشتوں کی تائید کی صورت میں ظاہر ہوا کرتی ہے- سب سے اول میرے نزدیک بوزنیا کے مظلوم ہیں- پھر کشمیر کے مظلوم ہیں، پھر اور قوموں کے مظلوم ہیں- بنی نوع انسان بحیثیت بنی نوع انسان میرے پیش نظر ہیں- کوئی سیاست میرے سامنے نہیں - نہ اس وقت ہندوستان میرے سامنے ہے نہ پاکستان میرے سامنے ہے- کچھ ظلم ہندوستان میں ہو رہے ہیں، کچھ ظلم پاکستان میں ہو رہے ہیں، کچھ بوزنیا میں ہو رہے ہیں، کچھ فلسطین میں ہو رہے ہیں- کچھ دنیا کی دوسری قوموں میں دوسرے مقامات پر ہو رہے ہیں- پس ظلم کے خلاف جہاد ہے جو میرے پیش نظر ہے سیاست کا میرے ذہن میں دور تک کوئی تصور بھی موجود نہیں- عالمگیریت کے نقطہ نگاہ سے، جماعت احمدیہ عالمگیر کی امامت کا حق ادا کرتے ہوئے میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ ظلم کے خلاف دعاؤں سے اپنے جہاد کا آغاز کریں کیونکہ ایک کمزور انسان اپنے آپ کو اس لائق نہیں پاتا کہ ظلم کے ہاتھ روک سکے- جب ایک انسان بے بسی میں دوسرے کا دکھ محسوس کرتے ہوئے اور بھی زیادہ دکھی ہو جاتا ہے کیونکہ ایک تو اس کے بھائی کا دکھ ہے، دوسرے بے اختیاری کا دکھ ہے اور بے اختیاری کا دکھ سب سے بڑا دکھ ہوا کرتا ہے- بعض مظالم بوزنیا میں ایسے کئے گئے کہ باپوں کو باندھا گیا اور ان کے سامنے ان کی بیٹیوں کی بے عزتیاں کی گئیں، ان کی بیویوں کی بے عزتیاں کی گئیں، ان کے بچوں کے سر کاٹے گئے یا دیواروں کے ساتھ پھوڑے گئے اور یہ سارے مظالم اس بے بسی کے عالم میں آپ اندازہ کریں کیا محشر برپا کر چکے ہوں گے- کیا حشر ان کے دلوں پر برپا کر چکے ہوں گے- پس ایک تو ظلم کو دیکھنا بہت تکلیف کا موجب ہے لیکن پھر بے بسی، وہاں صبر کام آتا ہے اور صبر چونکہ اللہ کی خاطر ہوتا ہے اس لئے صبر ہمیشہ دعاؤں سے ڈھلتا ہے- پس ان معنوں میں آپ صبر کے ساتھ ساری دنیا کی قوموں کے لئے دعا کریں- خدا کرے کہ یہ دنیا ظلم سے پاک ہو جائے- جب تک یہ دنیا ظلم سے پاک نہ ہو، صداقت قبول کرنے کی اہلیت نہیں رکھتی، آپ کی ساری کوششیں بے کار جائیں گی- آپ ظالموں کے دلوں کو خدا کی محبت میں تبدیل نہیں کر سکتے جب تک ظلم ان کا پیچھا نہ چھوڑے، جب تک ظلم کی ناپاکی اور فسق و فجور ان کے دلوں سے دھو کر الگ نہ کر دئے جائیں- پس آیئے ہم سب مل کر خدا سے عرض کرتے ہیں، اس کے حضور یہ التجا کرتے ہیں کہ اے اللہ اس دنیا کو ظلم سے پاک کر اور عدل سے بھر دے، ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہماری ادنیٰ کوششیں تیرے ہاں مقبولیت پائیں اور تیری تقدیر یہ کام کر کے دکھائے- خدا کرے کہ ایسا ہو کیونکہ جب تک ایسا نہ ہو اسلام کا عالمگیر غلبہ ممکن نہیں ہے-

(بقیہ مختصرات از صفحہ اول)

حضور انور نے یہ بتائے کہ گنہگار بہت سے راستے طے کر کے گناہ کے نقطہ عروج تک پہنچتا ہے اس لئے اس دن اس کے ماضی کے گناہوں کی پاداش بھی اسے بھگتنی پڑے گی-

آیت نمبر ۱۶ میں "کانت لهم جزآءً و مصیراً" کی تشریح فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جنتی لوگوں کو ہر قسم کی لذتوں کے سامان مہیا ہوں گے- ان لذتوں میں تنوع ہو گا وہاں "کل یومٍ هو فی شان" کا جلوہ غیر معمولی قوت کے ساتھ اپنی طرف کھینچے گا- جنت ہمہ وقت دلکش حالتوں کا نام ہے-

آیت نمبر ۲۴ کی وضاحت میں حضور نے فرمایا کہ متکبر کی ہر بات کے پیچھے نفس کی بڑائی ہوتی ہے- حضور انور نے فرمایا کہ ایسے لوگ بسا اوقات اپنی نیکیوں کا حال اس دنیا میں ہی دیکھ لیتے ہیں، وہ اس طرح کہ دنیا ان کو قبول نہیں کرتی اور وہ اکیلے چھوڑ دیئے جاتے ہیں اور مشکل میں کوئی ان کا ساتھ نہیں دیتا-

آیت ۲۶ میں فضائی جنگوں اور Atomic Explosions کا حیرت ناک نقشہ کھینچا گیا ہے- جنگی جیٹ جہازوں کے اخراج سے بادلوں کی طرح کا دھواں پھیل جاتا ہے- اس آیت میں دنیا کے عذاب کی پیشگوئی ہے

بدھ ۲۶ مارچ ۱۹۹۷ء

ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۱۸۷ میں حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الفرقان کی آیات ۳۲ تا ۵۸ کا ترجمہ اور مختصر تفسیر بیان فرمائی-

آیت نمبر ۵۴ کی تشریح میں حضور نے فرمایا کہ اس میں دو سمندروں کو ملا دینے کی عظیم پیشگوئی کا ذکر ہے جو ثابت کرتا ہے کہ یہ خدا کا کلام ہے- یہ پیشگوئیاں جس وقت کی گئیں اس وقت کے انسان کو نہ امریکہ کا پتہ تھا اور نہ ہی امریکہ ابھی دریافت ہوا تھا اس لئے یہ پیشگوئیاں ہر احمدی کے نوک زبان ہونی چاہئیں-

ہر بدھ کی ترجمۃ القرآن کلاس کے آخر میں ۱۵ منٹ حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت ہومیوپیتھی کے سلسلے میں وقف فرمائے ہیں- آج کی نشست میں کسی نے گینگرین کے متعلق سوال کیا تو حضور انور نے فرمایا کہ اس کے لئے آرسنک اور آرنیکا مدافعت ہی نہیں بلکہ علاج بھی ہے- مہاسوں کے لئے تھوجا اور کولیسٹرول کو کم کرنے کے لئے کولیسٹرینم مفید ہیں- پاؤں کی جلن کے لئے سلفر، بھرتے ہوئے ناخنوں کے لئے سورائینم- اینٹی مونیم کروڈ اور نیٹرم میور، بشرطیکہ اور تائیدی علامات موجود ہوں-

جمعرات ۲۰ مارچ ۱۹۹۷ء

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۳ جو ۵ مئی ۱۹۹۴ء کو ریکارڈ کی گئی تھی دوبارہ نشر کی گئی- حضور انور نے کان درد، ہسٹیریا، رات کو سوتے میں چلنا وغیرہ بیماریوں کے لئے مختلف دواؤں کا ذکر تفصیل سے فرمایا-

جمعۃ المبارک ۲۸ مارچ ۱۹۹۷ء

آج اردو بولنے والے احباب کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ملاقات کا پروگرام تھا- اس مجلس میں کئے گئے سوالات کے مختصر جوابات درج ذیل ہیں-

☆ مستقبل میں انشاء اللہ کثیر تعداد میں ملک احمدیت میں داخل ہوں گے اس وقت خلافت کا کیا انداز ہو گا مختلف حکومتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے؟

حضور انور نے فرمایا کہ خلافت کسی نظام حکومت کا حصہ نہیں بنے گی- خلافت دینی امور میں رہنمائی اور دینی اور روحانی تربیت سے تعلق رکھتی ہے-

☆ سود کا نظام پہلے بھی تھا- اب بھی ہے کیا کبھی ایسا زمانہ تھا جب سود نہیں تھا؟

☆ غیر احمدی جوتے اتار کر تلاوت کرتے ہیں، کیا یہ ضروری ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ تلاوت ہر حال میں ہو سکتی ہے- وضو اور پاکیزگی ضروری ہے-

☆ اگر کھانے کے جانور کو ذبح کر کے خون کے بہہ جانے کا حکم جراثیم کے نکل جانے کے لئے ہے تو پھر مچھلی کے لئے ایسا حکم کیوں نہیں ہے؟

☆ پاکستان مہاجر موومنٹ کے سربراہ الطاف حسین نے مطالبہ کیا ہے کہ جنہوں نے گزشتہ ۵۰ سال میں قومی خزانہ کو لوٹا ہے انہیں سزائے موت دی جائے- کیا ایسا کرنے سے لوٹ ختم ہو جائے گی؟

☆ اگر عورت عورتوں کو نماز پڑھا رہی ہو تو کیا وہ آگے کھڑی ہو سکتی ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میرے نزدیک تو کوئی حرج نہیں- بعض فقہاء کا اس بارہ میں اختلاف ہے-

☆ مسلمان کہلانے والے ممالک میں مذہب اور سیاست کو گڈمڈ کر دیا گیا ہے- ازراہ کرم حضور تشریح فرمادیں-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مذہب اور سیاست کی حدود قرآن مجید نے کھلم کھلا متعین کر دی ہیں- قرآن مجید فرماتا ہے کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے اولی الامر کی بھی- آپس میں اگر اختلاف ہو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹاؤ- سیاست کو مذہب میں دخل دینے کی اجازت نہیں ہے- جہاں تک مذہب کا سیاست میں دخل اندازی کا تعلق ہے تو قرآنی تعلیم یہ ہے کہ امانت حقدار کو دیا کرو اور حاکم بنو تو عدل کے فیصلے کرو- عدل وہ توازن ہے جو زمین و آسمان کی تخلیق میں رکھا گیا ہے- اور تمام مخلوق اور جانوروں سے بھی تعلق رکھتا ہے- دینی اختلاف کی وجہ سے کسی پر ظلم کی اجازت نہیں- عدل ہی اسلامی نظام حکومت اور جمہوریت کی قرآنی تعریف ہے-

☆ نماز کی رکعات میں قرآن کی ترتیب کو کہاں تک ملحوظ رکھنا چاہئے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جہاں تک ممکن ہو ملحوظ رکھیں- کسی اعلیٰ مقصد کی خاطر تلاوت کی ترتیب بدلنے کا حق آنحضرت ﷺ سے بھی ثابت ہے-

☆ فلسطین میں پھر خون کا بازار گرم ہے- اگر اتحاد کر لیں تو مسئلہ حل ہو سکتا ہے-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ صیہونی یہودی امریکہ پر مکمل طور پر حاوی ہو چکے ہیں اور امریکہ بالکل بے اختیار ہے اور انہیں ناراض کرنا نہیں چاہتا- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگر سب مسلمان متحد ہو جائیں اور ایک قوت بن جائیں کہ مارنے والا ہاتھ اٹھانے سے پہلے سو بار سوچے لیکن مسلمان جاگ نہیں رہے- اصل وجہ یہ بھی ہے کہ مسلمان اللہ کے امام کا انکار کر بیٹھے ہیں جس کی پاداش ان کا مقدر ہے-

(ا-م-چ)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

البانین احمدیوں کا ایک وفد جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۶ء کے موقع پر
امیر جماعت احمدیہ برطانیہ مکرم آفتاب احمد خان صاحب مرحوم کے ہمراہ
مکرم آفتاب احمد خان صاحب کو البانیہ میں جماعت احمدیہ کی رجسٹریشن کے سلسلہ میں تاریخ ساز خدمت کی توفیق ملی۔
ان دنوں البانیہ کے ملکی حالات ناساز گار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ملک پر رحم فرمائے۔ وہاں حقیقی امن قائم ہو اور کثرت کے ساتھ لوگ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نور سے منور ہوں۔ (تصویر بشکریہ : بشیر احمد ناصر۔ کینیڈا)

حضرت مسیح موعودؑ کی مہمان نوازی

حضرت مسیح موعودؑ کی عادت تھی کہ مہمانوں کے لئے دوستوں سے پوچھ پوچھ کر عمدہ سے عمدہ کھانے پکواتے۔ ایک بار حضرت حسام الدین صاحبؓ نے عرض کیا کہ میں شب دیگ عمدہ پکوانی جانتا ہوں۔ حضورؑ نے ایک مٹھی روپوؤں کی ان کے آگے رکھ دی اور انہوں نے بقدر ضرورت روپے اٹھالئے اور دیگ پکوائی جو بہت لذیذ تھی اور حضورؑ نے بھی بہت تعریف فرمائی۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کی بعض روایات روزنامہ "الفضل" ۲ فروری میں مذکور ہیں۔ آپؓ مزید بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ انسپکٹر جنرل پولیس کا ایک باورچی قادیان آیا۔ بوڑھا آدمی تھا اور بیعت میں داخل تھا۔ حضورؑ نے ان سے فرمایا کہ آپ ایک بڑے آدمی کا کھانا پکاتے رہے ہیں، کوئی بہت عمدہ چیز دوستوں کے لئے پکائیں۔ انہوں نے کہا کہ حضورؑ نمونہ ملاحظہ فرمالیں اور پھر بکرے کی ایک ران روسٹ کر کے خدمت میں پیش کی۔ وہ گوشت چاقو سے بڑی مشکل سے کٹتا تھا۔ بڑی مشکل سے انہوں نے تھوڑا سا کاٹ کر حضورؑ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضورؑ نے مونہہ میں ڈالا اور چبانے کی کوشش فرماتے رہے مگر وہ چبایا نہ سکا لیکن آپؑ نے اس باورچی کی تعریف فرمائی کہ بہت عمدہ پکایا ہے۔ میں نے کہا کہ یہ کاٹا جاتا ہے نہ چبایا جاتا ہے، ہمیں بھی ضائع کردیا۔ مولوی عبدالکریم صاحب بھی وہاں بیٹھے تھے، وہ بھی ہنسنے لگے اور کہا کہ یہ ٹھیک نہیں پکایا اس پر حضورؑ نے فرمایا انگریز ایسا ہی کھاتے ہیں اور ان کے نقطہ خیال سے بہت اعلیٰ درجہ کا پکا ہوا ہے۔ پھر باورچی سے فرمایا آپ کوئی اور چیز مہمانوں کے لئے تیار کریں، باورچی موجود ہیں آپ ان کو بتلاتے جائیں۔

۔۔۔۔۔۔☆۔۔۔۔۔۔☆۔۔۔۔۔۔☆۔۔۔۔۔۔

روزنامہ "الفضل" ۴ فروری کے مطابق خلافت لائبریری ربوہ میں جلسہ اعظم مذاہب کے حوالہ سے نمائش کا اہتمام کیا گیا۔

اسی شمارہ میں شائع شدہ محترمہ امتہ الباری ناصر صاحبہ کی ایک نظم سے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

پردہ اعزاز ہے عورت کی تذلیل نہیں تحقیر نہیں
جو رنگ حیا سے عاری ہو وہ عورت کی تصویر نہیں
سب چیزیں قدر و قیمت کی نسبت سے سنبھالی جاتی ہیں
پردہ عورت کی قید نہیں تعزیر نہیں، زنجیر نہیں
پردہ ہے روایت عصمت کی، پردہ ہے علامت عفت کی
عورت کے تقدس کی خاطر کوئی اس سے حسیں تدبیر نہیں

۔۔۔۔۔۔☆۔۔۔۔۔۔☆۔۔۔۔۔۔☆۔۔۔۔۔۔

صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شوقِ جہاد

حضرت سعد الاسودؓ کو حصول رشتہ میں سخت مشکلات پیش آئی تھیں اور آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تجویز پر آپؓ کا رشتہ طے ہوا۔ آپؓ آرزوؤں سے لبریز دل کے ساتھ بازار سے بیوی کے لئے تحائف خریدنے نکلے تو کسی منادی کی آواز سنائی دی جو جہاد فی سبیل اللہ کیلئے بلا رہا تھا۔ آپؓ نے اسی وقت تحائف کی بجائے گھوڑا اور نیزہ خریدا اور مجاہدین کے لشکر میں شامل ہو کر میدان جنگ میں پہنچ گئے اور داد شجاعت دینے لگے۔ ایک موقع پر گھوڑا کچھ اڑا تو پاپیادہ تیغ زنی شروع کردی حتی کہ درجہ شہادت پایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی تو لاش پر تشریف لے گئے۔ آپؐ کا سر گود میں لیا اور دعا کی۔

حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل شام پر فوج کشی کے موقع پر اتنی بے جگری سے لڑے کہ جسم زخموں سے چھلنی ہو گیا۔ کسی نے ازراہ ہمدردی کہا کہ اس طرح خود کو ہلاکت کے مونہہ میں نہ ڈالیں تو فرمایا کہ لات و عزیٰ کے لئے تو جان پر کھیلا کرتا تھا، آج خدا اور رسول کے لئے لڑنے کا وقت آیا تو کیا جان کو عزیز رکھوں؟ خدا کی قسم ایسا نہیں ہو سکتا۔

حضرت واثلہؓ بن اسقع ۹ ہجری میں مسلمان ہوئے تو چند ہی روز بعد غزوہ تبوک کی تیاری شروع ہوئی۔ آپؓ کے پاس کچھ نہ تھا کہ میدان جہاد تک ہی پہنچ پاتے۔ آخر شوقِ جہاد نے اس قدر بے تاب کیا کہ مدینہ کی گلیوں میں دیوانہ وار صدائیں لگانے لگے کہ کون مجھے مال غنیمت کے عوض میدان جہاد میں پہنچانے کا ذمہ لیتا ہے۔ تب ایک انصاری بزرگ نے آپؓ کو ہمراہ لیا اور میدان تک پہنچایا۔

حضرت انسؓ کی عمر غزوہ بدر کے وقت ۱۲ اور غزوہ احد کے وقت ۱۳ برس تھی۔ آپ دونوں غزوات میں شامل ہوئے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بجالاتے رہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر کے لئے نکلے تو بچوں کو واپسی کا حکم ملا۔ تو عمر عمیرؓ لشکر میں ادھر ادھر چھپ گئے لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہو گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے واپسی کا ارشاد فرمایا جسے سن کر آپؓ رو پڑے۔ آپکے شوق اور تڑپ کو دیکھتے ہوئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی۔

صحابہ کرامؓ کے شوق جہاد کے بارے میں یہ ایمان افروز مضمون محترم رحمت اللہ شاکر صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ۸ فروری کی زینت ہے۔

۔۔۔۔۔۔☆۔۔۔۔۔۔☆۔۔۔۔۔۔☆۔۔۔۔۔۔

حضرت سعیدؓ بن زید

حضرت سعیدؓ بن زید ابتدائی صحابی اور عشرہ مبشرہ میں شامل تھے۔ آپؓ کا تعلق قبیلہ بنو عدی سے تھا۔ آپؓ اور آپکی اہلیہ حضرت فاطمہؓ جو حضرت عمرؓ بن الخطاب کی حقیقی بہن تھیں، ابتدائی ایمان لانے والوں میں شامل تھے۔ حضرت عمرؓ آپکے چچازاد بھائی بھی تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل جو چند ایک لوگ موحد تھے ان میں حضرت سعید بن زید کے والد زید بن عمرو بھی شامل تھے جن کے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دوستانہ تعلقات تھے لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل ہی ان کی وفات ہو گئی لیکن انہیں مشرکین نے موحد ہونے کی بناء پر بہت دکھ دیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا "وہ قیامت کے دن اکیلے ایک مستقل امت کی حیثیت سے اٹھائے جائیں گے"۔

حضرت عمرؓ کے قبول اسلام کے واقعہ میں جس بہن اور بہنوئی کا ذکر ہے وہ حضرت سعیدؓ بن زید اور آپؓ کی اہلیہ ہیں۔ تاریخ میں آپ کا تفصیلی ذکر محفوظ نہیں ہے۔ آپکے بارے میں مختصر مضمون ماہنامہ "تشحیذالاذہان" فروری ۹۷ء میں محترم محمود مجیب اصغر صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

۔۔۔۔۔۔☆۔۔۔۔۔۔☆۔۔۔۔۔۔☆۔۔۔۔۔۔

ایفل ٹاور پیرس

۱۸۸۹ء میں فرانسیسی انقلاب کی پہلی صدی کو شاندار طریقے سے منانے کیلئے حکومت فرانس نے ایک یادگار کی تعمیر کا فیصلہ کیا تو ایک انگریز انجینئر نے ٹاور کی تعمیر کی تجویز پیش کی۔ پھر ایک عالمی مقابلہ کے نتیجہ میں جس میں ۷۰۰ ماہرین نے حصہ لیا، فرانس کے انجینئر گستو ایفل کا نقشہ منظور کیا گیا اور ٹاور کا نام بھی ایفل کے نام پر ہی رکھ دیا گیا۔

۲۶ جنوری ۱۸۸۷ء ٹاور کی تعمیر شروع ہوئی اور دو سو مزدوروں نے اسے ۶ ماہ میں مکمل کیا۔ اس کا افتتاح وزیر اعظم فرانس نے کیا اور ۱۵ مئی ۱۸۸۹ء کو اسے عوام کے لئے کھول دیا گیا۔ جلد ہی گردونواح کے عوام نے اسکے گرنے کے خوف سے ٹاور ہٹانے کا مطالبہ کیا اور جب امریکہ اور جرمنی نے بھی زور دیا تو مجبوراً حکومت فرانس نے ۱۹۱۰ء میں ٹاور کو گرانے کا فیصلہ کر لیا لیکن ابھی اس فیصلہ پر عمل نہ ہو سکا تھا کہ جنگ عظیم اول میں ٹاور کو ملٹری ریڈیو اور ٹیلی گراف مرکز کے طور پر استعمال کیا گیا اور یہی چیز ایفل ٹاور کو گرانے سے بچا گئی۔ دوسری جنگ عظیم میں یہ ٹاور جرمن اور پھر مارچ ۴۶ء تک امریکی فوج کے کنٹرول میں رہا جس کے بعد عوام کے لئے کھول دیا گیا۔ اب اس ٹاور کو فرانسیسی محکمہ موسمیات کے علاوہ وزارت داخلہ بھی حفاظتی مقاصد کے لئے استعمال کرتی ہے۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے کئی چینلز کے پروگرام بھی یہاں سے نشر ہوتے ہیں۔ نیز سیاحوں کی آمد کی وجہ سے کروڑوں ڈالر سالانہ آمد اسی کی وجہ سے ہوتی ہے۔

ایفل ٹاور چار ستونوں پر لوہے کے ۱۵ ہزار حصوں پر مشتمل ہے اور اس کی تین منازل ہیں۔ دوسری منزل سے تیسری منزل تک دنیا کی منفرد ہائیڈرالک لفٹ لگائی گئی ہے۔ ٹاور کی اونچائی ۹۸۴ فٹ ہے اور اس میں ۷ ہزار ٹن لوہا اور فولاد استعمال ہوا ہے اور یہ ایک وقت میں دس ہزار سے زائد آدمیوں کا وزن برداشت کر سکتا ہے۔ اسے ہر سات برس بعد ۴۵ ٹن پینٹ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ماہنامہ "تشحیذالاذہان" فروری ۹۷ء میں ہی محترم منور احمد ظفر صاحب کا یہ معلوماتی مضمون شائع ہوا ہے۔

۔۔۔۔۔۔☆۔۔۔۔۔۔☆۔۔۔۔۔۔☆۔۔۔۔۔۔

اور اب آخر میں مذکورہ شمارہ میں شائع شدہ یہ لطیفہ پیش ہے : ایک صاحب کو اپنی بیوی کے ہر کام میں نقص نکالنے کی عادت تھی۔ ایک دن بیوی نے آملیٹ بنایا تو وہ بولے مجھے تو آج ابلا ہوا انڈا کھانا تھا۔ اگلے روز بیوی نے سمجھداری سے کام لیتے ہوئے ایک انڈا ابال دیا اور ایک انڈے کا آملیٹ بنادیا۔ ان صاحب کو اور کوئی بات نہ سوجھی تو جھلا کر بولے "کر دیا ناستیاناس! جس انڈے کو ابالنا تھا اس کا آملیٹ بنادیا اور جس کا آملیٹ بنانا تھا اس کو ابال دیا۔"

۔۔۔۔۔۔☆۔۔۔۔۔۔☆۔۔۔۔۔۔☆۔۔۔۔۔۔

الفضل انٹر نیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینجر اشتہارات)

TOWNHEAD PHARMACY
31 TOWNHEAD,
KIRKINTILLOCH,
GLASGOW G66 1NG
FOR ALL YOUR PHARMAECUTICALS NEEDS PHONE:
TEL: 0141-777 8568
FAX: 0141-776 7130

Continental Fashions
گروس گیراؤ شہر کے عین وسط میں خواتین کی اپنی دوکان جس پر جدید طرز کے دیدہ زیب ملبوسات، ہر رنگ کے دوپٹے، چوڑیاں، بندیا، پازیب، بچوں کے جدید طرز کے گارمنٹس، فیشن جیولری اور کھلا کپڑا مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔
آپ کی تشریف آوری کے منتظر
Continental Fashions
Walther rathenau Str. 6,
64521 Gross Gerau
Germany
Tel: 06152-39832

Muslim Television Ahmadiyya

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
11/4/97 - 20/4/97

3 DHUL HAJ — Friday 11th April 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Tarteel-ul-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Programme - Nasirat-ul-Ahmadiyya - Gujranwala Vs Islamabad (R)
02.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 24 (12.5.94) (Part 1) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Dutch (R)
05.00	Homoeopathy Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Tarteel ul Quran (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Bazm-e-Moshaira Organized By Majlis-e-Ansarullah, U.K. (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 11.4.97
14.15	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends - 11.4.97
15.15	Computers For Everyone -Part 4
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Swahili Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
22.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 11.4.97 (R)
23.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends - 11.4.97 (R)

4 DHUL HAJ — Saturday 12th April 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Computer's For Everyone - Part 4 (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	M.T.A. Variety : Tarbiyati Class - Khuddam-ul- Ahmadiyya , 1995 , Rabwah
05.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends - 11.4.97
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 11.4.97 (R)
08.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
08.45	Liqaa Ma al Arab
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time - Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV at Mahmood Hall , London , U.K. (28.3.86)
14.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -12.4.97
[illegible]	Liqaa Ma'al Arab (R)
[illegible]	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Let's Learn Salat
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 12.4.97 (R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

5 DHUL HAJ — Sunday 13th April 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Let's Learn Salat
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Canadian Desk : Teck Talk (No. 8) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
04.30	Hikayat-e-Shereen
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 12.4.97 (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Let's Learn Salat (R)
07.00	Siraiki Prog:Quiz Seerat-un Nabi (S.A.W)
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab -(R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time - Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV , Mehmood Hall , London , Organized By Ansarullah , U.K. (16.3.97)
14.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends - 13.4.97
15.30	Around The Globe : Seminar about Dr. Abdul Salam , Imperial College , London
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Quiz - "Seerat Hadhrat Masih-i-Maud (A.S)" (Part 2)
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Bait Bazi -Nasirat-ul-Ahmadiyya - Sanglahill Vs Noshahra
21.30	Dars-ul-Quran (No. 22) (1995) by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque London
23.30	Learning Chinese

6 DHUL HAJ — Monday 14th April 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Quiz "Seerat Hadhrat Masih-i-Maud (A.S.) " (Part 2)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Around The Globe : Seminar about "Prof. Dr. Abdul Salam", Imperial College, London (Part 2) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese (R)
05.00	Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends (13.4.97)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner-Quiz "Seerat Hadhrat Masih-i-Maud (A.S.) " (Part 2) (R)
07.00	Dars-ul-Quran (No. 22) (1995) By Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque London , U.K. (R)
08.30	Bait Bazi - Nasirat-ul-Ahmadiyya - Sangla Hill Vs Noshahra (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab- (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Norwegian
13.00	Indonesian Programme
14.00	Homoeopathy Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00	M.T.A Sports - Kabbadi -Tahir Block Vs Rehmat Block , Rabwah
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Turkish Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.00	Homoeopathy Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
23.00	Learning Norwegian

7 DHUL HAJ — Tuesday 15th April 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Sports - Kabbadi -Tahir Block Vs Rehmat Block , Rabwah (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
05.00	Homoeopathy Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.55	Liqaa Ma'al Arab - (R)
09.55	Urdu Class (R)
10.55	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning French
13.00	From The Archives - Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque, London , U.K. (14.12.90)
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (15.4.97)
15.00	Medical Matters : "Respiratory Disorders in Children - Pneumonia " Guest : Dr. Abdul Bari (Child Specialist) Host:Dr. Sultan A. Mobashir
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Norwegian Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Tarteel-ul-Quran
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (15.4.97) (R)
23.00	Learning French
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

8 DHUL HAJ — Wednesday 16th April 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Tarteel-ul-Quran
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Medical Matters : "Respiratory Disorders in Children - Pneumonia " Guest : Dr. Abdul Bari (Child Specialist) Host:Dr. Sultan A. Mobashir
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning French
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (15.4.97) (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe -Hamari Kaenat
08.55	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.55	Urdu Class (R)
10.55	Bengali Programme : Bengali Translation of Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Arabic
13.00	African Programme
14.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (16.4.97)
15.15	Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maud (A.S): Hadhrat Hafiz Roshan Ali Sahib
16.00	Liqaa Ma'al Arab (New)
17.00	French Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat With" Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Al Maidah -
21.45	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (16.4.97) (R)
23.00	Learning Arabic
23.30	Arabic Programme: Qaseedah/Nazm

9 DHUL HAJ — Thursday 17th April 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Canadian Desk : 1) A Visit To AMCO 2) Poem 3) Interview : Col. Dildar Sahib (Hadhrat Maulvi Sher Ali Sahib) 4) Poem
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Arabic (R)
04.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
04.45	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (16.4.97) (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Sindhi Programme -Sindhi Translation of FridaySermon By Hadhrat Khalifatul Masih IV (14.7.95)
08.00	Al Maidah - (R)
08.55	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.55	Urdu Class (R)
10.55	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Dutch
13.00	Chinese Programme: Philosophy of The Teachings of Islam
14.00	Homoeopathy Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00	Quiz Programme : Nasirat-ul-Ahmadiyya from Various Cities Vs Faisalabad
15.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 24 (12.5.94) (Part 2)
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Bosnian Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Tarteel-ul-Quran
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Bazm-e-Moshaira Organized By Majlis - e- Ansarullah , U.K. (Part 2)
22.00	Homoeopathy Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
23.00	Learning Dutch

10 DHUL HAJ — Friday 18th April 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Tarteel-ul-Quran
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Programme - Nasirat-ul-Ahmadiyya from Various Cites Vs Faisalabad (R)
02.30	Huzur's Reply To Allegations- Session 24 (12.5.94) (Part 2) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Dutch (R)
05.00	Homoeopathy Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran
07.00	Pushto Programme
08.00	Bazm-e-Moshaira Organized By Majlis - e- Ansarullah , U.K. (Part 2) (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 18.4.97
14.15	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih With Urdu Speaking Friends -18.4.97
15.15	Computers For Everyone -Part 5
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Swahili Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
21.30	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 18.4.97 (R)
22.45	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends - 18.4.97 (R)

11 DHUL HAJ — Saturday 19th April 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Computers For Everyone -Part 5 (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	M.T.A. Variety : "The War Of Independence In The State of Jammu and Kashmir" Interview : Khawaja Abdul Ghaffar Dar By: Laiq A. Tahir
05.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends- 18.4.97 (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 18.4.97
08.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
08.45	Liqaa Ma'al Arab
09.50	Urdu Class
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time: Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV At Mehmood Hall , London (29.3.96)
14.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 19.4.97
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Let's Learn Salat
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 19.4.97(R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen

12 DHUL HAJ — Sunday 20th April 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Let's Learn Salat (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Canadian Desk : Teck Talk (No. 9) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (19.4.97) (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Let's Learn Salat (R)
07.00	Siraiki Programme : Quiz "Seerat Khatum -un-Nabiyeen (S.A.W.) "
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab -(R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question And Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV, -at Mehmood Hall, London , Organized By Khuddam-ul-Ahmadiyya , U.K. (23.3.97)
14.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with English Speaking Friends - 19.4.97
15.30	Around The Globe : Seminar about "Prof. Dr. Abdul Salam ", Imperial College; London (Part 3)
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Quiz "Seerat Hadhrat Masih-i-Maud (A.S.) ", Nusrat Jehan Academy , Rabwah (Part 3)
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Bait Bazi - Nasirat-ul-Ahmadiyya -
21.30	Dars-ul-Quran (No. 23) (1995) By Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque , London
23.30	LearningChinese

Please note : Programmes and Timings may change without prior notice. All times are given in British time. For more information please phone or fax. +44.181.874.8344

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 4 Friday, April 11, 1997 No. 14

حاصل مطالعہ

(دوست محمد شاہد مورخ احمدیت)

دلچسپ فتویٰ

"اس زمانہ میں ہندوستانی مسلمانوں میں ہزاروں نئی باتیں اور نئے عقیدے اور رسم ورواج رائج ہیں اور ایک جہان ان میں گرفتار ہے جیسے ...... عید کے روز سویاں پکانا اور بعد نماز عیدین کے بغلگیر ہو کر ملنا یا مصافحہ کرنا ...... جو شخص اس کی برائی دریافت کرکے ناخوش اور خفا ہو اور ان کا ترک کرنا برا لگے تو صاف جان لینا چاہیے کہ وہ شخص بموجب اس آیت (فلا و ربك لا یومنون حتی یحکموك- ناقل) مسلمان نہیں۔"

(تقویۃ الایمان زیر عنوان "شروع کتاب تذکیرالاخوان" ناشر ملک دین محمد اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور)

....

مسلمانوں کے بھیس میں عیسائیوں کے مقلدین

زاہد الراشدی کے والد مولوی محمد سرفراز خان صفدر مسلمانان عالم کو مقلدین نصاریٰ کا سرٹیفکیٹ مرحمت کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم سے پہلے جو قومیں گزر چکی ہیں ضرور تم ان کے سارے طریقوں اور چالوں کی ہو بہو پیروی کرو گے یعنی ان کی ساری گمراہیاں اختیار کرلو گے، صحابہ کرام نے عرض کیا، کیا وہ قومیں یہود اور نصاریٰ ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا، ہاں اور کون ہے؟

(بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۰۸۸ او مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۳۹ وغیرہ)

آپ کا یہ ارشاد جس طرح پورا ہوا کیا اس میں کسی کو ایک رائی برابر شک ہو سکتا ہے؟ کلمہ پڑھنے والوں نے نصاریٰ کی کیسی تقلید کی؟ عقائد، اعمال، معاملات، صورت، سیرت، گفتار، کردار، نشست و برخاست اور فیشن وغیرہ، کون سی چیز ہے جس میں نصاریٰ کی خصلت اور نقل نہیں اتاری گئی۔"

(صرف ایک اسلام بجواب دو اسلام حصہ اول صفحہ ۲۴- تالیف "شیخ الحدیث حضرت مولانا" محمد سرفراز خان صاحب صفدر- ناشر مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ- دسمبر ۱۹۹۲ء طبع چہارم)

انتخابی جدوجہد سے ملت اسلامیہ کو شدید نقصانات

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب امیر تنظیم اسلامی کے نزدیک پاکستان کے انتخابات میں شامل مذہبی سیاسی جماعتوں سے اسلام اور ملت کو شدید نقصانات پہنچے ہیں جن میں سے بعض کا تذکرہ انہی کے الفاظ میں ملاحظہ ہو- لکھتے ہیں:

"۱- مذہبی جماعتوں کے سیاسی میدان میں کودنے کی وجہ سے پہلا اور اہم ترین نقصان یہ ہوا کہ اسلام ایک جماعتی مسئلہ اور الیکشن ایشو بن گیا تو جن لوگوں کے ہاتھ مضبوط کرنے میں ملک وملت کی مصلحت تھی انہی کو مخالفین کی صف میں کھڑے ہونے پر مجبور کر دیا گیا۔

۲- قومی قیادت پر خارجی حملہ بہت مؤثر ثابت ہوا اور قومی قیادت بہت جلد منظر عام سے ہٹ گئی......

۳- مذہبی جماعتوں میں سے اکثر کی بنیاد فرقہ واریت پر استوار ہے لہٰذا ان کے الیکشن میں ایک دوسرے کے مدمقابل کی حیثیت سے شریک ہونے کی وجہ سے پہلے سے موجود فرقہ واریت کو نہ صرف فروغ حاصل ہوا ہے بلکہ اس میں تلخی کا عنصر بھی پیدا ہو گیا۔

۴- چونکہ مذہبی سیاسی جماعتوں کا خود کوئی وسیع اور ملک گیر عوامی حلقہ اثر موجود نہیں ہے اور سیاست کے بازار میں اصل سکہ زمینداری، جاگیرداری اور سرمایہ داری ہی کا چل رہا ہے لہٰذا ہر مذہبی، سیاسی جماعت مختلف مواقع پر کسی نہ کسی سیکولر مزاج سیاسی جماعت کا ضمیمہ بن کر اس کی تقویت کا ذریعہ بنتی رہی ہے۔

۵- ایسے ہی سیاستدانوں کے ساتھ میل جول اور ان کی شادی، غمی کی تقریبات میں شرکت کے باعث خود ان پر وڈیروں اور سرمایہ داروں کا رنگ چڑھتا چلا گیا۔

٦- چونکہ فعال مذہبی سیاسی جماعتوں کی توانائیوں کا غالب حصہ سیاسی عمل میں صرف ہو گیا جس کی وجہ سے نہ عوام کی دینی، اخلاقی اور روحانی اصلاح وترقی کا کام مؤثر حد تک ہو سکا اور نہ معاشرے کے ذہین اور مؤثر طبقات میں علمی وفکری سطح پر اسلامی انقلاب اور تہذیبی وثقافتی شعبہ میں دینی اقدار کے احیاء کا حق ادا کیا جا سکا- جس کی وجہ سے نصف صدی کا عرصہ گزرنے کے بعد بھی پاکستانی معاشرے کی ہیئت ترکیبی میں کوئی بنیادی تبدیلی نہ ہو سکی۔

۷- سب سے افسوسناک نقصان یہ ہوا کہ اسلام کے نظام عدل اجتماعی (سسٹم آف سوشل جسٹس) کی بجائے چند شرعی حدود و تعزیرات ہی توجہ کا مرکز بن گئیں- جبکہ آج معاشرے کو ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلام کے نظام عدل اجتماعی کی برکات کا شعور عام کیا جائے تاکہ ایک حقیقی اسلامی انقلاب کی راہ ہموار ہو سکے۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۱۴ جنوری ۹۷ء صفحہ ۹)

آئندہ شمارہ میں

"اکابر دیوبند کی کہانی مولوی زکریا کی زبانی" کے عنوان سے مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کا ایک دلچسپ مضمون ملاحظہ فرمائیں جس میں آپ نے دیوبندی مذہب کے "شیخ الحدیث" مولوی محمد زکریا کاندھلوی کی "آپ بیتی" کے حوالہ سے دیوبندی اکابرین کے اخلاق و کردار سے پردہ اٹھانے والے بعض فکر انگیز اقتباسات پیش کئے ہیں۔

محمود ہال لندن میں مجالس سوال و جواب

موخہ ۱٦ فروری ۱۹۹۷ء مجلس انصاراللہ برطانیہ کے زیر اہتمام منعقدہ مجلس سوال و جواب کا آغاز ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم عطاء المجیب صاحب نے صدارت فرمائی۔ مکرم افتخار احمد ایاز صاحب صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ نے جماعت احمدیہ کا مختصر طور پر تعارف پیش فرمایا۔ مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ نے حضرت المصلح موعودؓ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ یہ تقریب اردو دان حضرات کے لئے منعقد کی گئی تھی۔

اس تقریب کی اصل کارروائی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری پر شروع ہوئی جبکہ استفسار کرنے والوں نے اپنے سوالات کو پیش کیا۔ حضور انور نے انکے سوالات کے سیر حاصل جوابات عطا کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت گورو باوا نانک صاحب ایک برگزیدہ انسان تھے توحید پرست اور ولی اللہ تھے۔ ایک اور سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ وعلیہ وسلم ایسے وقت میں جبکہ امت مسلمہ نے بکھر جانا تھا، اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر فرمایا تھا کہ اس زمانہ میں امام مہدی اور مسیح مبعوث ہونگے اور وہی امت مسلمہ کو واحدہ بنائیں گے۔ اسلئے باہمی اتحاد کی شرائط تلاش کرنے کی بجائے امام مہدی اور مسیح موعود کی تلاش کریں۔ سوال و جواب کی یہ مجلس دو گھنٹہ جاری رہی۔

★ مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء کو مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ انگریزی زبان میں مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ مکرم طارق احمد بی ٹی صاحب نے جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف پیش کیا۔

حضور انور کی تشریف آوری پر سوالات کا سلسلہ شروع ہوا۔ جو دیر تک جاری رہا۔ الحمد للہ ایسی مجالس بہت سے مخلصین کے ازدیاد ایمان کا باعث بن رہی ہیں۔ اور بفضل تعالیٰ یہ سلسلہ کامیابی سے آگے بڑھ رہا ہے۔

★ مورخہ ۱٦ مارچ مجلس انصاراللہ برطانیہ کے زیر اہتمام انگریزی دان حضرات کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب ہوئی۔ ابتدائی کارروائی مکرم ڈاکٹر ولی شاہ صاحب امیر جماعت کی صدارت میں تلاوت قرآن سے ہوئی جو مکرم ڈاکٹر شبیر احمد بھٹی صاحب نے کی۔ مکرم عطاءالمجیب صاحب راشد امام مسجد لندن نے جماعت کا مختصر تعارف پیش فرمایا۔ سوالات کا سلسلہ حضور انور ایدہ تعالیٰ بنصر العزیز کی تشریف آوری پر شروع ہوا۔ یہ مجلس دو گھنٹہ سے زائد تک جاری رہی جبکہ بہت سے سوالات ابھی باقی تھے کہ وقت ختم ہو گیا۔

ان سب مجالس کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر بیعت کر کے بہت سے احباب نے امت مسلمہ احمدیہ میں شمولیت اختیار فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سب کو استقامت بخشے اور بابرکت کرے۔

مختصر عالمی خبریں

(مرتبہ ابوالمسرور چوہدری)

قاتل کو سزا یا انعام

(انگلستان) پچھلے دنوں یہاں ایک ۱۳ سالہ سکول کی طالبعلم کو دو دیگر لڑکیوں نے جن کی عمریں تقریباً ۱۳ اور ۱۴ سال ہیں ایک میلے میں ٹھڈے مار مار کر ہلاک کر دیا۔ پولیس نے ان دونوں قاتلوں کو پکڑ لیا اور عدالت کے روبرو پیش کیا۔ عدالت نے دونوں کو دو دو سال کی سزا دی۔ جس پر ملک بھر میں احتجاج ہوا۔

اب معلوم ہوا ہے کہ ان دونوں کو جس سنٹر میں قید رکھا گیا ہے اسکے اخراجات ۳۵۰ پونڈ روزانہ ہیں۔ ان دونوں کے بیڈروم ایرکنڈیشنڈ ہیں اور بیڈروم سے ملحقہ باتھ روم ہیں۔ ان کے پاس اپنا سوئمنگ پول اور جم GYM ہے جو جدید سامان سے آراستہ ہے۔ اس سنٹر میں رکھنے کے لئے حکومت کو ۱۳۰۰۰۰ پونڈ فی کس ادا کرنے پڑیں گے۔

یہ سن کر مقتولہ لوئیس کے والدین نے ایک بیان میں کہا کہ حکومت نے ان قاتلوں کو جیل کی سزا نہیں بلکہ قتل کرنے کا انعام دیا ہے۔ اس قسم کی عیاشی کی زندگی کا تو وہ پوری عمر سوچ بھی نہیں سکتی تھیں۔

چار سو پچاس پاکستانیوں کے سر قلم کئے جائیں گے

(سعودی عرب) نیوز انٹرنیشنل مورخہ ۴ مارچ ۱۹۹۷ء کے مطابق سعودی عرب کی جیل میں اس وقت ساڑھے چار سو سے زائد پاکستانی گرفتار ہیں جن پر سعودی عرب میں منشیات سمگل کرنے کا الزام ہے۔ سعودی قوانین کے مطابق سر قلم کئے جائیں گے۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں:-

اَللّٰهُمَّ مَزِّقهُم كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقهُم تَسحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔